سورۃ الاحزاب کا تعارف

نام: اس سورۃ کا نام "اَلْاَحْزَابُ" ہے یہ لفظ (حِزْبٌ) کی جمع ہے حزب کا معنی گروہ ہے لہٰذا الاحزاب کا معنی "گروہوں" ہے۔

وجہ تسمیہ: "اَلْاَحْزَابُ" کا لفظ اس سورۃ کی بیسویں آیت میں ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ پانچ ہجری میں مختلف قبائل پر مشتمل کفار ایک لشکر لے کر مدینہ طیبہ پر حملہ آور ہوئے جس میں کئی احزاب (گروہ) شامل تھے۔ سب کا مقصد اسلامی ریاست اور اہل اسلام کا مکمل خاتمہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی غیبی مدد فرمائی اور یہ سارے لشکر ناکام واپس چلے گئے۔ گویا غزوۂ احزاب کے اہم واقعات کا ذکر اس سورت میں کیا گیا ہے اس لئے اسے سورۃ الاحزاب کہتے ہیں۔

رکوع اور آیات کی تعداد: اس سورت کے 9 رکوع اور 73 آیات ہیں

اہم مضامین: اس سورت میں مندرجہ ذیل اہم مضامین کا ذکر کیا گیا ہے

1- انسانی دل: اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل پیدا نہیں کئے بلکہ سب میں ایک ہی دل ہوتا ہے۔

2- ظہار: اپنی بیوی کو یہ کہنا کہ تو میرے لیے ایسے ہے جیسے میری ماں کی پشت، اسے شریعت اسلامیہ میں ظہار کہا جاتا تھا پھر بیوی کو ماں کہنا بھی ظہار میں شامل ہے۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ وہ عورتیں جن سے تم ظہار کر بیٹھے وہ تمہاری مائیں نہیں۔

3- متبنّٰی: منہ بولے بیٹے کو متبنّٰی کہتے ہیں۔ اسلام سے پہلے عربوں میں سے جو شخص کسی کو اپنا متبنّٰی بنا لیتا تو وہ اس کے حقیقی بیٹے کی طرح ہوتا۔ اس سے پردہ نہیں کیا جاتا تھا۔ وراثت کا باقاعدہ مالک ہوتا تھا۔ اسلام نے متبنّٰی کو حقیقی بیٹا سمجھنا حرام قرار دیا اور حکم دیا کہ ان کو ان کے باپ کے نام سے پکارو، کسی کو بیٹا کہنے سے کوئی بیٹا نہیں بن جاتا۔

4- ازواج مطہرات: نبی پاک ﷺ کی ازواج مطہرات کو تمام اہل ایمان کی مائیں قرار دیا ہے۔

5- میثاق انبیاء: اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے پختہ عہد لیا پھر ان میں نبی پاک ﷺ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا ذکر بھی کیا۔

6- خدائی مدد: غزوہ احزاب کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کی مدد ایسے لشکروں کے ذریعے کی جو مسلمانوں کو نظر نہیں آتے تھے۔

7- مسلمانوں کے ڈر کی کیفیت: جب مسلمانوں پر اوپر نیچے سے لشکر حملہ آور ہوئے تو ان کی آنکھیں پھر گئیں۔

8- منافقین کا رویہ: منافقین نے اس موقع پر کہا۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہم سے دھوکا کیا ہے۔ وہ مختلف بہانے بنا کر آپ ﷺ سے اجازت لے کر فرار ہوتے رہے۔

9- اسوۂ رسول ﷺ: اس ہولناک موقع پر آپ ﷺ استقامت کا پہاڑ ثابت ہوئے اور اہل اسلام کو حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرو۔

10- ازواج مطہراتؓ کو ہدایات: اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ آپ ازواج سے کہہ دیجئے کہ اگر

تمہیں دنیوی زندگی اوراس کی زیب وزینت چاہیے تو میں تمہیں کچھ مال دے کر عمدہ طریقے سے فارغ کر دیتا ہوں اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور آخرت کی زندگی چاہیے۔ تو پھر یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکوکاروں کیلئے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ اگر تم نے کوئی غلط کام کیا تو تمہیں دگنا عذاب ہوگا۔ تم میں سے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبردار ہوں گی اور نیک عمل کریں گی تو اللہ تعالیٰ انہیں دوگنا اجر اور باعزت رزق دیگا۔ اگر آپ تقویٰ اختیار کریں تو دنیا کی کوئی عورت بھی تمہاری جیسی نہیں ہو سکتی۔ آپ تقویٰ اختیار کریں کسی مرد سے نرم لہجے میں بات نہ کریں۔ اچھی بات کریں گھروں میں ٹھہری رہیں۔ نماز پڑھیں۔ زکوٰۃ دیں اور اللہ تعالیٰ اور کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کریں۔

11- <u>مساوات مرد و زن:</u> اعمال صالحہ کے بجالانے والے مرد ہوں یا عورتیں سب کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور اجر عظیم ہے اور عورت و مرد ہونے کی وجہ سے کسی کا اجر کم یا زیادہ نہیں ہے بلکہ برابر ہے۔

12- <u>حضرت زید بن حارثہؓ:</u> صحابہ کرامؓ میں صرف ایک صحابی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا ذکر صرف اس سورت میں آیا ہے۔

13- <u>ختم نبوت:</u> نبی پاک ﷺ کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اور خاتم النبیین ہے۔

14- <u>نبی کریم ﷺ کی چند صفات:</u> نبی پاک ﷺ کے چند صفاتی نام ذکر کیے جو یہ ہیں شاہد، مبشر، نذیر، داعیٰ الی اللہ اور سراج منیر۔

15- <u>پردے کا اہتمام:</u> مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ جب تم کوئی چیز نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات سے مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگنا۔ اس سے تمہارے اور ان کے دل پاکیزہ رہیں گے۔

16- <u>درود پاک کا حکم:</u> اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی نبی ﷺ پر درود بھیجو اور سلام ضرور بھیجو۔"

(چوتھا سبق) الدرس الرابع (الف) سورۃ الاحزاب (آیات 1 سے 8)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالْمُنٰفِقِيْنَ	الْكٰفِرِيْنَ	وَلَا تُطِعِ	اتَّقِ اللّٰهَ	يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ
اور منافقوں کا	کافروں	اور نہ کہا مانئے	ڈرتے رہیے اللہ سے	اے نبی

اے نبی! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیے اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانیں،

مَا يُوْحٰى	وَّاتَّبِعْ	حَكِيْمًا (1)	كَانَ عَلِيْمًا	اِنَّ اللّٰهَ
جو وحی کیا جاتا ہے	اور پیروی کریں آپ	بڑا حکمت والا	ہے خوب جاننے والا	بیشک اللہ

بے شک اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اور اس کی پیروی کریں جو آپ کی طرف

اِلَيْكَ	مِنْ رَّبِّكَ	اِنَّ اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا تَعْمَلُوْنَ
آپ کی طرف	آپ کے رب کی طرف سے	بے شک اللہ	ہے	اس سے جو کرتے ہو تم

آپ ﷺ کے رب کی طرف سے وحی کیا جاتا ہے بے شک اللہ اس سے باخبر ہے

خَبِيْرًا (2)	وَّتَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	وَكَفٰى	بِاللّٰهِ وَكِيْلًا (3)
باخبر	اور بھروسہ کیجیے	اللہ پر	اور کافی ہے	اللہ کارساز

جو تم (کام) کرتے ہو۔ اور آپ ﷺ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ اور اللہ ہی کارساز کافی ہے۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ	لِرَجُلٍ	مِّنْ قَلْبَيْنِ	فِيْ جَوْفِهٖ	وَمَا جَعَلَ
نہیں بنایا اللہ نے	کسی آدمی کیلئے	سے دو دل	اس کے پیٹ میں	اور نہیں بنایا اس نے

اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہیں بنائے اور نہ ہی اس نے تمہاری ان

اَزْوَاجَكُمُ	الّٰٓـِٔيْ	تُظٰهِرُوْنَ	مِنْهُنَّ	اُمَّهٰتِكُمْ	وَمَا جَعَلَ
تمہاری بیویوں کو	جن سے	تم ظہار کرتے ہو	ان سے	تمہاری مائیں	اور نہیں بنایا اس نے

ان بیویوں کو تمہاری مائیں بنایا جن سے تم ظہار کر بیٹھتے ہو اور نہ ہی تمہارے

اَدْعِيَآءَكُمْ	اَبْنَآءَكُمْ	ذٰلِكُمْ	قَوْلُكُمْ	بِاَفْوَاهِكُمْ
تمہارے منہ بولے بیٹے	تمہارے بیٹے	یہ سب	تمہارا کہنا	تمہارے مونہوں کے ساتھ

منہ بولے بیٹوں کو تمہارے حقیقی بیٹے بنایا ہے یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں

وَاللّٰهُ يَقُوْلُ	الْحَقَّ	وَهُوَ	يَهْدِى	السَّبِيْلَ (4)	اُدْعُوْهُمْ
اور اللہ کہتا ہے	حق	اور وہ	ہدایت دیتا ہے	رستے کی	تم پکارو انہیں

اور اللہ تعالیٰ حق بات فرماتا ہے اور وہی سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ تم انہیں ان کے

لِاٰبَآئِهِمْ	هُوَ اَقْسَطُ	عِنْدَ اللّٰهِ	فَاِنْ	لَّمْ تَعْلَمُوْٓا
ان کے باپوں سے	وہی زیادہ انصاف والی بات ہے	اللہ تعالیٰ کے نزدیک	پس اگر	نہ جانتے ہو تم

باپوں کے نام سے پکارو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی بات زیادہ انصاف والی ہے۔ اگر تمہیں ان کے

اٰبَآءَهُمْ	فَاِخْوَانُكُمْ	فِى الدِّيْنِ	وَمَوَالِيْكُمْ	وَلَيْسَ	عَلَيْكُمْ
ان کے باپوں کو	پس تمہارے بھائی ہیں	دین میں	اور تمہارے دوست ہیں	اور نہیں ہے	تم پر

باپوں کا نام معلوم نہیں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے دوست ہیں جو بات تم سے غلطی سے ہو گئی ہے

جُنَاحٌ	فِيْمَآ	اَخْطَاْتُمْ بِهٖ	وَلٰكِنْ	مَّا	تَعَمَّدَتْ	قُلُوْبُكُمْ
کوئی گناہ	جن میں	تم نے غلطی کی ساتھ اس کے	اور لیکن	جس کا	قصد کیا ہے	تمہارے دلوں نے

اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اور لیکن جن باتوں کا قصد تمہارے دلوں نے کیا ہے (ان پر تمہارا مواخذہ ہو گا)

ختم نبوت ﷺ زندہ باد **عظمت صحابہ زندہ باد**

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈ من "**اردو بکس**" آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈ من کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی و غیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریموو کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسیج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریموو کر کے کاروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈ من سے رابطہ کیجئے۔
- سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخِ رسول، گستاخِ امہات المؤمنین، گستاخِ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخ اہلبیت یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی و ذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریموو کر دیا جائے گا۔

- تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے **فری آف کاسٹ** وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔
- عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔
- **لیڈیز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفکیشن ضروری ہے۔**
- اردو کتب / عمران سیریز یا سٹڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈ من سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسیج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہر گز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے تو ریموو کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: ہمارے کسی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب فی سبیل اللہ ہے

0306-7163117	0343-7008883	0333-8033313
محمد سلمان سلیم	پاکستان زندہ باد	راؤ ایاز

پاکستان زندہ باد **پاکستان پائندہ باد**

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو

وَكَانَ اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا (5)	اَلنَّبِيُّ	اَوْلٰى	بِالْمُؤْمِنِيْنَ
اور ہے اللہ	بخشنے والا	رحم فرمانے والا	نبیؐ	زیادہ حقدار ہیں	مومنین سے

اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔ نبی کریمؐ مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں۔

مِنْ اَنْفُسِهِمْ	وَاَزْوَاجُهٗۤ	اُمَّهٰتُهُمْ	وَاُولُوا الْاَرْحَامِ	بَعْضُهُمْ
ان کی جانوں سے	آپ کی بیویاں	ان کی مائیں ہیں	اور رشتے دار	ان میں سے بعض

آپؐ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کی رو سے

اَوْلٰى	بِبَعْضٍ	فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	وَالْمُهٰجِرِيْنَ
زیادہ قریب ہیں	بعض کے	اللہ کی کتاب میں	مومنین	اور مہاجرین سے

مومنین اور مہاجرین میں سے رشتے دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں

اِلَّاۤ	اَنْ تَفْعَلُوْۤا	اِلٰۤى اَوْلِيٰٓئِكُمْ	مَّعْرُوْفًا	وَكَانَ	ذٰلِكَ
مگر	کہ تم کرو	اپنے دوستوں کے ساتھ	نیکی	اور ہے	وہ (یہ)

مگر تمہارا اپنے دوستوں کے ساتھ نیکی کرنا (اور بات ہے) اور یہ (حکم اللہ کی)

فِي الْكِتٰبِ	مَسْطُوْرًا (6)	وَاِذْ	اَخَذْنَا	مِنَ النَّبِيّٖنَ	مِيْثَاقَهُمْ
کتاب میں	لکھا ہوا	اور جب	ہم نے لیا	نبیوں سے	ان کا عہد

کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ اور جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا

وَمِنْكَ	وَمِنْ نُّوْحٍ	وَّاِبْرٰهِيْمَ	وَمُوْسٰى	وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ
اور آپؐ سے	اور سے نوحؑ	اور ابراہیمؑ	اور موسیٰؑ	اور عیسیٰؑ بیٹا مریمؑ کا

اور آپؐ سے اور نوحؑ ابراہیمؑ موسیٰؑ اور مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ سے

وَاَخَذْنَا	مِنْهُمْ	مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا (7)	لِّيَسْـَٔلَ	الصّٰدِقِيْنَ
اور ہم نے لیا	ان سے	عہد پکا	تاکہ وہ پوچھے	سچ بولنے والوں سے

اور ہم نے ان سے پکا عہد لیا۔ تاکہ وہ سچ بولنے والوں سے

عَنْ صِدْقِهِمْ	وَاَعَدَّ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابًا	اَلِيْمًا (8)
ان کی سچائی کے بارے میں	اور اس نے تیار کیا ہے	کافروں کیلئے	عذاب	دردناک

ان کی سچائی کے بارے پوچھے اور اس نے کافروں کیلئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معانی)

جَوْفِ: دھڑ، پہلو۔ تُظٰهِرُوْنَ: تم ظہار کرتے ہو۔ اَدْعِيَآءَ: منہ بولے بیٹے۔ اَفْوَاهٌ: مونہوں۔ یہ فُوْ کی جمع ہے۔
اُدْعُوْهُمْ: تم انہیں پکارو۔ اَقْسَطُ: زیادہ منصفانہ بات۔ تَعَمَّدَتْ: اس (عورت) نے ارادہ کیا۔

اَوْلٰی: مقدم، زیادہ حق رکھنے والا۔ اُولُوا الْاَرْحَام: رشتے دار۔ مَسْطُوْرًا: لکھا ہوا۔

التمارین (مشقی سوالات کا حل)

سوال نمبر 1: سبق کے آغاز میں رسول اللہ ﷺ کو کن باتوں کی تلقین کی گئی ہے؟

جواب: رسول اکرم ﷺ کو (1) صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنے۔ (2) کفار اور منافقین کی پیروی نہ کرنے۔ (3) اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی گئی وحی کی اتباع کرنے۔ اور (4) اللہ تعالیٰ پر توکل کرنیکی تلقین کی گئی۔

سوال نمبر 2: اس سبق کی آیات میں منہ بولے بیٹوں کے بارے میں کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

جواب: منہ بولے بیٹوں کے بارے میں اس سورت میں مندرجہ ذیل ہدایات دی گئی ہیں۔ (1) اللہ تعالیٰ نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے حقیقی بیٹے نہیں بنایا۔ (2) منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپ کے نام سے پکارو کیونکہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ درست ہے۔ (3) اگر تمہیں ان کے باپ کے نام کا علم نہیں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں۔ (4) اس سلسلے میں تم سے اگر کوئی غلطی ہوگئی تو تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم نے ایسا جان بوجھ کر کیا تو تمہارا مواخذہ ہوگا۔

سوال نمبر 3: درج ذیل عبارات کا مفہوم بیان کیجئے؟

جواب: (ا) اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ترجمہ: "نبی کریم مومنوں سے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ اور اس (نبیؐ) کی بیویاں اُن (مومنوں) کی مائیں ہیں"

ا۔ آیت کا مفہوم: رسول کریم ﷺ کی اپنی امت کے لیے شان کریمی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ کہ نبی کریمؐ مومنوں کی بھلائی۔ خیر خواہی، دنیاوی و آخروی فوائد اور اعلیٰ سیرت و کردار کو بنانے میں ہر وقت معروف عمل ہیں۔ اسی وجہ سے حضور پر نور ﷺ۔ مومنوں کے لیے ان کی اپنی جانوں کے مقابلے میں فائق وجید حیثیت رکھتے ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ حضور اکرم ﷺ مومنوں سے ان کی جان اور مال کو جب اللہ کی رضا کے لیے طلب کریں تو وہ بلا جھجک آپ ﷺ پر نچھاور کردیں۔ آپ ﷺ کے حکم کو سب پر مقدم اور آپ کی اطاعت کو سب سے اہم سمجھیں۔ حدیث مبارک لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ کی رو سے محبت رسولؐ ہر رشتے پر مقدم ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ "میری اور میری امت کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی اور مختلف اطراف سے پروانے اس میں گرنے کیلئے دوڑے چلے آرہے ہیں۔ اور میں تمہاری کمر سے پکڑ پکڑ کر تمہیں آگ سے بچا رہا ہوں اور تم آگ کی طرف لپکتے ہو۔"

حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہراتؓ کی عزت افزائی: حضور اکرم ﷺ کی بیویوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "وہ تمہاری مائیں ہیں" یعنی مومنین کو آپ کی بیویوں کی عزت و احترام اپنی ماؤں سے بڑھ کر کرنا ہوگا۔ اور ہمیشہ ان کے درفیض کے سامنے سر جھکانا ہوگا۔ ان کے ساتھ ہمیشہ کے لیے مومنین کا نکاح حرام ہوگا۔ جیسا کہ اپنی ماں سے حرام ہوتا ہے۔ بلکہ اپنی ماں سے خلوت میں ملاقات کی جاسکتی ہے اور وہ بیٹے کے سامنے بیٹھ سکتی ہے۔ لیکن کوئی بھی شخص امہات المومنینؓ کے پاس نہ تو خلوت میں بیٹھ سکتا ہے اور نہ ہی اُن

کا وارث بن سکتا ہے۔ بلکہ وہ روحانی مائیں کہلائیں گی۔

(ب) مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں بنائے"

مفہوم: ایک منافق یہ دعویٰ کرتا تھا کہ اس کے دو دل ہیں۔ ایک دل مسلمانوں کے ساتھ اور دوسرا دل کفر اور کافروں کے ساتھ، مشرکین مکہ میں سے ایک شخص جمیل بن معمر فہری نہایت ہوشیار، چالاک اور مکار تھا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ میرے پاس دو دل ہیں۔ جن سے میں سوچتا ہوں۔ جبکہ محمد ﷺ کا ایک ہی دل ہے۔ یہ آیت مقدسہ درج بالا دونوں افراد کے رد میں نازل ہوئی۔ جبکہ بعض مفسرین کے نزدیک آنے والے دونوں مسئلوں (۱) منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں۔ (۲) ماں کہہ دینے سے بیوی ماں نہیں بن جاتی کی تمہید کے طور پر نازل ہوئی ہے۔ کہ ایک ہی شخص کے دو باپ اور ایک فرد کی دو مائیں نہیں ہو سکتیں اسی طرح ایک ہی سینے میں اللہ تعالیٰ نے کسی کیلئے دو دل نہیں بنائے جو کہ ایک دوسرے کے متضاد ارادے اور خیالات پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو دو آنکھیں، دو کان، دو ہاتھ اور دو پاؤں دیئے ہیں۔ جبکہ دل ایک ہی دیا ہے۔ تاکہ وہ متضاد خیالات کی بجائے ایک ہی دل سے سوچ کر صحیح عقیدہ پر عمل پیرا ہو سکے۔ کفر اور اسلام ایک ہی دل میں نہیں سما سکتے۔

(ج) وَ مَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓئِیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ترجمہ: "اور نہ اللہ نے تمہاری بیویوں کو جنہیں تم ماں کہہ بیٹھے ہو تمہاری مائیں بنایا ہے۔"

مفہوم: ظہار کسے کہتے ہیں: قدیم عرب میں "ظہار" ایک خاص اصطلاح تھی۔ کہ اگر کوئی شخص غصے میں بیوی سے لڑتے ہوئے اسے یہ کہہ دیتا کہ تمہاری پشت میرے لیے اب میری ماں کی پشت جیسی ہے۔ تو وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی تھی۔ گویا کہ اس شخص نے بیوی کو ماں قرار دے دیا ہے۔ اور اس طرح یہ طلاق کی ایک صورت ٹھہرتی۔

اسلام کا حکم: اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ وہ عورتیں جنہیں تم اپنی ماں کہہ بیٹھے ہو۔ تمہاری مائیں نہیں بن سکتیں۔ بلکہ ماں صرف حقیقی ماں ہی ہے۔ جس کے بطن سے تم پیدا ہوئے ہو۔ حقیقت کسی کے منہ کی بات سے بدل نہیں جاتی۔ اسلام نے "ظہار" کو نہ طلاق قرار دیا ہے اور نہ ہی بیوی کو ماں سے بدلا ہے۔ بلکہ ظہار کرنے والے پر کفارہ ادا کرنا فرض کر دیا ہے کہ جب تک وہ کفارہ ادا نہیں کرے گا اپنی اُس بیوی کے ساتھ ازدواجی تعلق قائم نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو گنہگار ہوگا اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی ہوگی۔

ظہار کا کفارہ: ظہار کرنے والا اپنی اس بیوی سے تعلق قائم کرنے سے پہلے (1) ایک غلام آزاد کرے یا (2) اگر غلام آزاد کرنے کی استطاعت نہ ہو تو دو ماہ مسلسل روزے رکھے۔ (3) اگر اس کی طاقت نہ تو ساٹھ 60 مسکینوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔

معروضی سوالات

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

- سوال: ظہار کسے کہتے ہیں؟ ○ جواب: اپنی بیوی کو ایسی عورتوں کہ جن سے مسلمان کا نکاح کرنا ہمیشہ کیلئے حرام ہو سے تشبیہ دینا یا ان کے جسم کے کسی ایسے حصے سے تشبیہ دینا جس کا دیکھنا اس مرد کیلئے حرام ہو سے تشبیہ دینا ظہار کہلاتا ہے۔ ظہار کی صورت میں بیوی اپنے شوہر پر کفارہ کی ادائیگی تک حرام ہو جاتی ہے۔

● سوال: ظہار کا کفارہ کیا ہے؟ ○ جواب: کفارہ ظہار (1) ایک غلام آزاد کرنا (2) اگر غلام نہ ملے تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا (3) اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو 60 مسکینوں کو کھانا کھلانا۔ یہ کفارہ بیوی کے پاس جانے سے قبل ادا کرنا ضروری ہے۔

● سوال: متبنّٰی کسے کہتے ہیں؟ ○ جواب: کسی کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنانا متبنّٰی کہلاتا ہے۔

● سوال: نبی پاک ﷺ کی ازواج مطہراتؓ کا مومنین سے کیا رشتہ ہے؟

○ جواب: نبی پاک ﷺ کی ازواج مطہراتؓ مومنین کی مائیں ہیں۔

● سوال: اگر لے پالکوں کے باپ کے نام کا علم نہ ہو تو انہیں کیسے پکاریں؟

○ جواب: پھر وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں۔

● سوال: انبیاء کرامؑ سے پختہ عہد کیوں لیا گیا؟

○ جواب: تاکہ سچے لوگوں سے ان کی سچائی کے بارے اللہ تعالیٰ پوچھے۔

● سوال: سورۃ احزاب میں آیت میثاق انبیاء میں ذکر کیے گئے انبیاء کے نام ترتیب سے لکھئے؟

○ جواب: حضرت محمد ﷺ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ

● سوال: آیت میثاق میں نبی کریم ﷺ کا ذکر سب سے پہلے کیوں کیا گیا ہے؟

○ جواب: نبی کریم ﷺ کے سب سے پہلے ذکر کرنے کی وجوہات دو بیان کی گئی ہیں (1) آپ ﷺ کی شان و شوکت اور عظمت کو بیان کرنے کیلئے (2) نبی کریم ﷺ کی بعثت اگرچہ تمام انبیائے کرام کے بعد ہوئی لیکن تخلیق میں تمام مخلوق سے پہلے پیدا ہونے کا شرف بھی آپ کو حاصل ہے آپ ﷺ نے فرمایا! كُنْتُ اَوَّلَهُمْ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ۔ ترجمہ: میں پیدائش میں سب سے پہلے ہوں اور بعثت میں سب نبیوں کے بعد ہوں۔

● سوال: سورۃ الاحزاب کون سے پاروں میں اور کتنی آیات پر مشتمل ہے؟

○ جواب: سورۃ الاحزاب کی 30 آیات اکیسویں پارہ میں باقی 43 آیات بائیسویں پارہ میں ہیں۔

❁ ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگایئے۔

★ اے نبی! ڈرتے رہیے۔ الف۔ اللہ تعالیٰ سے ✓ ب۔ کافروں سے ج۔ منافقین سے د۔ عام لوگوں سے

★ اے نبی ﷺ آپ پیروی کریں۔

الف۔ مسلمانوں کی ب۔ اہل طائف کی ج۔ اہل مکہ کی (د۔ وحی کی)

★ آپ توکل کریں۔ الف۔ اپنے خاندان پر ب۔ فرشتوں پر ج۔ انبیاء پر (د۔ اللہ تعالیٰ پر)

★ اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے ..... دل نہیں بنائے۔ (الف۔ دو) ب۔ تین (ج)۔ چار د۔ پانچ

★ اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیویوں کو تمہاری نہیں بنایا۔

الف۔ بہنیں (ب۔ مائیں) ج۔ بیٹیاں د۔ پھوپھیاں

★ لے پالکوں کو ان کے .. نام سے پکارو۔

الف۔ بھائی کے نام سے ب۔ چچا کے نام سے (ج۔ باپ کے نام سے) د۔ دادا کے نام سے

★ نبی کریم ﷺ مومنین کے زیادہ قریب ہیں۔

الف۔ان کے مال سے ب۔اولاد سے (ج۔ان کی جانوں سے) د۔ ان کے رشتے داروں سے

★ میثاق والی آیت میں سب سے پہلے جس نبیؐ محترم کا ذکر ہے وہ ہیں۔

(الف۔حضرت محمد ﷺ) ب۔حضرت نوحؑ ج۔حضرت ابراہیمؑ د۔حضرت موسیٰؑ

★ ہم نے ان (انبیاء) سے لیا۔

الف۔مال ب۔سونا ج۔چاندی (د۔پختہ عہد)

● آیات اور ان کے ترجمہ میں خط کشیدہ الفاظ کے مفہوم کی وضاحت

مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ: دیکھئے مشقی سوالات کا سوال نمبر 3 (ب)

اَزْوَاجَكُمُ الّٰئِیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ: یعنی" تمہاری وہ بیویاں جن سے تم ظہار کر بیٹھتے ہو۔" مزید وضاحت کے لیے دیکھئے مشقی سوالات کا سوال نمبر 3 (ج)

وَمَاجَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ: یعنی اور انہیں بنایا اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے فرزند" آیت کے اس حصہ میں اس رواج کو منسوخ کیا جا رہا ہے جو ان کے ہاں زمانہ قدیم سے پایا جاتا تھا اور وہ یہ تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا مُتَبَنّٰی (منہ بولا بیٹا) بنالیتا تو اسے حقیقی بیٹوں کی طرح اس کی طرف منسوب کیا جاتا اور اسے حقیقی بیٹوں کی طرح تمام حقوق حاصل ہوتے۔ چنانچہ یہاں وضاحت کر دی کہ کسی کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہہ دینے سے وہ حقیقت میں تمہارا بیٹا نہیں بن جاتا۔ عربی زبان میں منہ بولے بیٹے کو الدعی کہتے ہیں اور اس کی جمع ادعیاء ہے جو یہاں مذکور ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ: دیکھئے مشقی سوالات کا سوال نمبر 3 (الف)

وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ: دیکھئے مشقی سوالات کا سوال نمبر 3 (الف)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ: یعنی" اور جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا" ۔اس سے مراد انبیاء کرام علیہم السلام سے لیا جانے والا وہ پختہ وعدہ ہے کہ تبلیغ دین کی جو ذمہ داری انہیں سونپی گئی ہے اس میں وہ ذرا برابر بھی غفلت نہیں کریں گے۔ پہلے اجمالاً جملہ انبیاء کرام کا ذکر فرمایا اور بعد میں چند اولوالعزم رسولوں کے نام گنوائے جو صاحب کتاب اور صاحب شریعت تھے ان میں سب سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمایا تاکہ حضور ﷺ کی عظمت و شوکت کا اظہار ہو جائے نیز اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگرچہ حضور ﷺ کی بعثت تمام انبیاء کے بعد ہوئی لیکن تخلیق میں اول ہونے کا شرف حضور ﷺ کو ہی حاصل ہے۔

(چوتھا سبق) الدرس الرابع (ب) سورۃ الاحزاب (آیات 9 تا 20)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اذْكُرُوْا	نِعْمَةَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	اِذْجَآءَتْكُمْ
اے وہ لوگو جو	ایمان لائے ہو	یاد کیا کرو	اللہ کی نعمت کو	تم پر	جب آئے تم پر

اے ایمان والو! تم اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کیا کرو جب تم پر

جُنُوْدٌ	فَاَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمْ	رِيْحًا	وَّجُنُوْدًا
لشکر (بہت سے)	پس ہم نے بھیجی	ان پر	ہوا	اور (بہت سے) لشکر

لشکر (حملہ کرنے کو) آئے تو ہم نے ان پر ہوا

لَّمْ تَرَوْهَا	وَكَانَ اللّٰهُ	بِمَا تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرًا (9)	وَاِذْ
تم نہیں دیکھتے تھے ان کو	اور ہے اللہ	جو کچھ تم کرتے ہو	دیکھنے والا	اور جب

اور (ایسے) لشکر بھیجے جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے اور اللہ تعالیٰ ایسے دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اور جب

جَآءُوْكُمْ	مِّنْ	فَوْقِكُمْ	وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ	وَاِذْ زَاغَتِ
آ گئے تمہارے پاس	سے	تمہارے اوپر	اور تمہارے نیچے سے	اور جب پتھرا گئیں

وہ تمہارے اوپر اور تمہارے نیچے سے تم پر چڑھ آئے اور جب آنکھیں

الْاَبْصَارُ	وَبَلَغَتِ	الْقُلُوْبُ	الْحَنَاجِرَ	وَتَظُنُّوْنَ	بِاللّٰهِ
آنکھیں	اور پہنچ گئے	دل	گلوں تک	اور تم گمان کرنے لگے	اللہ کے بارے میں

پتھرا گئیں اور (دہشت سے) دل گلوں تک آ گئے اور تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں طرح طرح کے

الظُّنُوْنَا (10)	هُنَالِكَ	ابْتُلِيَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَزُلْزِلُوْا
طرح طرح کے گمان	اس موقع پر	آزمائے گئے	مومنین	اور ہلائے گئے وہ

گمان کرنے لگے۔ اس موقع پر مومنوں کی خوب آزمائش کی گئی اور انکو خوب سختی

زِلْزَالًا شَدِيْدًا (11)	وَاِذْ يَقُوْلُ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ
ہلانا سختی سے	اور جب کہنے لگے	منافقین	اور وہ جن کے دلوں میں	بیماری ہے

سے جھنجھوڑا گیا۔ اور جب منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری تھی، کہنے لگے کہ

مَّا وَعَدَنَا	اللّٰهُ	وَرَسُوْلُهٗٓ	اِلَّا غُرُوْرًا (12)	وَاِذْ
نہیں وعدہ کیا ہم سے	اللہ نے	اور اسکے رسول نے	سوائے دھوکے کے	اور جب

اللہ اور اسکے رسول نے تو ہم سے محض دھوکے کا وعدہ کیا تھا۔ اور جب

قَالَتْ	طَّآئِفَةٌ	مِّنْهُمْ	يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ	لَا مُقَامَ	لَكُمْ
کہتی تھی	ایک جماعت	ان میں سے	اے اہل مدینہ	نہیں ہے جگہ	تمہارے لیے

ان میں سے ایک جماعت کہتی تھی کہ اے اہل مدینہ تمہارے لیے یہاں ٹھہرنا ممکن نہیں

فَارْجِعُوْا	وَيَسْتَاْذِنُ	فَرِيْقٌ	مِّنْهُمُ	النَّبِيَّ
تم لوٹ جاؤ	اور اجازت چاہنے لگا	ایک گروہ	ان میں سے	نبی سے

پس تم لوٹ چلو اور ان میں سے ایک گروہ نبی سے اجازت چاہنے لگا

يَقُوْلُوْنَ	اِنَّ بُيُوْتَنَا	عَوْرَةٌ ط	وَمَا هِيَ	بِعَوْرَةٍ ج
وہ کہنے لگے	بے شک ہمارے گھر	کھلے پڑے ہیں	اور نہیں ہیں یہ	کھلے ہوئے

اور کہنے لگا کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں حالانکہ وہ (گھر) کھلے نہیں تھے

اِنْ يُّرِيْدُوْنَ	اِلَّا	فِرَارًا (13)	وَلَوْ دُخِلَتْ	عَلَيْهِمْ
نہیں چاہتے وہ	مگر	فرار	اور اگر داخل ہو جائیں (فوجیں)	ان پر

وہ تو صرف فرار چاہتے تھے۔ اور اگر ان پر اطراف مدینہ سے

مِّنْ اَقْطَارِهَا	ثُمَّ	سُئِلُوا	الْفِتْنَةَ	لَاٰتَوْهَا	وَ
اطراف مدینہ سے	پھر	ان سے کہا جائے	فتنہ انگیزی کیلئے	تو آجائیں اس کیلئے	اور

فوجیں گھس آئیں اور پھر ان سے فتنہ و فساد کیلئے کہا جائے تو اس کیلئے فوراً تیار ہو جائیں

مَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ	اِلَّا يَسِيْرًا (14)	وَلَقَدْ	كَانُوْا	عَاهَدُوا اللّٰهَ
نہ توقف کرے اس پر	مگر بہت تھوڑا	اور تحقیق	وہ کر چکے تھے	عہد اللہ سے

اور ذرا بھر بھی توقف نہ کریں۔ حالانکہ یہی لوگ اللہ تعالیٰ سے اس سے پہلے وعدہ کر چکے تھے

مِنْ قَبْلُ	لَا	يُوَلُّوْنَ	الْاَدْبَارَ	وَكَانَ	عَهْدُ اللّٰهِ
اس سے پہلے	کہ نہ	پھیریں گے	پیٹھیں	اور ہوگی	اللہ کے وعدے کی

کہ وہ پیٹھ نہیں پھیریں گے اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کی ضرور باز

مَسْئُوْلًا (15)	قُلْ	لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ	الْفِرَارُ	اِنْ فَرَرْتُمْ
پرسش	آپ فرمادیں	ہرگز نہ فائدہ دے گا تمہیں	بھاگنا	اگر تم بھاگے ہو

پرس ہو گی۔ آپ فرما دیں کہ اگر تم موت سے یا قتل ہوجانے سے بھاگنا چاہتے ہو تو

مِّنَ الْمَوْتِ	اَوِ الْقَتْلِ	وَاِذًا	لَّا تُمَتَّعُوْنَ	اِلَّا قَلِيْلًا (16)
موت سے	یا قتل ہونے سے	اور اس وقت	تم نہ فائدہ اٹھاؤ گے	مگر بہت تھوڑا

تمہیں بھاگنا ہرگز فائدہ نہ دے گا اور اس وقت تم بہت ہی کم فائدہ اٹھا سکو گے۔

قُلْ	مَنْ	ذَا الَّذِيْ	يَعْصِمُكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	اِنْ اَرَادَ
آپ فرمادیں	کون	ہے وہ جو	بچالے تم کو	اللہ سے	اگر وہ ارادہ کرلے

آپ فرما دیں کہ کون ہے جو تمہیں بچا لے اللہ تعالیٰ سے جب وہ

بِكُمْ	سُوْٓءًا	اَوْ اَرَادَ	بِكُمْ	رَحْمَةً ط
تمہارے ساتھ	سزا کا	یا وہ ارادہ کرلے	تمہارے ساتھ	رحمت کا

تمہیں سزا دینا چاہے یا تمہارے ساتھ رحمت کا معاملہ کرنا چاہے

وَلَا يَجِدُونَ	لَهُم	مِّن دُونِ اللَّهِ	وَلِيًّا	وَلَا	نَصِيرًا (17)
اور نہ پائیں گے	اپنے لیے	اللہ کے سوا	دوست	اور نہ	مددگار

اور وہ اپنے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو دوست اور مددگار نہیں پائیں گے۔

قَدْ يَعْلَمُ	اللَّهُ	الْمُعَوِّقِينَ	مِنكُمْ	وَالْقَائِلِينَ
تحقیق جانتا ہے	اللہ	روکنے والوں کو	تم میں سے	اور کہنے والوں کو

اور اللہ تعالیٰ تم میں سے رکاوٹ ڈالنے والوں اور اپنے بھائیوں سے یہ کہنے والوں کو کہ

لِإِخْوَانِهِمْ	هَلُمَّ	إِلَيْنَا	وَلَا يَأْتُونَ	الْبَأْسَ	إِلَّا قَلِيلًا (18)
اپنے بھائیوں سے	چلے آؤ	ہماری طرف	اور نہیں آتے	لڑائی میں	مگر کم

تم ہماری طرف آؤ، کو خوب جانتا ہے اور لڑائی میں بہت ہی کم شریک ہوتے ہیں۔

أَشِحَّةً	عَلَيْكُمْ	فَإِذَا	جَاءَ الْخَوْفُ	رَأَيْتَهُمْ
بخیل ہیں	تم پر	پھر جب	آجائے خوف	آپ دیکھیں گے ان کو

وہ تمہارے بارے میں انتہائی بخیل ہیں، اور جب ڈر کا وقت آئے تو آپ انہیں دیکھیں گے

يَنظُرُونَ	إِلَيْكَ	تَدُورُ	أَعْيُنُهُمْ	كَالَّذِي
وہ دیکھتے ہیں	آپ کی طرف	چکرا رہی ہوتی ہیں	ان کی آنکھیں	اُس کی طرح

کہ وہ آپ ﷺ کی طرف یوں دیکھنے لگتے ہیں کہ ان کی آنکھیں چکرا رہی ہوتی ہیں اس شخص کی مانند

يُغْشَىٰ	عَلَيْهِ	مِنَ الْمَوْتِ	فَإِذَا	ذَهَبَ	الْخَوْفُ
غشی آرہی ہو	اُس پر	موت سے	پس جب	چلا جائے	ڈر

کہ جس پر موت سے غشی طاری ہو رہی ہو جب ڈر ختم ہو جائے

سَلَقُوكُم	بِأَلْسِنَةٍ	حِدَادٍ	أَشِحَّةً	عَلَى الْخَيْرِ
تکلیف پہنچاتے ہیں	زبانوں سے	تیز	لالچی ہیں	مال غنیمت کے بارے میں

تو اپنی تیز زبانوں سے تمہیں تکلیف پہنچاتے ہیں، مال غنیمت کے بارے میں بڑے لالچی ہیں

أُولَٰئِكَ	لَمْ يُؤْمِنُوا	فَأَحْبَطَ اللَّهُ	أَعْمَالَهُمْ	وَكَانَ
وہی	ایمان نہیں لائے	پس ضائع کر دیے اللہ نے	ان کے اعمال	اور ہے

یہی لوگ ایمان نہیں لائے اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا اور

ذَٰلِكَ	عَلَى اللَّهِ	يَسِيرًا (19)	يَحْسَبُونَ	الْأَحْزَابَ
وہ (یہ)	اللہ پر	آسان	وہ خیال کرتے ہیں	فوجیں

یہ اللہ تعالیٰ کیلئے بڑا آسان ہے۔ وہ فوجوں کے بارے خیال کرتے ہیں

لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ	وَاِنْ يَّاْتِ	الْاَحْزَابُ	يَوَدُّوْا	لَوْ اَنَّهُمْ
نہیں گئیں	اور اگر آئیں واپس	فوجیں	وہ چاہیں گے	کاش بے شک وہ

کہ وہ نہیں گئیں اور اگر فوجیں (واپس) آجائیں تو یہ چاہیں گے کہ کاش وہ

بَادُوْنَ	فِی الْاَعْرَابِ	يَسْئَلُوْنَ	عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ
صحرا نشین ہوتے	بدوؤں میں	وہ پوچھتے ہیں	تمہاری خبروں کے بارے میں

بدوؤں میں صحرا نشین ہوتے وہ تمہاری خبریں پوچھتے

وَلَوْ كَانُوْا	فِيْكُمْ	مَّا قٰتَلُوْٓا	اِلَّا	قَلِيْلًا(20)
اور اگر وہ ہوتے	تم میں	نہ جنگ کرتے	مگر	کم

اور اگر وہ تمہارے درمیان ہوتے تو وہ لڑائی نہ کرتے مگر تھوڑی۔

الکلمات والتراکیب (مشکل الفاظ کے معانی)

زَاغَتْ: پھر گئی۔ٹیڑھی ہوگئی اَقْطَارِ: اطراف اَلْحَنَاجِرَ: گلے مَاتَلَبَّثُوْا: انہوں نے توقف نہ کیا یا توقف نہ کریں۔ اُبْتُلِیَ: آزمائے گئے۔ تُمَتَّعُوْنَ: تمہیں فائدہ دیا جائے گا

يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ: وہ پیٹھ پھیرتے ہیں۔يَعْصِمُ: بچاتا ہے یا بچائے گا اَلْمُعَوِّقِيْنَ: رکاوٹیں ڈالنے والے

هَلُمَّ: آؤ۔اَشِحَّةً: بخت بخیل۔ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ: انکی آنکھیں گھومتی ہیں۔ يُغْشٰی: غشی طاری ہوتی ہے

سَلَقُوْكُمْ: وہ تمہیں تکلیف پہنچائیں گے۔ حِدَادٍ: تیز اَحْبَطَ: ضائع کردیا۔ اَلْاَحْزَابُ: گروہ۔قبائل

بَادُوْنَ: صحرا نشین اَلْاَعْرَابِ: بدوؤں اَنْۢبَآءِ: خبریں۔(واحد نَبَاٌ)

التمارین (مشق سوالات کا حل)

سوال نمبر 1: سبق کی آیات کی روشنی میں بتایئے غزوہ احزاب میں اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ کی مدد کیسے حاصل ہوئی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے غزوۂ احزاب میں اہل ایمان کی دو طرح سے تائید و نصرت فرمائی (1) اللہ تعالیٰ نے ہوا بھیجی (2) اللہ تعالیٰ نے نظر نہ آنے والے لشکر (فرشتے) بھیجے۔

سوال نمبر 2: غزوہ احزاب کے دوران آزمائش کی گھڑیوں میں اہل ایمان اور منافقین کا طرز عمل کیا تھا۔

جواب: (1) <u>اہل ایمان کا طرز عمل</u>: جب مدینہ میں دشمنوں کی فوجیں آگئیں تو (i) مسلمانوں کی آنکھیں چکرا گئیں (ii) ان کے دل ان کے گلوں تک پہنچ گئے اور (iii) اللہ تعالیٰ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔

(2) <u>منافقین کا طرز عمل</u>: غزوۂ احزاب کے موقع پر منافقین نے کہا کہ (i) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا وعدہ صرف ایک دھوکہ تھا (ii) انہوں نے اہل مدینہ سے کہا کہ تمہارے لیے یہاں ٹھہرنے کا کوئی مقام نہیں اور اپنے گھروں کے کھلا ہونے کا بہانہ بنا کر نبی پاک ﷺ سے اجازت لے کر راہ فرار اختیار کرنے لگے۔

سوال نمبر 3: ان آیات میں جہاد میں رکاوٹ ڈالنے والوں کے بارے میں کیا فرمایا گیا؟

جواب: جہاد میں رکاوٹ ڈالنے والوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ (1) وہ اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ

ہماری طرف آجاؤ۔(2) وہ جنگ میں کم حصہ لیتے ہیں۔(3) وہ مسلمانوں کے بارے میں بخیل ہیں۔(4) خوف کے موقع پر ان کی آنکھیں اس طرح گھومتی ہیں جس طرح موت سے غشی والے کی آنکھیں گھومتی ہیں۔(5) جب خوف ختم ہو جائے تو وہ مسلمانوں کو اپنی تیز زبانوں سے نقصان پہنچاتے ہیں۔(6) وہ مومن نہیں ان کے اعمال اللہ تعالیٰ نے ضائع کر دیے ہیں۔(7) جب فوجیں آجائیں تو وہ اپنے آپ کو صحرا میں پانے کی تمنا کرتے ہیں۔(8) اگر وہ تم میں ہوتے تو جنگ میں کم ہی حصہ لیتے۔

معروضی سوالات

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

● سوال: کفار کے لشکر اور یہود نے کیا چال چلی؟ ○ جواب: کفار کے لشکر نے مدینہ کا مکمل محاصرہ کر لیا اور یہودیوں نے ان کے ساتھ ساز باز کر کے مدینہ کے اندر سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا پروگرام بنایا۔ لہٰذا مسلمانوں کو دو طرفہ خطرہ سے دوچار کر دیا۔ اور مسلمانوں کے اوپر نیچے سے ان پر فوجیں چڑھ دوڑیں۔

○ سوال: خوف اور دہشت سے مسلمانوں کا کیا حال تھا؟

○ جواب: جنگ خندق کے وقت مسلمانوں کو ہر طرف سے گھیر لیا گیا تھا۔ کافروں کا اتنا بڑا اجتماع اور غیض و غضب دیکھ کر کمزور دل مسلمان گھبرا گئے ان کی آنکھیں کھلی رہ گئیں اور ان کے کلیجے منہ کو آ گئے۔

● سوال: مومنین کی آزمائش کس طرح کی گئی؟

○ جواب: مسلمانوں کی آزمائش یہ تھی کہ (i) چاروں اطراف سے دشمن نے گھیر رکھا تھا بنو قریظہ کے یہودی جن سے دوستی کا معاہدہ تھا عہد شکنی کر کے دشمنوں کے ساتھ مل گئے تھے۔(ii) کمزور دل مسلمان اور منافقین اپنے مورچے کھلے چھوڑ کر بھاگ رہے تھے۔ مگر سچے مومنوں کا ایک گروہ ڈٹا ہوا تھا۔

● سوال: منافقین کس طرح مسلمانوں کے حوصلے پست کر رہے تھے؟

○ جواب: منافقین کہہ رہے تھے۔ کہ اتنے بڑے لشکر سے محمد ﷺ کے ساتھی نہیں لڑ سکتے۔ دوسرا بنو قریظہ نے بھی دوستی کا معاہدہ ختم کر دیا ہے اور یہ کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہو گئے ہیں۔ لہٰذا خندق کی حفاظت چھوڑ کر اپنے گھروں کی طرف پلٹو۔ فتح و نصرت کا وعدہ کہاں گیا یہاں تو رفع حاجت تک مشکل کر دی گئی ہے۔

● سوال: منافقین کی بزدلی پر اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

○ جواب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے نبی ﷺ ان سے کہہ دو اگر تم موت یا قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمہیں نفع نہیں دے گا مگر تھوڑا اور اگر اللہ تمہیں سزا دینے کا ارادہ کر لے تو کون تم کو بچا سکتا ہے۔"

● سوال: جہاد میں رکاوٹ ڈالنے والے کون لوگ تھے؟

○ جواب: یہ لوگ منافق تھے جو انصار کو رسول ﷺ کا ساتھ دینے سے روکتے تھے یہ بظاہر تو مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شریک تھے مگر اندرون خانہ یہودیوں اور کفار سے ملے ہوئے تھے۔ اور نفسیاتی طور پر مسلمانوں کو دشمنوں کی عددی برتری اور جنگی سامان کی کثرت سے ڈراتے تھے۔

● سوال: منافقین کی بخیلی کیا تھی؟ ○ جواب: منافقین لڑائی میں تو شریک ہونے سے عذر پیش کرتے تھے۔ کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں اور چاہتے تھے کہ حضور اکرمؐ اور مسلمانوں کو دشمنوں کے مقابلے پر تنہا چھوڑ دیں تاکہ

دشمن ان پر آسانی سے فتح پالے اور انفاق فی سبیل اللہ اور حضور اکرم ﷺ کی مدد کرنے میں بخیلی کرتے تھے اور مال غنیمت کی تقسیم کے موقع پر تیز زبانوں سے حصہ مانگتے تھے۔

❁ ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

★ ہم (اللہ تعالیٰ) نے اُن کفار مکہ پر بھیجی۔

الف۔ ہوا اور غیبی لشکر   ب۔ بجلی   ج۔ لعنت   د۔ روشنی

★ جب وہ کفار تم پر حملہ آور ہوئے۔

الف۔ دائیں طرف سے   ب۔ بائیں طرف سے   ج۔ اوپر نیچے سے   د۔ ہر طرف سے

★ جب پتھرا گئیں۔

الف۔ آنکھیں   ب۔ ٹانگیں   ج۔ مٹھیاں   د۔ نیتیں

★ وہاں گھمسان کی جنگ میں آزمائے گئے۔

الف۔ عیسائی   ب۔ منافق   ج۔ مومن   د۔ اہل کتاب

★ منافقین کہنے لگے اللہ اور رسول ﷺ نے وعدہ نہیں کیا ہے مگر

الف۔ پکا   ب۔ سچا   ج۔ ادھورا   د۔ دھوکے کا

★ منافقین کہنے لگے ہمارے پیچھے کھلے پڑے ہیں۔

الف۔ دروازے   ب۔ قبیلے   ج۔ گھر   د۔ باغ

★ حالانکہ یہی لوگ اقرار کر چکے تھے کہ نہ پھیریں گے۔

الف۔ منہ   ب۔ سینے   ج۔ پیٹھ   د۔ دل

★ تمہارا بھاگنا تمہیں فائدہ نہیں دے گا مگر

الف۔ زیادہ   ب۔ کم   ج۔ ادھورا   د۔ کچھ نہیں

★ اللہ کے وعدے کی ضرور ہوگی۔

الف۔ باز پرس   ب۔ نمائش   ب۔ تعلیم   د۔ ریاکاری

★ یہ تمہارے بارے میں کرتے ہیں۔

الف۔ بخل   ب۔ گستاخانہ باتیں   ج۔ اچھی باتیں   د۔ غصہ

★ اُن کی آنکھیں پتھرا رہی تھیں جیسے کسی کو غشی آرہی ہو۔

الف۔ موت سے   ب۔ کمزوری سے   ج۔ ڈر سے   د۔ خوف سے

★ اور اگر ان پر ہر طرف سے گھس آئیں۔

الف۔ فوجیں   ب۔ دوست   ج۔ جن   د۔ جانور

★ کفار تمہارے بارے میں ہیں۔

الف۔ لالچی   ب۔ دوست   ج۔ خیر خواہ   د۔ انتہائی بخیل

● آیات اوران کے ترجمہ میں خط کشیدہ الفاظ کے مفہوم کی وضاحت

اُذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ : یعنی" اپنے اوپر ہونے والے اللہ کے احسان کو یاد کرو" آیت کے اس حصہ میں اس تائید اور عنایت کی طرف اشارہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے غزوۂ خندق میں مسلمانوں کو سرفراز فرمایا تھا اور وہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے :(۱) زوردار ہوا بھیجی جس سے کافروں کے خیمے اور سامان درہم برہم ہو گیا۔(۲) نظر نہ آنے والے لشکر (فرشتے) بھیجے۔

وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ : یعنی کلیجے منہ کو آ گئے ،اس سے مراد یہ ہے کہ دشمن نے ہر طرف سے تمہیں گھیر لیا صورتحال اتنی بھیانک تھی کہ دہشت کے مارے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں خوف و دہشت کے مارے کلیجے منہ کو آ رہے تھے۔حناجر جمع ہے اور اس کا واحد حَنْجَرَةٌ ہے اور یہ حلق کی نچلی طرف کو کہتے ہیں، جب انسان حد درجہ خوفزدہ ہو تو اسے یوں محسوس ہوتا ہے کہ دل اچھل کر باہر نکل رہا ہے۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ : اس سے مراد یہ ہے کہ غزوۂ خندق میں کفار کے محاصرہ کے دنوں میں مسلمانوں کے لیے آزمائشیں بڑی سخت تھی گویا ایک بھونچال تھا ہر چیز تھر تھر کانپ رہی تھی اور فضا خطرات کے بادلوں سے اَٹی ہوئی تھی۔ان اندھیروں میں مسلمانوں کے یقین کی انتہا قابل دید تھی ،امتحان کی اس بھٹی سے مسلمان کندن بن کر نکل رہے تھے اور جن لوگوں نے نفاق کا لباس پہنا ہوا تھا وہ ننگے ہو کر سامنے آ رہے تھے۔

اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ: اس سے مراد یہ ہے کہ غزوۂ خندق کے دوران جن لوگوں کے دلوں میں نفاق کا روگ تھا یا جو کمزور اور بزدل تھے وہ گھر لوٹنے کے لیے طرح طرح کے حیلے بہانے کر رہے تھے کوئی آ کر کہتا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے گھر بالکل غیر محفوظ ہیں ہوسکتا ہے دشمن کسی وقت حملہ کر دے اور ہمارے بال بچوں کو تہہ تیغ کر دے اور ہمارا گھر لوٹ لیا جائے۔مہربانی فرما کر ہمیں اجازت دیجئے ہم واپس جا کر اپنے گھروں کی حفاظت کریں۔

اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا: اس سے مراد یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کافروں کو کسی عذاب کے شکنجہ میں کسنا چاہے تو کوئی ایسا نہیں جو انہیں زبردستی چھڑا لے۔چونکہ منافق موت کے ڈر سے غزوۂ خندق میں کھسک رہے تھے اور طرح طرح کے حیلے بہانے بنا رہے تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے تمہیں اپنی گرفت میں لے سکتا ہے۔

(چوتھا سبق) الدرس الرابع (ج) سورۃ الاحزاب (آیات 21 تا 27)

لَقَدْ كَانَ	لَكُمْ	فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ	اُسْوَةٌ	حَسَنَةٌ	لِّمَنْ
یقیناً ہے	تمہارے لیے	اللہ کے رسول میں	نمونہ	بہترین	اس کیلئے جو

یقیناً اللہ کے رسول (کی حیات طیبہ) میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے (خاص کر) اس (شخص) کیلئے جو

كَانَ يَرْجُوا	اللّٰهَ	وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ	وَذَكَرَ	اللّٰهَ	كَثِيْرًا ؕ (21)
امید رکھے	اللہ	اور قیامت کا دن	اور یاد کرتا ہو	اللہ کو	کثرت سے

اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے، اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہے۔

وَلَمَّا	رَاَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	الْاَحْزَابَ	قَالُوْا	هٰذَا	مَا
اور جب	دیکھا	مومنوں نے	افواج کو	انہوں نے کہا	یہ ہے	جو

اور جب مومنوں نے (کافروں کی) افواج کو دیکھاتو کہنے لگے کہ یہ وہی ہے

وَعَدَنَا	اللّٰهُ	وَرَسُوْلُهٗ	وَصَدَقَ	اللّٰهُ	وَرَسُوْلُهٗ
ہم سے وعدہ کیا	اللہ نے	اور اس کے رسول ؐ نے	اور سچ فرمایا	اللہ نے	اور اسکے رسول ؐ نے

جس کا اللہ اور اس کے رسول ؐ نے ہم سے وعدہ کیا تھا، اور اللہ اور اس کے رسول ؐ نے سچ (ہی) فرمایا۔

وَمَازَادَ	هُمْ	اِلَّا	اِيْمَانًا	وَّ	تَسْلِيْمًا (22)
نہیں زیادہ ہوا	اُن کے	مگر	ایمان میں	اور	اطاعت میں

اس سے ان کے ایمان اور اطاعت میں اور اضافہ ہو گیا۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	رِجَالٌ	صَدَقُوْا	مَاعَاهَدُوا	اللّٰهَ
مومنوں میں سے	ایسے افراد ہیں	انہوں نے سچ کردکھایا	جوانہوں نے وعدہ کیا	اللہ سے

مومنوں میں ایسے لوگ (بھی) ہیں جنہوں نے اپنے عہد کو سچ کردکھایا، جو انہوں نے

عَلَيْهِ	فَمِنْهُمْ	مَّنْ	قَضٰى	نَحْبَهٗ	وَمِنْهُمْ	مَّنْ
اس پر	توان میں سے	جنہوں نے	پوری کردی	اپنی نذر	اوران میں سے	جو

اللہ سے کیا تھا، تو ان میں سے بعض نے اپنی نذر پوری کردی اور کچھ ایسے ہیں

يَّنْتَظِرُ	وَمَابَدَّلُوْا	تَبْدِيْلًا (23)	لِّيَجْزِيَ	اللّٰهُ
انتظار کررہے ہیں	اورانہوں نے نہیں بدلا	بدل دینا	تاکہ جزادے	اللہ

جو انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنی بات کو) ہرگز نہیں بدلا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ

الصّٰدِقِيْنَ	بِصِدْقِهِمْ	وَيُعَذِّبَ	الْمُنٰفِقِيْنَ	اِنْ	شَآءَ
سچوں کو	ان کی سچائی کا	اورعذاب دے	منافقوں کا	اگر	وہ چاہے

سچوں کو ان کی سچائی کااجر دے اور منافقین کواگر وہ چاہے تو عذاب دے

اَوْيَتُوْبَ	عَلَيْهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا (24)
یاتوبہ قبول کرلے	ان کی	بےشک	اللہ	ہے	بخشنے والا	نہایت مہربان

یا ان کی توبہ قبول کرلے بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

وَ	رَدَّ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِغَيْظِهِمْ	لَمْ يَنَالُوْا
اور	پھیردیا	اللہ نے	جنہوں نے	کفرکیا	اپنے غصے میں	نہ حاصل کرسکے

اور اللہ نے کافروں کو ان کے اپنے غصے کی حالت میں لوٹا دیا، وہ کوئی

خَيْرًا ؕ	وَكَفَى اللّٰهُ	الْمُؤْمِنِيْنَ	الْقِتَالَ ؕ	وَكَانَ	اللّٰهُ
بھلائی	اور کافی ہے اللہ	مومنوں کیلئے	لڑائی میں	اور ہے	اللہ

بھلائی نہ پا سکے، اور اللہ لڑائی میں مومنوں کے لئے کافی ہے، اور اللہ

قَوِيًّا	عَزِيْزًا ۚ (25)	وَ	اَنْزَلَ	الَّذِيْنَ	ظَاهَرُوْهُمْ
طاقتور	زبردست	اور	اُتار دیا	ان لوگوں کو جنھوں نے	ان کی مدد کی

زبردست طاقت والا ہے۔ اور اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے ان (کافروں) کی مدد کی

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	مِنْ صَيَاصِيْهِمْ	وَقَذَفَ	فِيْ قُلُوْبِهِمُ	الرُّعْبَ
اہل کتاب میں سے	ان کے قلعوں میں سے	اور ڈال دیا	ان کے دلوں میں	رُعب

(اللہ نے) انکو ان کے قلعوں میں سے اتار دیا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا

فَرِيْقًا	تَقْتُلُوْنَ	وَتَاْسِرُوْنَ	فَرِيْقًا ۚ (26)	وَاَوْرَثَكُمْ	اَرْضَهُمْ
ایک گروہ کو	تم قتل کرتے	اور قید کرتے	ایک گروہ کو	اور وارث بنا دیا تمھیں	ان کی زمین کا

تم ایک گروہ کو قتل کرتے اور اور دوسرے کو قیدی بناتے تھے۔اور (اللہ نے) تمھیں ان کی زمین،

وَدِيَارَهُمْ	وَاَمْوَالَهُمْ	وَاَرْضًا	لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ
اور ان کے گھروں کا	اور ان کے مالوں کا	اور اس زمین کا	جہاں تم نے قدم نہ رکھا تھا

ان کے گھروں، ان کے مالوں اور ایسی زمین کا وارث بنا دیا جہاں تم نے (کبھی) قدم بھی نہ رکھا تھا،

وَكَانَ	اللّٰهُ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرًا (27) ۚ
اور ہے	اللہ	اوپر	ہر	چیز کے	قدرت والا

اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

الکلمات والتراکیب (مشکل الفاظ کے معانی)

زَادَ: زیادہ ہوگیا، تَسْلِيْمًا: سرتسلیم خم کرنا۔ سپردگی، نَحْبَ: نذر، رَدَّ: لوٹا دیا۔ پھیر دیا

لَمْ يَنَالُوْا: حاصل نہ کر سکے، ظَاهَرُوْا: انھوں نے ساتھ دیا، صَيَاصِيْهِمْ: ان کے قلعے

قَذَفَ: ڈالا۔ پھینکا، تَاْسِرُوْنَ: تم قیدی بناتے ہو اَوْرَثَ: وارث بنایا

لَمْ تَطَـُٔوْهَا: تم نے پامال نہ کیا، بَدَّلُوْا: انہوں نے تبدیلی کی، يَّنْتَظِرُ: منتظر ہیں

التمارین (مشقی سوالات کا حل)

سوال نمبر 1: درج ذیل عبارات کا مفہوم بیان کیجئے؟

(الف) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ "تمہارے لیے رسول کریم ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ موجود ہے"۔

مسلمانوں کو آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کی مکمل پیروی کا حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ بحیثیت مذہبی پیشوا بھی ہیں اور عسکری کمانڈر اور حکمران بھی۔ آپ ﷺ نے عملاً خندق کھودی اس کی حفاظت کیلئے شب و روز پہرہ دیا۔ پیٹ پر پتھر باندھے، کدال چلا کر چٹانیں توڑیں۔ مکمل استقامت اور ثابت قدمی سے کفار کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور تمام مسلمانوں کو تسلی دیتے رہے۔ آپ ﷺ کی زندگی کا ہر شعبہ قابل عمل نمونہ ہے۔ آپ ﷺ ایک مسلمان حکمران، ایک معلم، رہنما باپ، بیٹے، تاجر، فوجی کمانڈر غرض کسی بھی حیثیت سے دیکھ لیں آپ ﷺ کا ہر کام اخلاق حسنہ کا عمدہ نمونہ ہے۔

(ب) فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ؕ ترجمہ: "ان جوان مردوں میں سے کچھ تو اپنی نذر پوری کر چکے ہیں۔ اور بعض انتظار کر رہے ہیں۔"

مفہوم: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان جانبازوں کا ذکر کیا ہے۔ جو کسی وجہ سے غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ مگر انہوں نے نذر مانی تھی کہ اگر انہیں دوبارہ کفار سے جنگ کرنے کا موقع ملا تو وہ ضرور جہاد کریں گے اور شہادت حاصل کریں گے۔ ان اصحاب میں حضرت انس بن نضرؓ غزوۂ احد میں لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ ان کے جسم پر تلوار، نیزے اور تیروں کے 80 سے اوپر زخم آئے تھے۔ شہادت کے بعد ان کی ہمشیرہ نے انہیں ان کی انگلی کے پور سے پہچانا۔ حضرت حمزہؓ نے لڑتے ہوئے جان قربان کر دی۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے حفاظت رسول ﷺ کا فریضہ انجام دیتے ہوئے آپ ﷺ کے جسم اطہر پر اپنے آپ کو جھکا دیا اور تیروں کی بوچھاڑ کے سامنے ڈھال بن گئے اور جان نثار کر دی۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے فرمایا۔ "میں گواہی دیتا ہوں کہ مصعب بارگاہِ خداوندی میں قیامت تک شہید ہیں" حضرت طلحہؓ اپنے ہاتھوں سے حضور اکرم ﷺ کا دفاع کر رہے تھے ان کے ہاتھ تیروں کے لگنے سے شل ہو چکے تھے۔ ایک بار حضور ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص پسند کرتا ہے کہ روئے زمین پر چلتے پھرتے ایسے شخص کو دیکھے جس نے اپنی نذر پوری کر دی ہے اور جنتی ہو گیا تو وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔"

(ج) وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ترجمہ: "اور اللہ تعالیٰ مومنوں کیلئے لڑائی میں کافی ہے۔"

اللہ تعالیٰ مومنوں کو ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے۔ ان آیات کا تعلق چونکہ غزوہ احزاب سے ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر اس موقع پر آپ ﷺ اور مومنین کی مدد فرمائی۔ کفار کا لشکر متعدد قبائل پر مشتمل تھا۔ جو دس ہزار کی تعداد میں ہر قسم کے سامان حرب سے لیس تھے۔ ان کا ارادہ فیصلہ کن لڑائی اور مدینہ کے در و دیوار کو نیست و نابود کر دینے کا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مومنین سے خندق کھدوا کر وقتی طور پر ان کی پیش قدمی روک دی۔ اور جب بائیس دن استقامت و حوصلے کا امتحان ہو گیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے ایسا نظر نہ آنے والا لشکر اور آندھی و طوفان بھیجا۔ جس نے کفار کے خیموں کو الٹ دیا، چولہے بجھا دیے، جانور رسیاں تڑوا کر بھاگ نکلے۔ ہر طرف آہ و بکا کا شور اٹھا اور ابوسفیان نے ڈر کر اپنے بندھے ہوئے اونٹ کو مارنا شروع کر دیا اور چیختے ہوئے واپسی کا اعلان کر دیا۔ دوسری طرف بنو قریظہ نے کفار سے تعلق توڑنے کا اعلان کر دیا۔ اور کفار کے اندر پھوٹ پڑ گئی۔ مسلمانوں کو لڑنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہوا اور فرشتوں کے ذریعے اپنے مومن بندوں کی مدد فرمائی۔

معروضی سوالات

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

- سوال: مسلمانوں نے دشمن کی افواج کو دیکھ کر کن خیالات کا اظہار کیا؟

○ جواب: اور جب مومنوں نے دشمن کی افواج کو دیکھا تو کہنے لگے یہ تو وہی ہے جس کا وعدہ اللہ اور رسول ﷺ نے ہم سے کیا تھا اللہ اور رسولؐ نے سچ کہا تھا اور اس سے ان کے ایمان اور اطاعت میں اضافہ ہو گیا۔

- سوال: کفار کو کیسے ناکام لوٹنا پڑا؟

○ جواب: اللہ تعالیٰ نے ہوائیں اور نہ نظر آنے والے لشکر بھیج کر کفار کے خیمے اکھاڑ دیے اور وہ اپنے ہی غصے میں جل بھن کر رہ گئے۔ اور 22 دن کے محاصرے کے بعد میدان چھوڑ کر انہیں واپس مکہ بھاگنا پڑا۔

- سوال: جس زمین پر تم نے قدم نہیں رکھا سے کیا مراد ہے؟

○ جواب: مسلمانوں کو آپ آئندہ کے لیے یہودیوں کی بستیوں خیبر وغیرہ کی فتح کی خوشخبری سنا دی گئی۔ جہاں مسلمان ابھی تک نہیں پہنچے تھے۔ صلح نامہ حدیبیہ کے بعد ہمیشہ کے لیے یہودی قبائل کو سرنگوں کر دیا گیا۔

- ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگا دیجیے۔

★ تمہارے لیے رسول کی زندگی ہے۔

الف۔ سچ سوچ　　(ب۔ بہترین نمونہ)　　ج۔ تجربہ　　د۔ وقتی ضرورت

★ اللہ اور اس کے رسول نے کہا تھا۔

الف۔ نامکمل　　ب۔ کم کم　　(ج۔ سچ)　　د۔ غلط

★ اللہ تعالیٰ سچوں کو بدلہ دے گا ان کی۔

الف۔ نیند کا　　ب۔ بیداری کا　　(ج۔ دانائی کا)　　د۔ سچائی کا

★ مسلمانوں میں سے بعض نے اپنی پوری کر دی۔

الف۔ وفاداری　　(ب۔ نذر)　　ج۔ بھلائی　　د۔ سوچ

★ مسلمانوں کے مقابلے پر کفار کی مدد کی۔

الف۔ بچوں نے　　(ب۔ اہل کتاب نے)　　ج۔ دوستوں نے　　د۔ عورتوں نے

★ انہیں اتار دیا۔ الف۔ محلوں سے　　ب۔ مکانوں سے　　(ج۔ قلعوں سے)　　د۔ گھروں سے

★ ایک گروہ کو تم نے قتل کر دیا اور دوسرے گروہ کو تم نے۔

الف۔ چھوڑ دیا　　ب۔ بھگا دیا　　ج۔ راضی کر لیا　　(د۔ قید کر لیا)

★ اس نے تمہیں مالک بنا دیا جس پر تم نے قدم نہیں رکھا۔

الف۔ باغ کا　　ب۔ ملک کا　　(ج۔ زمین کا)　　د۔ قبیلے کا

★ غزوہ احزاب کے بعد بدعہدی کی سزا دی گئی۔

الف۔ بدوؤں کو　　ب۔ اہل مکہ کو　　(ج۔ بنو قریظہ کو)　　د۔ قبیلہ اوس کو

آیات اوران کے ترجمہ میں خط کشیدہ الفاظ کے مفہوم کی وضاحت

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ: دیکھئے مشقی سوالات کا سوال نمبر 1 (الف)

وَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ: دیکھئے مشقی سوالات کا سوال نمبر 1 (ب)

وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ: دیکھئے مشقی سوالات کا سوال نمبر 1 (ج)

وَاَوْرَثَکُمْ اَرْضَھُمْ وَدِیَارَھُمْ: یعنی اس نے تمہیں ان کی زمینوں اور مکانوں کا مالک بنا دیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ غزوۂ احزاب میں بنو قریظہ کی عہد شکنی، غداری اور دشمن سے ساز باز کرنے کے جرم میں ان کے لیے بنی اوس کے سردار حضرت سعد کے فیصلے کے مطابق ان کے بالغوں کو قتل کر دیا گیا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیا گیا جبکہ ان کے مال اور جائیدادیں مہاجرین و انصار میں تقسیم کر دی گئیں۔ آیت کے اس حصہ میں مسلمانوں پر اسی انعام کا ذکر کیا گیا ہے۔

(پانچواں سبق) الدرس الخامس (الف) سورۃ الاحزاب (آیات 28 تا 34)

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ	قُلْ	لِّاَزْوَاجِکَ	اِنْ کُنْتُنَّ	تُرِدْنَ	الْحَیٰوۃَ
اے نبیؐ	آپ فرما دیجئے	اپنی بیویوں سے	اگر تم	چاہتی ہو	زندگی

اے نبیؐ! آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور

الدُّنْیَا	وَزِیْنَتَھَا	فَتَعَالَیْنَ	اُمَتِّعْکُنَّ	وَاُسَرِّحْکُنَّ
دنیا کی	اور اسکی آرائش	تو تم آؤ	میں تمہیں مال و متاع دوں	اور میں تمہیں رخصت کروں

اس کی آرائش کی خواہاں ہو تو آؤ میں تمہیں مال و متاع دوں اور پھر تمہیں رخصت

سَرَاحًا جَمِیْلًا (28)	وَاِنْ کُنْتُنَّ	تُرِدْنَ	اللّٰہَ	وَرَسُوْلَہٗ	وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ
رخصت کرنا خوبصورتی سے	اور اگر تم	چاہتی ہو	اللہ	اور اسکے رسول کو	اور دار آخرت کو

کردوں بڑی خوبصورتی سے۔ اور اگر تم چاہتی ہو اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو

فَاِنَّ	اللّٰہَ	اَعَدَّ	لِلْمُحْسِنٰتِ	مِنْکُنَّ	اَجْرًا	عَظِیْمًا (29)
تو بیشک	اللہ تعالیٰ نے	تیار کر رکھا ہے	نیکوکاروں کیلئے	تم میں سے	اجر	عظیم

تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکوکار بیبیوں کے لئے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ	مَنْ	یَّاْتِ	مِنْکُنَّ	بِفَاحِشَۃٍ	مُّبَیِّنَۃٍ
اے نبیؐ کی بیویو	جوکوئی	آئے	تم میں سے	ناشائستہ حرکت کے ساتھ	کھلی صریح

اے نبیؐ کی ازواج تم میں سے جو کوئی صریحاً ناشائستہ حرکت کرے گی تو اس کے لئے

یُّضٰعَفْ	لَھَا	الْعَذَابُ	ضِعْفَیْنِ	وَکَانَ	ذٰلِکَ	عَلَی اللّٰہِ	یَسِیْرًا (30)
بڑھا دیا جائے گا	اس کیلئے	عذاب	دگنا	اور ہے	ایسا کرنا	اللہ تعالیٰ پر	آسان

عذاب دُگنا کر دیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ پر ایسا کرنا بہت آسان ہے۔

وَمَنْ	يَّقْنُتْ	مِنْكُنَّ	لِلّٰهِ	وَرَسُوْلِهٖ	وَتَعْمَلْ	صَالِحًا	نُّؤْتِهَا
اور جو	فرمانبرداری کرے گی	تم میں سے	اللہ کی	اور اس کے رسول کی	اور عمل کرتی رہے گی	نیک	ہم دیں گے اس کو

اور تم میں سے جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک عمل کرتی رہے گی ہم اس کو

اَجْرَهَا	مَرَّتَيْنِ	وَاَعْتَدْنَا	لَهَا	رِزْقًا	كَرِيْمًا (31)
اس کا اجر	دگنا کر کے	اور ہم نے تیار کر رکھا ہے	اس کیلئے	روزی	عزت والی

اس کا اجر بھی دگنا کر کے دیں گے اور اس کے لئے ہم نے عزت والی روزی تیار رکھی ہے۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ	لَسْتُنَّ	كَاَحَدٍ	مِّنَ النِّسَآءِ	اِنِ	اتَّقَيْتُنَّ
اے نبیؐ کی بیویو	تم نہیں ہو	کسی کی مانند	دوسری عورتوں سے	اگر	تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو

اے نبیؐ کی ازواج تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم پرہیز گار رہنا چاہتی ہو

فَلَا	تَخْضَعْنَ	بِالْقَوْلِ	فَيَطْمَعَ	الَّذِيْ	فِيْ قَلْبِهٖ
تو نہ	نرمی اختیار کرو	بات کرنے میں	تاکہ کوئی امید (نہ) رکھے	وہ	جس کے دل میں

تو بات کرنے میں نرم لہجہ نہ اختیار کرو تاکہ وہ شخص جس کے دل میں کوئی

مَرَضٌ	وَّقُلْنَ	قَوْلًا	مَّعْرُوْفًا (32)	وَقَرْنَ	فِيْ
کوئی روگ ہے	اور تم کہو	بات	دستور کے مطابق	اور ٹھہری رہو	اندر

مرض ہو امید نہ رکھے اور تم دستور کے مطابق بات کیا کرو اور تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو

بُيُوْتِكُنَّ	وَلَا تَبَرَّجْنَ	تَبَرُّجَ	الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى
اپنے گھروں کے	اور نہ ظاہر کرو زیب و زینت (جسطرح)	ظاہر کی جاتی تھی	پہلے دور جاہلیت میں

اور دور جاہلیت کی طرح آرائش و زیبائش کی نمائش نہ کرو۔

وَاَقِمْنَ	الصَّلٰوةَ	وَاٰتِيْنَ	الزَّكٰوةَ	وَاَطِعْنَ
اور قائم کرو تم	نماز	اور دیا کرو تم	زکوۃ	اور اطاعت کیا کرو

اور تم نماز قائم کرو اور زکوۃ دیا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی

اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ ؕ	اِنَّمَا	يُرِيْدُ	اللّٰهُ
اللہ تعالیٰ کی	اور	اس کے رسول کی	یہی	چاہتا ہے	اللہ تعالیٰ

اطاعت کیا کرو۔ یہی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ

لِیُذْھِبَ	عَنْکُمُ	الرِّجْسَ	اَھْلَ الْبَیْتِ	وَیُطَھِّرَکُمْ	تَطْھِیْرًا (33)
کہ دور کر دے	تم سے	ناپاکی	(اے نبی کے) گھر والو	اور پاک کر دے تمہیں	پوری طرح پاک

اے نبیؐ کے گھر والو کہ تم سے ہر طرح کی ناپاکی دور کر دے اور تمہیں پوری طرح

وَاذْکُرْنَ	مَا یُتْلٰی	فِیْ بُیُوْتِکُنَّ	مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ	وَالْحِکْمَۃِ
اور یاد رکھو	جو تلاوت کی جاتی ہیں	تمہارے گھروں میں	اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے	اور حکمت

پاک صاف کر دے۔ اور یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو اور حکمت کی باتوں کو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں۔

اِنَّ	اللّٰہَ	کَانَ	لَطِیْفًا	خَبِیْرًا (34)
بے شک	اللہ تعالیٰ	ہے	نرمی فرمانے والا	باخبر

بے شک اللہ تعالیٰ نرمی فرمانے والا باخبر ہے۔

الکلمات والتراکیب (الفاظ کے معانی)

تُرِدْنَ: تم چاہتی ہو۔ تَعَالَیْنَ: تم آؤ۔ اُمَتِّعْکُنَّ: میں تمہیں کچھ مال دوں۔ اُسَرِّحْکُنَّ: میں تمہیں رخصت کروں، سَرَاحًا: رخصتی، اَعَدَّ: تیار کیا، ضِعْفَیْنِ: دوگنا۔ یَقْنُتْ: فرماں برداری کرتا ہے یا کرے گا۔ اَعْتَدْنَا: ہم نے مہیا (تیار) کر رکھا ہے۔ لَسْتُنَّ: تم (مؤنث) نہیں ہو۔ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ: اگر تم اللہ سے ڈرتی ہو۔ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ: دبی زبان سے بات نہ کرو، قَرْنَ: تم (مؤنث) ٹھہری رہو۔ لَا تَبَرَّجْنَ: زینت (سج دھج) نہ دکھاتی پھرو۔ الرِّجْسَ: ناپاکی۔ لِیُذْھِبَ عَنْکُمْ: تاکہ تم سے دور کرے، لے جائے۔

التمارین (مشقی سوالات کا حل)

سوال نمبر 1: اس سبق کی آیات کے حوالے سے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے ازواج النبیؐ کو کون سی دو باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کے بارے میں حکم دیا ہے؟

جواب: اس سبق کی آیات نمبر 28 اور 29 میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے فرمایا کہ اے نبی کریم ﷺ آپ اپنی ازواج مطہرات کو دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کر لینے کا حکم فرما دیجئے۔

(۱) پہلی بات: اس دنیا کی عارضی زندگی میں رسول ﷺ کی محبت چھوڑ کر آسائش اختیار کرنا صبر و رضا اور قناعت و شکر کے خلاف ہے اس لیے تم میں سے جو کوئی آسائشوں اور دنیاوی زیب و زینت کی طالب ہو اسے یہ سب کچھ میسر آ جائے گا مگر ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ کے مبارک ساتھ کی سعادت سے محروم ہونا پڑے گا۔

(۲) دوسری بات: جس کا اختیار ازواج مطہراتؓ کو دیا گیا وہ اس عارضی زیب و زینت اور مادی آسائشوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی منشا کے مطابق زندگی گزارنا ہے جس میں صبر و رضا قناعت و شکر اور ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی کی آسائش اور خوشیاں ہیں۔ یہ بات اجر و ثواب کے اعتبار سے اتنی عظیم ہے کہ دنیا کی تمام رنگینیاں اس کے سامنے بے حیثیت ہیں۔

۳۔خلاصہ: ان آیات سے یہ حکمت عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کی رضا اور خوشنودی معمولی بات نہیں۔ لہٰذا اس عظیم سعادت کو پانے کے لیے اپنی مادی اور دنیوی خواہشات جو کہ بہت عارضی بھی ہیں ان کی قربانی دینا ضروری ہے۔ اور یہی خواہشات نہ صرف اس دنیا میں بے اطمینانی کی وجہ ہیں بلکہ حقیقی مقصد کو پالینے کی راہ میں رکاوٹ بھی ہیں۔

۴۔اہم بات: اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات ؓ کو دیے جانے والے اختیار کے نتیجے میں ان امہات المومنین نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو منتخب فرما کر دنیا کو ٹھکرا دیا۔

سوال نمبر2: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کو کن احکام اور آداب کی تلقین فرمائی؟

جواب: آیات نمبر۳۲ سے ۳۴ تک مندرجہ ذیل آداب و احکام کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات تمہاری حیثیت عام عورتوں سے مختلف ہے۔ کیونکہ عام عورتوں کی لغزشیں انکی حد تک ہی خرابی کی موجب ہونگی مگر ازواج مطہرات ؓ کی چھوٹی سی لغزش اور بے احتیاطی رسالت کے پیغام میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ اسلام کے دشمن ہر وقت اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ انہیں کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی مل جائے جس سے وہ اسلام کے پھیلنے میں رکاوٹ ڈال سکیں اور اکثر دفعہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی ذات پر بے بنیاد الزامات بھی لگائے۔

اس لیے ازواج مطہرات کو محتاط رہنے کیلئے فرمایا: (i) اپنی گفتگو میں نرمی اور لچک نہ رکھیں تا کہ کوئی بیمار ذہنیت کا حامل شخص اس سے غلط مطلب نہ اخذ کر سکے۔ (ii) اپنی گفتگو معروف طریقے پر دستور کے مطابق رکھیں۔ (iii) بغیر ضرورت اپنے گھروں سے نہ نکلیں اور نہ زیب و زینت اور آرائش کا اظہار کریں بلکہ زمانہ جاہلیت کے ان طور طریقوں سے دور رہنے کی تلقین فرمائی۔ (iv) نماز قائم کریں زکوٰۃ ادا کریں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں ہی زندگی بسر کریں۔ اس طرح انکی زندگی پاکیزہ رہے گی اور یہی اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ تمہیں پاکیزہ رکھے۔ (v) تمہارے یہ حجرے بڑے اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ یہاں رسول اللہ ﷺ بھی ہیں اور یہاں قرآن کی بھی نزول ہوتا ہے اس لیے اس وحی مبارک کی حکمت بھری آیات کو یاد رکھو اسی سے اپنے گھروں کو مزین رکھو۔

سوال نمبر3: مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کریں؟

الف۔ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ جواب: اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ازواج مطہرات کا حال دوسری عورتوں کا سا نہیں ہے۔ عام عورتوں سے اگر کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اسکی ذمہ دار وہ خود ہی ہیں لیکن ازواج مطہرات کی نسبت اس نبی کریم ﷺ سے ہے جن کی رسالت قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے عام ہے اسلئے انکی تھوڑی سی غلطی بھی دامن رسالت کیلئے آلودگی اور پیغام رسالت کیلئے رکاوٹ بن سکتی ہے اس لیے ازواج نبی ﷺ کو بہت محتاط رہنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

(ب) وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ . اگر چہ یہ خطاب ازواج مطہرات ؓ کو ہے مگر اس حکم میں تمام خواتین اسلام داخل ہیں خواتین سے فرمایا گیا کہ اپنے گھروں میں رہو کہ اپنی عصمت و عزت کو محفوظ بناؤ۔ اسلام کے نزدیک عزت و عصمت کی بہت قدر و منزلت ہے اسی وجہ سے یہ احکام دے کر ان اسباب کا خاتمہ کر دیا گیا اور ان راستوں کو بند کر دیا گیا جن

کے ذریعہ سے عزت و ناموس جیسی دولت کے ضائع ہونے کا امکان ہو سکتا ہے۔

(ج) وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ. ترجمہ: چونکہ زمانہ جاہلیت میں عورتیں آزادانہ بے حجاب پھرتیں اور اپنی زیب و زینت کی نمائش بازاروں اور گلیوں میں کرتی تھیں۔ یہ تمام باتیں اسلام کے مزاج کے خلاف ہیں اس لیے ان سے سختی سے منع فرما دیا اور ضرورت کے بغیر گھروں سے نکلنے سے منع فرما دیا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ عورتیں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مرد ساری فضیلتیں لے گئے۔ جہاد میں شرکت کا شرف بھی صرف انہیں نصیب ہوتا ہے کیا کوئی عمل ایسا ہے جو ہم کریں اور ہمیں مجاہدین کا درجہ حاصل ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو عورت اپنے گھر میں بیٹھے گی اسے اللہ کی راہ میں جہاد کا درجہ ملے گا۔

معروضی سوالات

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

● سوال: اللہ اور رسول ﷺ کو چاہنے والی ازواج مطہرات کیلئے اللہ نے کیا وعدہ فرمایا ہے؟

○ جواب: اللہ اور رسول ﷺ کو چاہنے والی نیکوکار ازواج کیلئے اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔

● سوال: ازواج مطہرات کو ان کے اعمال پر جزا و سزا سے متعلق فرمان الٰہی لکھیں؟

○ جواب: ازواج النبی ﷺ کو فرمایا گیا کہ تم میں سے جو صریح ناشائستہ بات کرے گی اس کا عذاب دُگنا کر دیا جائے گا اور جو کوئی اللہ اور رسول ﷺ کی فرمانبردار ہو گی اس کا اجر بھی دُگنا کر دیا جائے گا۔

● سوال: ازواج مطہراتؓ کو سورۃ احزاب میں کیا خاص احکامات ارشاد فرمائے گئے ہیں؟

○ جواب: فرمایا گیا کہ اے ازواج النبی ﷺ تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اس لیے مندرجہ ذیل حکم دیے گئے۔ (i)۔ کسی شخص سے نرم نرم باتیں نہ کرو تا کہ بیمار دل و ذہن والا شخص کوئی امید وابستہ نہ کرے۔ (ii)۔ اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور دور جاہلیت کی طرح زیب و زینت کا اظہار نہ کرو۔ (iii)۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں رہو۔ (iv)۔ اللہ تعالیٰ کی آیات اور حکمت بھری باتیں یاد رکھو۔

۞ ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

★ جو کوئی تم سے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبردار رہے گی اور نیک عمل کرے گی اس کو ہم اجر دیں گے۔

الف۔ تین گنا　　(ب۔ دو گنا)　　ج۔ چار گنا　　د۔ ایک گنا

★ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے اہل بیت النبی ﷺ تم سے دور کر دے ہر قسم کی۔

الف۔ برائی　　ب۔ تکلیف　　(ج۔ ناپاکی)　　د۔ آزمائش

★ اور یہ بات اللہ کے لئے ہے۔

الف۔ مشکل　　(ب۔ آسان)　　ج۔ ناگوار　　د۔ خوش کن

★ اور اس کیلئے ہم نے تیار کر رکھی ہے۔

(الف۔عزت کی روزی) ب۔روٹی ج۔سواری د۔ نشانی

★ اور یاد رکھو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہے۔

(الف۔اللہ کی آیات) ب۔نشانیاں ج۔کہانیاں د۔حدیثیں

● ان آیات اور ان کے ترجمہ میں خط کشیدہ الفاظ کے مفہوم کی وضاحت

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ: دیکھیے مشقی سوالات کا سوال نمبر 3(الف)

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ: دیکھیے مشقی سوالات کا سوال نمبر 3(ب)

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى: دیکھیے مشقی سوالات کا سوال نمبر 3 (ج)

(پانچواں سبق) الدرس الخامس (ب) سورۃ الاحزاب (آیات 35 تا 40)

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ	وَالْمُسْلِمٰتِ	وَالْمُؤْمِنِيْنَ	وَالْمُؤْمِنٰتِ
بے شک مسلمان مرد	اور مسلمان عورتیں	اور مومن مرد	اور مومن عورتیں

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں۔

وَالْقٰنِتِيْنَ	وَالْقٰنِتٰتِ	وَالصّٰدِقِيْنَ	وَالصّٰدِقٰتِ
اور فرمانبردار مرد	اور فرمانبردار عورتیں	اور سچ بولنے والے مرد	اور سچ بولنے والی عورتیں

اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں

وَالصّٰبِرِيْنَ	وَالصّٰبِرٰتِ	وَالْخٰشِعِيْنَ	وَالْخٰشِعٰتِ
اور صابر مرد	اور صابر عورتیں	اور عاجزی کرنے والے مرد	اور عاجزی کرنے والی عورتیں

اور صابر مرد اور صابر عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں

وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ	وَالْمُتَصَدِّقٰتِ	وَالصَّآئِمِيْنَ	وَالصّٰٓئِمٰتِ
اور خیرات کرنیوالے مرد	اور خیرات کرنے والی عورتیں	اور روزہ دار مرد	اور روزہ دار عورتیں

اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں

وَالْحٰفِظِيْنَ	فُرُوْجَهُمْ	وَالْحٰفِظٰتِ	وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ
اور حفاظت کرنیوالے مرد	اپنی عصمتوں کی	اور حفاظت کرنیوالی عورتیں	اور اللہ کو یاد کرنے والے مرد

اور اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور کثرت سے اللہ

كَثِيْرًا	وَّالذّٰكِرٰتِ	اَعَدَّ اللّٰهُ	لَهُمْ
کثرت سے	اور یاد کرنے والی عورتیں	تیار کر رکھا ہے اللہ نے	ان سب کیلئے

کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے

مَغْفِرَةً	وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (35)	وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ	وَّلَا مُؤْمِنَةٍ
مغفرت	اور اجر عظیم	اور نہیں ہے حق کسی مومن مرد	اور نہ ہی مومن عورت کو

مغفرت اور اجر عظیم تیار رکھا ہے۔ اور کسی بھی مومن مرد یا مومن عورت کا

اِذَا قَضَى اللّٰهُ	وَرَسُوْلُهٗ	اَمْرًا	اَنْ يَّكُوْنَ
کہ جب فیصلہ فرمادے اللہ	اور اس کا رسول	کسی معاملے کا	تو پھر ہو

حق نہیں ہے کہ ان کو کوئی اختیار ہو ان کے اس معاملے میں جس کا فیصلہ

لَهُمُ الْخِيَرَةُ	مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ	وَمَنْ	يَّعْصِ
ان کے لئے اختیار	ان کے معاملہ میں	اور جو کوئی	نافرمانی کرتا ہے

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کرم نے فرمادیا ہو۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	فَقَدْ ضَلَّ	ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ (36)
اللہ کی اور اس کے رسول کی	تو وہ بھٹک گیا	کھلی گمراہی (میں)

اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ کھلی ہوئی گمراہی میں بھٹکتا پھرتا ہے۔

وَاِذْ	تَقُوْلُ	لِلَّذِيْٓ	اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
اور جب	آپ نے فرمایا	اس شخص کو	جس پر انعام فرمایا اللہ نے

اور (اے رسولؐ یاد کیجئے) اس شخص کو کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے بھی انعام فرمایا

وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ	اَمْسِكْ عَلَيْكَ	زَوْجَكَ	وَاتَّقِ اللّٰهَ
اور آپ نے بھی احسان فرمایا اس پر	(کہ) روک رکھا اپنے لیے	اپنی بیوی کو	اور اللہ سے ڈر

اور آپ نے بھی اس پر انعام فرمایا۔ جب آپ نے اس سے کہا کہ اپنی بیوی کو اپنی زوجیت میں روکے رکھو اور اللہ سے ڈر

وَتُخْفِيْ	فِيْ نَفْسِكَ	مَا اللّٰهُ	مُبْدِيْهِ
اور آپ مخفی رکھتے تھے	اپنے دل میں	وہ بات جسے اللہ	ظاہر فرمانے والا تھا

اور آپ اپنے دل میں وہ بات مخفی رکھے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر فرمانے والا تھا

وَتَخْشَى	النَّاسَ ۚ	وَاللّٰهُ اَحَقُّ	اَنْ تَخْشٰهُ ؕ
اور آپ کو اندیشہ تھا	لوگوں (کے طعن و تشنیع) کا	اور اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے	کہ آپ اس سے ڈریں

اور آپ کو لوگوں (کے طعن و تشنیع) کا اندیشہ تھا اور اللہ زیادہ حقدار ہے کہ

فَلَمَّا	قَضٰى	زَيْدٌ مِّنْهَا	وَطَرًا
پھر جب	پوری کرلی	زید نے اس کو	طلاق دینے کی خواہش

آپ اس سے ڈریں۔ پھر جب زید نے اس کو طلاق دینے کی خواہش پوری کرلی

زَوَّجْنٰكَهَا	لِكَیْ لَا یَكُوْنَ	عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ	حَرَجٌ
تو ہم نے اس کا نکاح آپ سے کر دیا	تاکہ نہ ہو	مومنوں پر	کوئی حرج

تو ہم نے اس کا نکاح آپ سے کر دیا تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں

فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ	اِذَا قَضَوْا	مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ	وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ	مَفْعُوْلًا (37)
اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں	جب وہ ارادہ کر لیں	ان کو طلاق دینے کا	اور اللہ کا حکم	ہو کر رہتا ہے

کے بارے میں کوئی تنگی نہ ہو جب وہ انہیں طلاق دینے کا ارادہ کر لیں اور اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو ہر حال میں ہو کر رہتا ہے۔

مَا كَانَ	عَلَى النَّبِیِّ	مِنْ حَرَجٍ	فِیْمَا	فَرَضَ	اللّٰهُ	لَهٗ ؕ
نہیں ہے	نبیؐ پر	کوئی مضائقہ	ایسے کام کرنے میں	مقرر کر دیا	اللہ تعالیٰ	ان کیلئے

نبیؐ پر ایسے کام کرنے میں کوئی حرج نہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر فرما دیا ہے۔

سُنَّةَ اللّٰهِ	فِی الَّذِیْنَ	خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ	وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ	قَدَرًا مَّقْدُوْرَا (38)
اللہ تعالیٰ کی سنت ہے	ان کے بارے میں	جو گزر چکے پہلے	اور اللہ کا حکم ہے	جس کا ہونا طے ہو چکا ہے

جو لوگ گزر چکے ہیں اللہ تعالیٰ کی ان کے بارے میں بھی یہی سنت رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کا پورا ہونا طے ہو چکا ہے

اَلَّذِیْنَ	یُبَلِّغُوْنَ	رِسٰلٰتِ اللّٰهِ	وَیَخْشَوْنَهٗ	وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا
جو لوگ	پہنچاتے ہیں	پیغامات اللہ کے	اور ڈرتے ہیں اس سے	اور نہیں ڈرتے کسی ایک سے

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے پیغامات پہنچاتے ہیں اور اسی سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

اِلَّا اللّٰهَ ؕ	وَكَفٰی	بِاللّٰهِ	حَسِیْبًا (39)
اللہ کے سوا	اور کافی ہے	اللہ تعالیٰ	حساب لینے والا

کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ اور اللہ تعالیٰ کافی ہے حساب لینے والا۔

مَا كَانَ	مُحَمَّدٌ	اَبَآ اَحَدٍ	مِّنْ رِّجَالِكُمْ	وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ
نہیں ہیں	محمد (ﷺ)	کسی ایک کے باپ	تمہارے مردوں میں سے	اور لیکن اللہ کے رسول ہیں

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور

وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ	وَكَانَ اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمًا (40)
اور خاتم النبیین ہیں	اور اللہ تعالیٰ ہے	ہر چیز کو	خوب جاننے والا

خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

الکلمات والتراکیب (الفاظ کے معانی)

اَلْقٰنِتٰتِ: مطیع فرمانبردار عورتیں۔ اَلْمُتَصَدِّقِيْنَ: صدقہ دینے والے۔ اَلْخِيَرَةُ: اختیار۔ اَمْسِكْ: تو روک رکھ، تُخْفِيْ: تو چھپاتا ہے۔ مُبْدِيْ: ظاہر کرنے والا۔ وَطَرًا: حاجت، خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ: آخری نبی

التمارین (مشقی سوالات کا حل)

سوال نمبر 1: اس سبق میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے کیا اوصاف بیان ہوئے ہیں؟

جواب: اس سبق میں موجود آیت نمبر 35 میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے مندرجہ ذیل اوصاف تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔

(i) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں۔

(ii) وہ سب کے سب فرمانبرداری سے اطاعت رسول ﷺ پر کاربند رہتے ہیں۔

(iii) حق بات کرنے والے سچ سے محبت کرنے والے اور جھوٹ سے نفرت کرنے والے ہوتے ہیں۔

(iv) ایمان کے راستے پر چلتے ہوئے پیش آنے والی مشکلات کا مقابلہ صبر سے کرتے ہیں۔

(v) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام پر اکڑتے نہیں بلکہ عاجزی سے سر تسلیم خم کرنے والے ہوتے ہیں۔

(vi) اپنے مال و دولت سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے صدقہ و خیرات کرنے والے ہوتے ہیں۔

(vii) وہ تمام مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ کی عبادت سمجھ کر روزہ رکھنے والے ہوتے ہیں۔

(viii) وہ اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں اور حرام کاموں سے منہ کنے والے ہوتے ہیں۔

(xi) اور یہ کہ وہ سب مرد و عورتیں اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 2: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلوں کے بارے میں اہل ایمان کا کیا طرز عمل ہونا چاہیے؟

جواب: آیت نمبر 36 سورۃ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے ایک ایسا قانون اور ضابطہ کا ذکر کر دیا ہے کہ جس کے آگے کسی مسلمان کو سرتابی اور نافرمانی کی مجال نہیں اور اگر کوئی اپنے آپ کو مسلمان بھی سمجھے اور اس آیت کی خلاف ورزی بھی کرنے والا ہو تو وہ اپنے مسلمانی کے دعوے میں جھوٹا ہے یہ آیت اپنے الفاظ کے اعتبار سے عام ہے اس کے مطابق کسی مسلمان فرد یا قوم یا حکومت یا حکومت اسلامیہ کے مقرر کردہ کمیشن اور قانون ساز اداروں کو اس امر کا قطعاً اختیار نہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے ارشادات کو نظر انداز کر کے اپنے لیے کوئی اور راستہ منتخب کریں یا کوئی ایسی قانون سازی کریں جو اللہ کے احکام کے خلاف ہو۔ گویا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم آخری ہے اس میں کسی بھی ضرورت اور مصلحت کے تحت تبدیلی مسلمانوں کے لیے خسارے کا سودا ہے۔

سوال نمبر 3: اس سبق میں حضرت زیدؓ کے بارے میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان کی وضاحت کریں؟

جواب: سورۃ احزاب آیات نمبر 36 اور 37 میں ایک خاص واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے جس کا تعلق حضرت زید بن حارثہؓ سے ہے جو کہ حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

حضرت قتادہؓ اور حضرت عبداللہ ابن عباس کا ان آیات کے بارے میں قول ہے کہ رسول ﷺ نے اپنی پھوپھی اُمیمہ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ بنت جحش کیلئے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زیدؓ کے ساتھ شادی کا پیغام بھیجا لیکن حضرت زینبؓ اور ان کے بھائی عبداللہ نے حضرت زیدؓ کو غلام جانتے ہوئے رضامندی کا اظہار نہ کیا مگر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے فیصلہ کے بعد کسی مومن کا اختیار نہیں تو انہوں نے آمادگی ظاہر کردی۔ اور حضور ﷺ نے ان کی شادی کرادی۔ بعد میں حضرت زیدؓ اور حضرت زینبؓ کے مزاجوں میں ہم آہنگی نہ ہونے کی وجہ سے دونوں کا نباہ نہ ہوسکا اور حضرت زیدؓ نے حضرت زینبؓ کو طلاق دے دی۔ اور پھر حضرت زینبؓ کا نکاح اللہ تعالیٰ نے خود آیت قرآنی کے حکم سے حضورؐ کے ساتھ فرمادیا۔

<u>حکمت:</u> اس سارے واقعہ میں بہت ساری حکمتیں پوشیدہ ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جاہلی رسومات کے مطابق منہ بولا بیٹا بھی حقیقی بیٹے جیسا شمار کیا جاتا اور اس کی بیوی بھی حقیقی بیٹے کی بیوی کی طرح سمجھی جاتی، کہ جس سے طلاق کے بعد شادی حقیقی بہو کی طرح حرام سمجھی جاتی۔

اللہ تعالیٰ نے اس قرآنی حکم کے ذریعے اس جاہلانہ رواج کو یکسر ختم کرکے یہ واضح فرمادیا کہ محض کسی کو منہ سے بیٹا کہہ دینے سے وہ حقیقی بیٹا نہیں بن جاتا بلکہ اس کا نسب وہاں ہی رہتا ہے۔ کہ جس کی اولاد ہے اس طرح وراثت اور نکاح میں پیدا ہونے والی بہت سی خرابیوں کا خاتمہ کردیا گیا۔

سوال 4: درج ذیل عبارات کا مفہوم بیان کریں؟

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ

اس آیت کا ترجمہ: پچھلے صفحات میں گزر چکا ہے۔ مگر کچھ ضروری وضاحت اس طرح سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی احکام میں سے اس حکم سے بطور خاص یہ فیصلہ فرمادیا کہ کسی مسلمان مرد یا عورت کی مرضی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم سے بالاتر نہیں ہے۔ یعنی جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ کسی بات کا فیصلہ فرمادیں تو پھر کسی مومن مرد یا عورت کا اس معاملہ میں اختیار باقی نہیں رہتا بلکہ وہ فیصلہ الٰہی ہی حتمی ہے۔ اس حکم میں انسان پر کسی طرح بھی ظلم یا جبر والی کوئی بات نہیں کیونکہ انسان کی عقل اور بصیرت بہت زیادہ ہونے کے باوجود محدود ہے جبکہ اللہ تعالیٰ رب العالمین اور اس کے رسول رحمۃ للعالمین ہیں لہٰذا اُن کا فیصلہ ہر طرح انسان کے مفاد میں ہی ہوگا یہ الگ بات ہے کہ انسان اپنی عقل میں الجھ کر اس کی حکمت کو نہ سمجھ سکے۔

(ب) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

اس آیت میں دو باتوں کا بطور خاص ذکر ہے۔

<u>۱۔ پہلی بات:</u> یہ کہ رسول اللہ ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور جب کسی مرد کے باپ نہیں ہیں تو حضرت زینبؓ کسی طرح بھی آپ ﷺ کی بہو نہیں جو کہ آپؐ کے منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ کی بیوی تھیں۔ اس طرح یہودیوں کے ان باطل الزامات کی تردید کردی بلکہ یہ واضح فرمادیا کہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں اور اس کی مطلقہ بیوی بھی حقیقی بہو کی طرح نہیں ہے۔

<u>۲۔ دوسری بات:</u> آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں یعنی آپ ﷺ کے بعد کسی نبی یا رسول کے آنے کی ضرورت نہیں

اور اگر کوئی شخص اسکے بعد بھی نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ کذاب ہے اور واجب القتل ہے۔

(ج) اَلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ یَخْشَوْنَهٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ۔ یعنی جن اولوالعزم نبیوں کو اللہ تعالیٰ منصب رسالت و نبوت پر فائز کرتا ہے اور ان کو اپنے پیغامات پہنچانے کی ذمہ داری سونپتا ہے وہ حضرات صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کا خوف اور ڈر ان کے دل میں نہیں سما سکتا کیونکہ اگر وہ لوگوں سے ڈرنے لگیں تو نبوت و رسالت کی ذمہ داریاں پوری نہیں کر سکتے اس طرح آپ ﷺ کے ان امتیوں کیلئے بھی پیغام ہے کہ جو دین کی دعوت کا کام کرتے ہیں وہ نبیوں کی اسی سنت کی پیروی کریں۔

معروضی سوالات

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

● سوال: کیا کسی مومن مرد یا عورت کے معاملے میں اللہ اور رسول ﷺ کے فیصلے کے بعد اس کا کوئی اختیار ہے؟

○ جواب: کسی مومن مرد یا عورت کے معاملے میں اللہ اور رسول ﷺ کے فیصلے کے بعد کسی کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔

● سوال: "جب تم اس شخص سے جس پر اللہ نے احسان کیا اور آپ ﷺ نے بھی احسان کیا کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے" اس آیت میں کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے؟ ○ جواب: اس آیت میں حضرت زیدؓ کا ذکر ہے کہ جب انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کر لیا تھا اور رسول ﷺ اسے سمجھا رہے تھے۔

● سوال: سورۃ احزاب کی روشنی میں بتایئے کہ کیا منہ بولے بیٹے کی طلاق یافتہ بیوی سے نکاح جائز ہے؟

○ جواب: جی ہاں جائز ہے کیونکہ صرف زبان سے بیٹا کہہ دینے سے وہ حقیقی بیٹا نہیں بن جاتا۔

● سوال: کیا رسول ﷺ مردوں (آدمیوں) میں سے کسی کے باپ ہیں نیز آخری نبی ہونے کے حوالے سے آیت کا مفہوم لکھیے؟

○ جواب: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔ یعنی آخری نبی ہیں۔

❁ ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگایئے۔

★ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے تو وہ کھلم کھلا ہے۔

الف۔ آزاد   ب۔ مرتد   (ج۔ گمراہ)   د۔ کافر

★ محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے نہیں ہیں۔

(الف۔ والد)   ب۔ بھائی   ج۔ دوست   د۔ چچا

★ جب اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ فیصلہ فرما دیں تو کسی کا نہیں رہتا۔

(الف۔ اختیار)   ب۔ ارادہ   ج۔ فائدہ   د۔ نقصان

★ تم اپنے دل میں پوشیدہ رکھتے تھے وہ بات جسے اللہ۔   الف۔ چھپانے والا تھا

(ب۔ ظاہر کرنے والا تھا)   ج۔ مٹانے والا تھا   د۔ بڑھانے والا تھا

★ جولوگ پہلے گزر چکے ہیں ان میں بھی اللہ کا یہی تھا۔

الف۔ارادہ (ب۔دستور) ج۔کرم د۔ل

آیات اوران کے ترجمہ میں خط کشیدہ الفاظ کے مفہوم کی وضاحت

اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا: دیکھئے مشقی سوالات کا سوال نمبر 4 (الف)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ: دیکھئے مشقی سوالات کا سوال نمبر 4(ب)

اَلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ: دیکھئے مشقی سوالات کا سوال نمبر 4(ج)

وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا : اس سے مراد یہ کہ جب حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے (حضرت زید بن حارثہؓ کی طلاق شدہ بیوی) سیدہ حضرت زینبؓ سے شادی فرمائی تو منافقین اور یہود نے اعتراض کیا کہ آپ ﷺ نے اپنی طلاق شدہ بہو سے شادی کر لی ہے تو اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت کی اس رسم کو ختم کر دیا اور حکم فرمایا منہ بولے بیٹے حقیقی بیٹے کی طرح نہیں ہوتے اور نہ ہی ان کی طلاق شدہ بیویوں سے شادی حرام ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا اس پر عمل ضروری تھا۔ چنانچہ رسول مقبول ﷺ نے اس کی تعمیل کر کے اس جاہلانہ رسم کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا۔

❁❁❁

(پانچواں سبق) الدرس الخامس (ج) سورۃ الاحزاب (آیات 41 تا 52)

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	اذْكُرُوا	اللّٰهَ	ذِكْرًا كَثِیْرًا (41)ۙ
اے وہ جو	ایمان لائے ہو	یاد کیا کرو	اللہ تعالیٰ کو	کثرت ذکر سے

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کیا کرو

وَّسَبِّحُوْهُ	بُكْرَةً	وَّاَصِیْلًا (42)	هُوَ الَّذِیْ	یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ
اور اس کی پاکی بیان کیا کرو	صبح	وشام	(اللہ) وہ ہے جو	رحمت نازل کرتا ہے تم پر

اور اسکی صبح شام پاکیزگی بیان کیا کرو۔ اللہ وہ ہے جو تم پر رحمت نازل کرتا ہے۔

وَمَلٰٓىِٕكَتُهٗ	لِیُخْرِجَكُمْ	مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اور اس کے فرشتے	تاکہ وہ نکالے تمہیں	اندھیروں سے

اور اس کے فرشتے بھی (تم پر رحمت کی دعا کرتے ہیں) تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر

اِلَى النُّوْرِ	وَكَانَ	بِالْمُؤْمِنِیْنَ	رَحِیْمًا (43)
روشنی کی طرف	اور وہ ہے	مومنوں پر	رحم فرمانے والا

روشنی کی طرف لے جائے اور وہ (اللہ تعالیٰ) مومنوں پر ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

تَحِیَّتُهُمْ	یَوْمَ	یَلْقَوْنَهٗ	سَلٰمٌ ۚ
ان کا تحفہ	جس دن	وہ اس سے ملیں گے	سلام ہوگا

جس دن وہ (مومنین) اس (اللہ تعالیٰ) سے ملیں گے تو ان کا تحفہ سلام ہو گا۔

وَاَعَدَّ	لَهُمْ	اَجْرًا كَرِيْمًا(44)
اوراس نے تیار کررکھا ہے	ان کے لئے	عزت والا اجر

اور اُس (اللہ تعالیٰ) نے ان (مومنوں) کے لئے عزت والا اجر تیار کر رکھا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ	اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ	شَاهِدًا	وَّمُبَشِّرًا
اے نبی	ہم نے بھیجا ہے آپکو	گواہ(بناکر)	اورخوشخبری سنانے والا

اے نبی! ہم نے آپ کو گواہ اور خوشخبری سنانے والا

وَّنَذِيْرًا (45)	وَّدَاعِيًا	اِلَى اللّٰهِ	بِاِذْنِهٖ	وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا (46)
اورڈرسنانے والا	اوردعوت دینے والا	اللہ کی طرف	اسکےاذن سے	اور چراغ روشن

اور ڈرسنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کی طرف اس کے اذن سے دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

وَبَشِّرِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	بِاَنَّ لَهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	فَضْلًا كَبِيْرًا(47)
اورآپ خوشخبری سنادیں	مومنوں کو	کہ انکے لئے	اللہ تعالیٰ کی طرف سے	بڑا ہی فضل ہے

اور آپ ﷺ مومنوں کو خوشخبری سنا دیں کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا ہی فضل ہے۔

وَلَا تُطِعِ	الْكٰفِرِيْنَ	وَالْمُنٰفِقِيْنَ	وَدَعْ	اَذٰىهُمْ
اورنہ کہنا مانو	کافروں کا	اورمنافقوں کا	اورچھوڑدیں	ان کی اذیت رسانی

اور نہ کہنا مانو کافروں کا اور منافقوں کا اور ان کی ایذارسانی کی پرواہ نہ کرو

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ	وَكَفٰى بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا(48)	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا
اوربھروسہ رکھواللہ پر	اورکافی ہے اللہ تعالیٰ	کارساز	اے وہ جو	ایمان لائے ہو

اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ تعالیٰ کارساز کافی ہے۔اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں

اِذَا نَكَحْتُمُ	الْمُؤْمِنٰتِ	ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ	مِنْ قَبْلِ اَنْ	تَمَسُّوْهُنَّ
جب تم نکاح کرو	مومن عورتوں سے	پھرتم انہیں طلاق دےدو	اس سے پہلے کہ	تم انکو چھوؤ

سے نکاح کرکے ان کو چھونے سے پہلے طلاق دے دو تو تمہارے لئے ان پر عدت گزارنا ضروری نہیں

فَمَا لَكُمْ	عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ	تَعْتَدُّوْنَهَا	فَمَتِّعُوْهُنَّ
پس تمہارے لئے نہیں ہے	ان پرلازم عدت میں سے	جسے تم شمار کرو	لہٰذا انہیں کچھ مال دےدو

جسے تم شمار کرو لہٰذا انہیں کچھ مال دے دو اور انہیں اچھی طرح

وَسَرِّحُوْهُنَّ	سَرَاحًا جَمِيْلًا(49)	يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ	اِنَّآ اَحْلَلْنَا	لَكَ
اورانہیں رخصت کردو	خوبصورتی سے رخصت	اے نبی	ہم نے حلال کردی ہیں	آپ کیلئے

رخصت کردو۔ اے نبی! ہم نے آپ کیلئے آپ کی ازواج حلال کر دی ہیں۔

اَزْوَاجَکَ	الّٰتِیٓ	اٰتَیْتَ	اُجُوْرَ	ھُنَّ
آپ کی ازواج	وہ	آپ نے ادا کرتے ہیں	مہر	جن کے

جن کے مہر آپ نے ادا کر دیئے ہیں۔

وَمَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ	مِمَّآ	اَفَآءَ	اللّٰہُ
اور آپ کی کنیزیں	جن میں سے	دلوائی ہیں بطور غنیمت	اللہ تعالیٰ نے

اور آپ کی وہ کنیزیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور غنیمت دلوائی ہیں۔

عَلَیْکَ	وَبَنٰتِ	عَمِّکَ	وَبَنٰتِ	عَمّٰتِکَ	وَبَنٰتِ	خَالِکَ
آپکو	اور بیٹیاں	آپکے چچا کی	اور بیٹیاں	آپکی پھوپھیوں کی	اور بیٹیاں	آپکے ماموں کی

اورآپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپکی پھوپھیوں کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں

وَبَنٰتِ	خٰلٰتِکَ	الّٰتِیْ	ھَاجَرْنَ	مَعَکَ	وَامْرَاَۃً مُّؤْمِنَۃً
اور بیٹیاں	آپکی خالاؤں کی	جنہوں نے	ہجرت کی	آپکے ساتھ	اور مومن عورت

اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی اور کوئی مومن عورت اگر اپنی

اِنْ	وَّھَبَتْ	نَفْسَھَا	لِلنَّبِیِّ	اِنْ	اَرَادَ	النَّبِیُّ	اَنْ یَّسْتَنْکِحَھَا
اگر	وہ نذر کردے	اپنی جان	نبی کو	اگر	ارادہ فرمائیں	نبی	اس سے نکاح کرنے کا

جان نبی کی نذر کر دے بشرطیکہ نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہیں۔

خَالِصَۃً	لَّکَ	مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ	قَدْ عَلِمْنَا	مَا فَرَضْنَا
یہ صرف	آپ کیلئے ہے	دوسرے مومنوں کیلئے نہیں	ہمیں خوب علم ہے	جو ہم نے مقرر کیا ہے

(یہ اجازت) صرف آپ ﷺ کیلئے ہے دوسرے مومنوں کیلئے نہیں ہے۔ جو ہم نے مسلمانوں پر ان کی بیویوں اور

عَلَیْھِمْ	فِیْٓ اَزْوَاجِھِمْ	وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ	لِکَیْلَا	یَکُوْنَ
ان پر	انکی بیویوں کے بارے	اور ان کی کنیزوں میں	تاکہ نہ	ہو

کنیزوں کے بارے میں مقرر کیا ہے ہمیں اس کا خوب علم ہے تاکہ آپ پر کوئی تنگی نہ ہو۔

عَلَیْکَ	حَرَجٌ	وَکَانَ اللّٰہُ	غَفُوْرًا رَّحِیْمًا(50)
آپ پر	کوئی تنگی	اور ہے اللہ تعالیٰ	بخشنے والا رحم فرمانے والا

اوراللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

تُرْجِیْ	مَنْ تَشَآءُ	مِنْھُنَّ	وَتُـْٔوِیْٓ اِلَیْکَ
دور کردیں	جس کو آپ چاہیں	ان میں سے	اور اپنے پاس رکھیں

(اے نبی آپکو اختیار ہے کہ) آپ اپنی ازواج میں سے جس کو چاہیں دور کردیں اور جس کو چاہیں اپنے پاس

مَنْ تَشَآءُ	وَمَنِ ابْتَغَيْتَ	مِمَّنْ	عَزَلْتَ	فَلَاجُنَاحَ عَلَيْكَ
جس کو آپ چاہیں	اور اگر آپ چاہیں	جن میں سے	آپ نے علیحدہ کر دیا تھا	تو کوئی مضائقہ نہیں آپ پر

رکھیں اور جس کو آپ نے الگ کر دیا تھا اگر اسکو آپ دوبارہ طلب فرمائیں تو آپ کو کچھ مضائقہ نہیں۔

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى	اَنْ تَقَرَّ	اَعْيُنُهُنَّ
وہ زیادہ قریب ہے	تاکہ ٹھنڈی ہوں	ان کی آنکھیں

اس رخصت سے پوری توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہونگی۔

وَلَايَحْزَنَّ	وَيَرْضَيْنَ	بِمَآ	اٰتَيْتَهُنَّ	كُلُّهُنَّ
اور وہ (ازواج) غمگین نہ ہوں	اور وہ خوش رہیں	اس پر	جو عطا کیا آپ نے ان کو	سب کی سب

اور وہ (ازواج) غمگین نہ ہوں اور جو کچھ آپ انکو دیں اس پر وہ سب کی سب خوش رہیں۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ	مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ	وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا	حَلِيْمًا(51)
اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے	جو تمہارے دلوں میں ہے	اور اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے	بُردبار

اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ سے جانتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بہت بُردبار ہے۔

لَايَحِلُّ	لَكَ	النِّسَآءُ	مِنْ بَعْدُ	وَلَآ اَنْ
نہیں ہیں حلال	آپ کے لئے	عورتیں	اس کے بعد	اور نہ یہ کہ

ان کے سوا اور عورتیں آپ کے لئے حلال نہیں ہیں اور نہ اس کی اجازت ہے کہ

تَبَدَّلَ	بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ	وَّلَوْ	اَعْجَبَكَ	حُسْنُهُنَّ
آپ تبدیل کریں	ان سے دوسری بیویاں	اور اگرچہ	آپ کو پسند آئے	ان کا حسن

آپ ﷺ ان ازواج کو چھوڑ کر اور بیویاں کریں۔ اگرچہ ان کا حسن آپ کو پسند بھی آئے۔

اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ	وَكَانَ اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	رَّقِيْبًا(52)
سوائے تمہاری کنیزوں کے	اور اللہ تعالیٰ ہے	ہر چیز پر	نگران

مگر آپ کی کنیزوں کے بارے میں آپ کو اختیار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگران ہے۔

الکلمات والتراکیب (الفاظ کے معانی)

بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا: صبح و شام، تَحِيَّةٌ: تحفہ دعا، يَلْقَوْنَ: وہ ملیں گے، سِرَاجًا مُّنِيْرًا: روشن چراغ۔

تَعْتَدُّوْنَ: تم عدت پوری کراتے ہو، وَهَبَتْ: اس (مؤنث) نے ہبہ کیا،

اَنْ يَّسْتَنْكِحَ: کہ وہ نکاح کرنا چاہے، تُرْجِيْ: تو دور کر دے، تُؤْوِيْٓ: تو اپنے پاس جگہ دے

عَزَلْتَ: تو نے علیحدہ کیا، اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ: کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں (قرار پائیں)۔

التمارین (مشقی سوالات کا حل)

سوال نمبر 1: اس سبق میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کا کیا مقام و منصب بیان کیا ہے؟

جواب: آیات نمبر 45 اور 46 میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کے پانچ القابات اور صفات کا ذکر کر کے آپؐ کے منصب و مقام کی وضاحت فرما دی۔

اللہ تعالیٰ نے ان محبت بھرے القابات سے ایک طرف اپنے حبیب کریم ﷺ کی عزت افزائی فرمائی اور دوسری طرف اس امت کو حوصلہ دیا کہ تمہارا سربراہ کوئی عام شخصیت نہیں ہے بلکہ یہ وہ ہستی ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے شاہد بنا کر بھیجا ہے۔

(i) شاہد: شاہد کا مطلب ہے گواہ اور گواہی کیلئے ضروری ہے کہ انسان وہاں موجود ہو اور اسے دیکھے بھی خواہ آنکھوں کی بینائی سے یا بصیرت کے نور سے۔

قرآن میں ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "ہم نے ہر امت پر ایک گواہ بنا کر بھیجا اور اے حبیب کریم ﷺ آپ کو تمام امتوں پر گواہ بنا دیا"۔ گویا کہ حضور ﷺ اپنی امت پر گواہ ہیں اور سابقہ امتوں پر بھی گواہ ہیں آپ ﷺ کی اور اس شان کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

(ii) مبشر: یعنی خوشخبری دینے والے۔ جو شخص آپؐ پر ایمان لا کر آپ کی مکمل اطاعت کرے اس کیلئے دونوں جہانوں میں کامیابی کی خوشخبری دی گئی ہے۔

(iii) نذیر: نذیر یعنی ڈرسنانے والے۔ کیونکہ آپؐ نے احکامات الٰہی کے ذریعے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کے بُرے نتائج سے بروقت آگاہ کر دیا ہے۔

(iv) داعیا الی اللہ: یہ حضور ﷺ کا چوتھا لقب ہے یعنی اللہ کی طرف دعوت دینے والے۔ اس خوبی میں آپ کا کمال یہ ہے کہ آپ کی دعوت پر ایسے ایسے پتھر دل نرم ہوئے اور حق کو قبول کر لیا جن کا اپنے باطل عقیدے سے ہٹنا پہاڑوں کے سرکنے کی طرح مشکل تھا۔ یہ آپ ﷺ کا خاص معجزہ ہے کہ آج کروڑوں کی تعداد میں آپ کی امت موجود ہے یہ سب آپ کی دعوت حق کی نرمی کا کمال ہے۔

(v) سراجا منیرا: یعنی روشن چراغ ان دو لفظوں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ پر بے شمار انعامات فرمائے جن کا اندازہ کرنا ناممکن ہے۔ آپ ﷺ روشنی کا ایسا سرچشمہ ہیں جہاں سے نہ صرف چاند اور سورج روشنی حاصل کرتے ہیں بلکہ کروڑوں دلوں میں موجود ایمان کی روشنی بھی آپ ہی کی برکت سے ہے۔

سوال نمبر 2: اس سبق میں طلاق کا کیا خاص حکم بیان ہوا ہے؟

جواب: آیت نمبر 49 میں طلاق کا ایک خاص حکم ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ کسی مسلمان عورت کو طلاق ہو جانے یا شوہر کی وفات کی صورت میں ایک خاص وقت تک انتظار کرنا ہوتا ہے جس میں وہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی اس طرح نسب کی حفاظت مقصود ہے۔ اس خاص وقت کو شرعی اصطلاح میں عدت کہتے ہیں مگر یہاں اس حکم میں ایک رخصت دی گئی ہے کہ جب تم نکاح کے بعد اپنی بیوی کو چھونے یا تعلق زوجیت سے پہلے طلاق دے دو تو پھر اس عورت پر عدت گزارنا لازم نہیں کیونکہ اس صورت میں نسب کے خلط ملط ہونے کا اندیشہ نہیں ہے۔

سوال نمبر 3: ان آیات میں رسول اللہ ﷺ کیلئے نکاح کے کیا خصوصی ضوابط بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: آیات نمبر 50 اور 51 میں اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر رسول اللہ ﷺ کو ان ضوابط سے مستثنیٰ فرمایا ہے کہ جن کی پابندی تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔

(i) پہلے حکم: (اِنْ وَهَبَتْ) میں یہ فرمایا کہ اگر کوئی مومن عورت مہر کے بغیر آپ ﷺ کی زوجیت میں آنا چاہے اور اگر حضور پسند فرمائیں تو آپ ﷺ اسے بغیر مہر کے اپنی زوجیت میں لے سکتے ہیں۔ جبکہ عام مسلمانوں کیلئے بغیر مہر کے نکاح جائز نہیں۔ لیکن اس رخصت کے باوجود آپ ﷺ نے ہر ایک بیوی کا مہر ادا کیا اس فقرہ ان وہبت کا تعلق چار سے زیادہ شادیاں کرنے کی رخصت سے بھی ہو سکتا ہے یعنی یہ اجازت صرف حضور کو ہے کسی اور کو نہیں۔

(ii) دوسرے حکم: (تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ) میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیویوں سے مساوی سلوک کریں لیکن نبی کریم ﷺ کو اس حکم سے بھی مستثنیٰ قرار دیا یعنی آپ ﷺ پر مساوی سلوک کی پابندی نہیں بلکہ جس زوجہ مبارکہ کو جتنا وقت عطا فرمائیں آپ ﷺ کو اجازت ہے مگر اسکے باوجود آپ ﷺ اپنی ہر زوجہ مطہرہ سے مساوی اور عادلانہ سلوک فرماتے تھے۔

معروضی سوالات

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

● سوال: سورۃ احزاب کی آیات 45 اور 46 میں حضور ﷺ کی کونسی خصوصیات کا ذکر ہے؟

○ جواب: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو گواہی دینے والا، خوشخبری سنانے والا، ڈر سنانے والا اور اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ جیسی صفات سے نوازا ہے۔

● سوال: کیا کسی مومن عورت کے ساتھ نکاح کے بعد اس کے پاس جانے سے پہلے طلاق دینے کی صورت میں اس عورت پر عدت گزارنا لازم ہے؟ ○ جواب: ایسی عورت کو جسے شوہر کے پاس جانے سے پہلے ہی طلاق دے دی جائے اس پر عدت گزارنا ضروری نہیں ہے۔

❁ ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

★ مومنو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کر کے ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو تمہیں کچھ اختیار نہیں کہ ان سے پوری کراؤ۔ (الف۔ عدت) ب۔ مہلت ج۔ ت د۔ محبت

★ اے ایمان والو! اللہ کو یاد کیا کرو۔ الف۔ کم (ب۔ کثرت سے) ج۔ کبھی کبھی د۔ رات کو

★ تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر لے جائے۔

الف۔ جنت کی طرف (ب۔ روشنی کی طرف) ج۔ کامیابی کی طرف د۔ خوشحالی کی طرف

★ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ اسے

(الف۔ جانتا ہے) ب۔ بتا دے گا ج۔ چھپا دے گا د۔ نکال دے گا

❁ آیات اور ان کے ترجمہ میں خط کشیدہ الفاظ کے مفہوم کی وضاحت

<u>وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا:</u> یہاں اس سے مراد ہے کہ جس رب کریم نے تمہیں اپنے محبوب کی امت بننے کا

شرف بخشا ہے اس کی اس عظمت نعمت پر شکر ادا کرنے کے لیے کثرت سے اس کا ذکر کرو تمہارے دن کا آغاز بھی اور اس کی انتہا بھی اس کی پاکی بیان کرنے سے ہو۔

<u>هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىٕكَتُهٗ</u> : یعنی اللہ وہ ہے جو خود بھی تم پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے بھی مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ اپنے بندوں پر اللہ تعالیٰ کے صلوٰۃ بھیجنے کے دو مطلب ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنے مقبول بندوں کی تعریف فرماتا ہے۔ (۲) فرشتوں کے صلوٰۃ بھیجنے کا یہ مفہوم ہے کہ وہ اس کے لیے مغفرت اور بخشش کی التجا کرتے ہیں۔

<u>تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ</u>: یعنی جس روز وہ اپنے رب سے ملیں گے تو انہیں یہ دعا دیا جائے گی۔ "ہمیشہ سلامت رہو" اس سے مراد یہ ہے کہ جب اہل ایمان بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں گے اور انہیں دیدار الٰہی کا شرف ملے گا تو ایک دوسرے کو السلام کے پیارے کلمات سے امن و سلامتی کا پیغام دیں گے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ جب ان پر اللہ تعالیٰ کا نور بے نقاب ہوگا اور ان کی آنکھیں دیدار کی لذت سے لطف اندوز ہوں گی تو محبوب حقیقی کی طرف سے یہ دعا دی جائے گی کہ "سلام" سلامت رہو۔

<u>شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا</u>: دیکھیے مشقی سوالات کا سوال نمبر 1

<u>طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ</u> : دیکھیے مشقی سوالات کا سوال نمبر 2

<u>خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ</u>: دیکھیے مشقی سوالات کا سوال نمبر 3

(چھٹا سبق) الدرس السادس (الف) سورۃ الاحزاب (آیات 53 تا 58)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	لَا تَدْخُلُوْا	بُیُوْتَ النَّبِیِّ	اِلَّاۤ اَنْ	یُّؤْذَنَ لَكُمْ
اے وہ جو ایمان لائے ہو	نہ داخل ہوا کرو	نبیؐ کے گھروں میں	بجز اس کے کہ	تمہیں اجازت دی جائے

اے ایمان والو نبیؐ کے گھر میں داخل نہ ہوا کرو مگر جب کھانے کیلئے تمہیں اجازت دی جائے

اِلٰى طَعَامٍ	غَیْرَ نٰظِرِیْنَ	اِنٰىهُ	وَ لٰكِنْ	اِذَا دُعِیْتُمْ
کھانے کیلئے	نہ انتظار کرو	کھانا پکنے کا	لیکن	جب تمہیں بلایا جائے

کھانا پکنے کا انتظار نہ کرو۔ لیکن جب تمہیں بلایا جائے

فَادْخُلُوْا	فَاِذَا طَعِمْتُمْ	فَانْتَشِرُوْا	وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ
تو اندر چلے جایا کرو	پس جب کھانا کھا چکو	تو فوراً چل دیا کرو	نہ کہ وہاں دل بہلانے کیلئے باتوں میں لگ جاؤ

تو اندر چلے جایا کرو پس جب کھانا کھا چکو تو فوراً چل دیا کرو نہ کہ وہاں پر دل بہلانے کی باتوں میں لگ جاؤ

اِنَّ ذٰلِكُمْ	كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ	فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ	وَ اللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ
تمہارا یہ عمل	نبیؐ کو تکلیف دیتا ہے	تو وہ تم سے حیا کرتے ہیں	اور اللہ تعالیٰ شرم نہیں کرتا

تمہارا یہ عمل نبیؐ کے لئے باعث تکلیف ہے۔ وہ تو تم سے (کہتے نہیں) حیا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

مِنَ الْحَقِّ	وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ	مَتَاعًا	فَسْـَٔلُوْهُنَّ	مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ
حق بیان کرنے سے	اور جب تم مانگوان سے	کوئی چیز	تو مانگوان سے	پردہ کے پیچھے ہوکر

حق بیان کرنے میں شرم نہیں کرتا۔اور جب تم ان سے (نبی کی ازواج سے) کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے ہوکر مانگو

ذٰلِكُمْ	اَطْهَرُ	لِقُلُوْبِكُمْ	وَقُلُوْبِهِنَّ	وَمَا كَانَ لَكُمْ
یہ طریقہ	بہت پاکیزہ ہے	تمہارے دلوں کیلئے	اور انکے دلوں کیلئے	اور تمھیں یہ بات زیبا نہیں

یہ طریقہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے بہت پاکیزہ ہے۔ اور تمھیں یہ بات زیبا نہیں کہ تم

اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ	وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا	اَزْوَاجَهٗ	مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا	اِنَّ ذٰلِكُمْ
کہ تم اذیت دو اللہ کے رسول کو	اور نہ یہ کہ تم نکاح کرو	ان کی ازواج سے	ان کے بعد کبھی بھی	بے شک ایسا کرنا

اللہ کے رسول کو اذیت دو اور نہ یہ کہ تم ان کی (نبیؐ کی) ازواج سے ان کے بعد کبھی بھی نکاح کرو۔

كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا(53)	اِنْ تُبْدُوْا	شَيْـًٔا	اَوْ تُخْفُوْهُ	فَاِنَّ اللّٰهَ
اللہ تعالٰی کے ہاں بڑا گناہ ہے	چاہے تم ظاہر کرو	کسی بات کو	یا تم اسے چھپاؤ	یقیناً اللہ تعالٰی

بے شک ایسا کرنا اللہ تعالٰی کے ہاں بڑا گناہ ہے۔ چاہے تم کسی بات کو ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ یقیناً اللہ تعالٰی

كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (54)	لَا جُنَاحَ	عَلَيْهِنَّ	فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ	وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ
ہر چیز سے خوب آگاہ ہے	کوئی حرج نہیں	ان پر	ان کے باپوں کے بارے میں	اور نہ انکے بیٹوں سے

ہر چیز سے خوب آگاہ ہے۔ ان (عورتوں) پر اپنے باپوں اور اپنے بیٹوں

وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ	وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ	وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ	وَلَا نِسَآئِهِنَّ
اور نہ انکے بھائیوں سے	اور نہ انکے بھتیجوں سے	اور نہ انکے بھانجوں سے	اور نہ انکی طرح عورتوں سے

اور اپنے بھائیوں اور اپنے بھتیجوں اور اپنے بھانجوں اور اپنی طرح عورتوں سے پردہ نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں

وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ	وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ	اِنَّ اللّٰهَ
اور نہ ہی انکی کنیزوں سے	اور (اے عورتو) ڈرتی رہو اللہ سے	بے شک اللہ تعالٰی

اور نہ ہی اپنی کنیزوں سے پردہ نہ کرنے میں کوئی حرج ہے۔ اے (عورتو) اللہ سے ڈرتی رہو۔

كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	شَهِيْدًا (55)
ہے ہر چیز پر	مشاہدہ فرمانے والا

بے شک اللہ تعالٰی ہر چیز کا مشاہدہ فرما رہا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ	وَمَلٰٓئِکَتَہٗ	یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ	یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
بے شک اللہ تعالیٰ	اور اس کے فرشتے	درود بھیجتے ہیں نبی پر	اے وہ جو ایمان لائے ہو

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی

صَلُّوْا عَلَیْہِ	وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (56)	اِنَّ الَّذِیْنَ	یُؤْذُوْنَ
تم درود بھیجا کرو آپ پر	اور سلام عرض کیا کرو	بے شک وہ جو	ایذا پہنچاتے ہیں

آپ پر درود و سلام عرض کیا کرو۔ بے شک وہ لوگ جو اللہ کو

اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ	لَعَنَھُمُ اللّٰہُ	فِی الدُّنْیَا	وَالْاٰخِرَۃِ
اللہ کو اور اسکے رسول کو	اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرتا ہے	دنیا میں	اور آخرت میں

اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے۔

وَاَعَدَّلَھُمْ	عَذَابًا مُّھِیْنًا (57)	وَالَّذِیْنَ	یُؤْذُوْنَ
اور تیار کر رکھا ہے ان کیلئے	رسوائی کا عذاب	اور وہ جو	ایذا دیتے ہیں

اور ان کیلئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے

الْمُؤْمِنِیْنَ	وَالْمُؤْمِنٰتِ	بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا
مومن مردوں کو	اور مومن عورتوں کو	بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی معیوب کام کیا ہو

اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ان کے کسی معیوب کام کے بغیر تکلیف

فَقَدِ احْتَمَلُوْا	بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا (58)
تو ایسے لوگوں نے اٹھالیا	بہتان اور کھلا گناہ

پہنچاتے ہیں تو ایسے لوگوں نے بہتان اور کھلے گناہوں کا بوجھ اپنے سروں پر اٹھا لیا ہے۔

الکلمات والتراکیب (الفاظ کے معانی)

اِنٰہُ: اس (کھانے) کے تیار ہونے کا وقت، دُعِیْتُمْ: تمہیں بلایا جائے۔ طَعِمْتُمْ: تم نے کھانا کھالیا۔
اِنْتَشِرُوْا: تم منتشر ہو جاؤ۔ مُسْتَاْنِسِیْنَ: جی لگاتے ہوئے۔ یُؤْذِیْ: وہ ایذا دیتا ہے۔
یَسْتَحْیٖ: وہ شرماتا ہے۔ اِحْتَمَلُوْا: انھوں نے بوجھ اٹھایا اپنے سر لیا۔

التمارین (مشقی سوالات کا حل)

سوال نمبر 1: ان آیات میں اہل ایمان کو رسول اللہؐ کے گھرانے کے بارے میں کیا آداب سکھائے گئے ہیں؟
جواب: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو کچھ خصوصی آداب کی تعلیم دی ہے کہ جن کا تعلق رسول ﷺ کے گھرانے سے ہے۔ (1) ان میں سے پہلی بات یہ تعلیم فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر بغیر اجازت کے داخل نہ ہوا جائے۔ (2) دوسری بات یہ فرمائی کہ اے اہل ایمان جب تم ازواج مطہراتؓ سے کوئی چیز مانگو تو ضروری ہے

کہ پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔(3) تیسرا حکم یہ فرمایا کہ ازواج النبیؐ تمام مومنین کی مائیں ہیں لہذا رسول ﷺ کے بعد ان سے نکاح کرنا قطعاً حرام قرار دیا۔

سوال نمبر 2: رسول اکرم ﷺ کے ہاں کھانے کی دعوت پر آنے والوں کو کن آداب کی تعلیم دی گئی؟

جواب: آیت نمبر 53 میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو رسول اللہ ﷺ کے گھر بن بلائے مہمان بننے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ صرف اسی صورت میں آپ ﷺ کے گھر داخل ہوا کرو جب تمہیں بلایا جائے تاکہ تمہیں کھانا پکنے تک انتظار کرنا پڑے۔ نیز فرمایا کہ جب کھانا کھا چکو تو فوراً چلے جایا کرو نہ کہ وہاں بیٹھ کر خوش گپیوں میں مصروف ہو جاؤ ایسا کرنے سے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچنے کا احتمال ہے لہذا کھانا کھاتے ہی آپؐ کے گھر سے چلے جایا کرو۔

سوال نمبر 3: نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام کی کیا اہمیت ہے اور اس کے متعلق کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: آیت نمبر 56 میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے مقدس فرشتے نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔

لہذا جو کام خود رب العالمین اپنی شان عالیہ کے مطابق کرتا ہو تو اس کے بندوں کیلئے وہ کام کرنے میں بے شمار برکتیں اور رحمتیں پوشیدہ ہیں۔ اسی لیے اس آیت کے دوسرے حصے میں اللہ تعالیٰ نے تمام مومنین کو اس بات کا پابند کر دیا کہ وہ آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجیں۔ اس عمل سے امتیوں کے دلوں میں نبی ﷺ کی محبت زیادہ ہوگی اور اپنے نبی ﷺ سے ان کی نسبت مضبوط ہوگی۔

معروضی سوالات

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

● سوال: مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کے گھرانے سے متعلق کیا آداب سکھائے گئے؟

○ جواب: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ: (i) بغیر اجازت رسول ﷺ کے گھر میں داخل نہ ہوا جائے۔ (ii) جب کھانا کھانے کیلئے بلایا جائے صرف اسی وقت وہاں جائیں تاکہ زیادہ دیر بیٹھ کر کھانا پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ (iii) کھانا کھانے کے بعد فوراً باہر چلے جایا کریں نہ کہ وہاں بیٹھ کر باتوں میں لگ جائیں۔

● سوال: مسلمانوں کو حضور ﷺ کی ازواج سے کوئی چیز مانگنے کے بارے میں کیا طریقہ تعلیم کیا گیا ہے؟

○ جواب: جب نبی ﷺ کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردے میں رہ کر مانگو۔

● سوال: نبیؐ کے بعد آپ ﷺ کی بیویوں کے بارے میں عام لوگوں کو کس بات سے منع کیا گیا ہے؟

○ جواب، نبی ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی بیویوں سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

● سوال: رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کی کیا اہمیت ہے اس بارے میں حکم الٰہی لکھیے؟ ○ جواب: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اس لیے اے ایمان والو تم بھی آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجا کرو۔

● سوال: اللہ اور رسول ﷺ کو ایذا پہنچانے والے کیلئے کیا وعید ہے؟

○ جواب: جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچاتے ہیں۔ ان پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت بھیجتا ہے۔ اور ان کے لیے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

● ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

★ مومنو نبی ﷺ کے گھر نہ جایا کرو مگر جب تمہیں۔ الف۔ بھوک محسوس ہو
ب۔ کچھ کھانے کو نہ ملے (ج۔ کھانے کیلئے اجازت ملے) د۔ ضرورت ہو

★ اے ایمان والو تم بھی رسول ﷺ پر بھیجا کرو۔
الف۔ نعتیں (ب۔ درود وسلام) ج۔ پیغامات وخطوط د۔ تحفے اور پھل

● آیات اور ان کے ترجمہ میں خط کشیدہ الفاظ کے مفہوم کی وضاحت

<u>وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ</u>: آیت کے اس حصہ میں صحابہ کرام کو رسول کریم ﷺ کے گھر میں کھانا کھانے کے باقاعدہ آداب سکھلائے گئے تھے جن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ جب آپ کے ہاں سے کھانا کھا کر فارغ ہو جاؤ تو فوراً آپ کے گھر سے چلے جایا کرو اور خوش گپیوں میں مصروف نہ ہو جایا کرو کیونکہ اس سے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچنے کا احتمال ہے۔

<u>صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا</u>: دیکھئے مشقی سوالات کا سوال نمبر 3

(چھٹا سبق) الدرس السادس (ب) سورۃ الاحزاب (آیات 59 تا 68)

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ	قُلْ	لِّاَزْوَاجِكَ	وَبَنٰتِكَ	وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اے نبی	آپ کہہ دیجئے	اپنی بیویوں کو	اور اپنی بیٹیوں کو	اور ایمان والوں کی عورتوں کو

اے نبی! آپ اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور ایمان والوں کی عورتوں سے فرما دیجئے

يُدْنِيْنَ	عَلَيْهِنَّ	مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ	ذٰلِكَ اَدْنٰى	اَنْ يُّعْرَفْنَ
لٹکا لیا کریں	اپنے اوپر	سے اپنی چادریں	وہ زیادہ قریب ہے	کہ انہیں پہچانا جائے

کہ وہ اپنی چادروں کا بڑا حصہ اپنے چہروں پر لٹکا لیا کریں (باہر نکلتے وقت) اس طرح انہیں آسانی سے

فَلَا يُؤْذَيْنَ	وَكَانَ اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا (59)	لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ
پس نہ تکلیف پہنچائی جائے انہیں	اور ہے اللہ	بخشنے والا	رحم فرمانے والا	اگر نہ باز آئیں

پہچان لیا جائیگا پھر انہیں ستایا نہیں جائیگا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ اگر

الْمُنٰفِقُوْنَ	وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	وَالْمُرْجِفُوْنَ
منافقت کرنے والے	اور وہ جن کے دلوں میں	بیماری	اور افواہیں پھیلانے والے

منافقت کرنے والے، وہ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور وہ جو مدینہ میں افواہیں پھیلانے والے ہیں

فِي الْمَدِيْنَةِ	لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ	ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ
مدینہ میں	یقیناً ہم پیچھے لگا دیں گے آپ کو ان کے	پھر نہیں پڑوس میں رہیں گے وہ آپ کے

(اپنی حرکتوں سے) باز نہ آئیں تو ہم ضرور آپ کو ان کے پیچھے لگا دیں گے۔ پھر وہ آپ کے پڑوس میں

إِلَّا قَلِيلًا (60)	مَلْعُونِينَ	أَيْنَمَا	ثُقِفُوا	أُخِذُوا
مگر تھوڑا عرصہ	لعنتی ہیں	جہاں کہیں	وہ پائے جائیں	انہیں پکڑا جائے

نہیں رہیں گے مگر صرف تھوڑا عرصہ تک۔ ان پر لعنت ہے وہ جہاں کہیں بھی پائے جائیں انہیں پکڑا جائے

وَقُتِّلُوا	تَقْتِيلًا (61)	سُنَّةَ اللَّهِ	فِي الَّذِينَ	خَلَوْا
اور انہیں قتل کر دیا جائے	قتل کرنا	طریقہ اللہ تعالیٰ کا	میں جو	گزر گئے

اور انہیں قتل کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا طریقہ ان لوگوں کے بارے بھی یہی تھا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں

مِنْ قَبْلُ	وَلَنْ تَجِدَ	لِسُنَّةِ اللَّهِ	تَبْدِيلًا (62)	يَسْأَلُكَ
سے پہلے	اور تو کبھی نہیں پائے گا	اللہ تعالیٰ کے طریقے کو	بدلنا	سوال کرتے ہیں آپ سے

اور آپ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے طریقہ میں تبدیلی نہیں پائیں گے۔ لوگ آپ سے

النَّاسُ	عَنِ السَّاعَةِ	قُلْ	إِنَّمَا عِلْمُهَا	عِنْدَ اللَّهِ
لوگ	قیامت کے متعلق	آپ کہہ دیجئے	صرف اس کا علم	پاس اللہ تعالیٰ کے

قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ قیامت کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے

وَمَا يُدْرِيكَ	لَعَلَّ السَّاعَةَ	تَكُونُ	قَرِيبًا (63)	إِنَّ اللَّهَ	لَعَنَ
اور نہیں خبر تجھے	شاید قیامت	ہو	نزدیک	بے شک اللہ تعالیٰ	لعنت کی ہے

اور (اے سائل) تجھے کیا معلوم ہے کہ شاید قیامت قریب ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے کفر کرنے والوں

الْكَافِرِينَ	وَأَعَدَّ	لَهُمْ	سَعِيرًا (64)	خَالِدِينَ
کفر کرنے والوں	اور تیار کر رکھا ہے	واسطے ان کے	بھڑکتی آگ	ہمیشہ رہنے والے

پر لعنت کی ہے اور ان کیلئے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ وہ اس (آگ) میں ہمیشہ

فِيهَا أَبَدًا	لَا يَجِدُونَ	وَلِيًّا	وَلَا نَصِيرًا (65)	يَوْمَ تُقَلَّبُ
اس میں ہمیشہ	نہیں پائیں گے وہ	کوئی دوست	اور نہ کوئی مددگار	دن الٹ پلٹ کیا جائے گا

ہمیشہ رہیں گے وہ لوگ نہ کوئی دوست پائیں گے اور نہ کوئی مددگار۔ جس دن ان کے

وُجُوهُهُمْ	فِي النَّارِ	يَقُولُونَ	يَا لَيْتَنَا	أَطَعْنَا اللَّهَ
چہرے ان کے	میں آگ	وہ کہیں گے	اے کاش ہم نے	اطاعت کی ہوتی اللہ تعالیٰ کی

چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے (تو) وہ کہیں گے اے کاش ہم نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی

وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا (66)	وَقَالُوْا	رَبَّنَا	اِنَّا اَطَعْنَا
اور اطاعت کی ہوتی ہم نے رسول کی	اور انہوں نے کہا	اے رب ہمارے	بے شک ہم نے اطاعت کی

ہوتی اور ہم نے رسولؐ کی اطاعت کی ہوتی ۔اور وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب بے شک ہم نے

سَادَتَنَا	وَكُبَرَآءَنَا	فَاَضَلُّوْنَا	السَّبِيْلَا (67)
ہمارے سرداروں	اور ہمارے بڑوں	پس انہوں نے گمراہ کر دیا ہمیں	راستہ

اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی تو انہوں نے ہمیں (سیدھے) راستہ سے بھٹکا دیا۔

رَبَّنَا	اٰتِهِمْ	ضِعْفَيْنِ	مِنَ الْعَذَابِ	وَالْعَنْهُمْ	لَعْنًا كَبِيْرًا (68)
اے ہمارے رب	دے انہیں	دوگنا	سے عذاب	اور لعنت کر ان پر	لعنت بڑی

اے ہمارے رب انہیں دو گنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت فرما۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (الفاظ کے معانی)

يُدْنِيْنَ: نیچے کر لیا کریں۔ جَلَابِيْبِ: چادریں (واحد "جِلْبَاب")۔
اَنْ يُّعْرَفْنَ: کہ وہ پہچان لی جائیں۔ اَلْمُرْجِفُوْنَ: افواہیں پھیلانے والے ہیں۔
لَنُغْرِيَنَّكَ: ہم تجھے پیچھے لگا دیں گے۔ لَا يُجَاوِرُوْنَ: وہ پڑوس میں نہ رہ سکیں گے۔ وَمَا يُدْرِيْكَ: تجھے کیا خبر۔

اَلتَّمَارِيْنُ (مشقی سوالات کا حل)

سوال نمبر 1: اس سبق کی آیات میں مسلمان عورتوں کو پردے کے سلسلہ میں کیا ہدایات دی گئی ہیں اور انکی کیا حکمت بیان کی گئی ہے؟

جواب: ان آیات میں مسلمان عورتوں کو پردے کے بارے میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ باہر نکلیں تو بڑی چادر سے اپنے جسم کو ڈھانپ لیا کریں اور چہرے کا اکثر حصہ چھپا لیا کریں۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ جب وہ مسلمان عورتیں اپنے چہرے ڈھانپ کر نکلا کریں گی تو دور سے پہچان لی جائیں کہ یہ مسلمان اور پاک دامن عورتیں ہیں اس لیے اس کو ستایا نہیں جائیگا۔

سوال نمبر 2: ان آیات میں منافقین مدینہ کو کیا تنبیہ کی گئی ہے اور انکیں کیا وعید سنائی گئی ہے؟

جواب: منافقین کو تنبیہ: اگر منافقین اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ہم آپ ﷺ کو ان پر مسلط کر دیں گے اور پھر وہ آپ ﷺ کے پڑوس میں صرف چند دن ہی گزار سکیں گے۔ منافقین کو وعید: منافقین پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ وہ جہاں کہیں پائے جائیں گے انہیں پکڑ کر قتل کر دیا جائیگا۔

سوال نمبر 3: قرآن حکیم کی ان آیات میں قیامت کے متعلق کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب: ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ لوگ آپ ﷺ سے قیامت کے آنے کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ یہ کب آئیگی تو آپ ﷺ فرما دیجیے کہ قیامت کے آنے کا اصل علم تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور اے پوچھنے والے تجھے کیا معلوم کہ قیامت بالکل قریب ہو۔

معروضی سوالات

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

● سوال۔ نبی پاک ﷺ کو کن خواتین کے پردہ کرنے کیلئے کہا گیا؟

○ جواب: نبی پاک ﷺ اپنی ازواج مطہرات، اپنی بیٹیوں اور مومنین کی بیویوں کو پردے کا حکم دیں۔

● سوال: مسلمان خواتین باہر نکلتے وقت اپنے چہروں پر کیا لٹکایا کریں۔ ○ جواب: اپنی بڑی چادروں کے پلو۔

● سوال: کونسے لوگ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ ان پر آپ ﷺ کو غالب کر دے گا؟

○ جواب: منافقین یعنی وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور مدینہ میں جھوٹی افواہیں پھیلانے والے ہیں۔

● سوال: منافقین کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا دھمکی دی ہے؟

○ جواب: (۱) اللہ تعالیٰ منافقین پر نبی پاک ﷺ کو غالب کر دیگا۔ (۲) وہ مدینہ میں صرف چند دن ٹھہر سکیں گے۔ (۳) وہ لعنتی ہیں۔ (۴) وہ جہاں کہیں پائے گئے انہیں پکڑ کر قتل کر دیا جائیگا۔

● سوال: کس کی عادت اور طریقے میں تغیر و تبدل نہیں۔

○ جواب: اللہ تعالیٰ کی۔

● سوال: لوگ آپ ﷺ سے کس کے بارے سوال کرتے ہیں اور اس کا اصل علم کس کو ہے؟

○ جواب: قیامت کے بارے اور اس کا اصل علم تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے۔

● سوال: کافروں کیلئے کیا سزا اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے؟

○ جواب: (۱) ان پر لعنت ہے۔ (۲) ان کیلئے آگ تیار ہے۔
(۳) وہ اس آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ (۴) کوئی دوست و مددگار نہیں ملے گا۔

● سوال: دوزخ میں پڑے کافر کس کی تمنا کریں گے؟

○ جواب: کاش ہم نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی اطاعت کی ہوتی۔

● سوال: کافر اللہ تعالیٰ سے اپنے سرداروں اور بڑوں کے بارے میں کیا کہیں گے؟

○ جواب: اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی۔ (۲) انہوں نے ہمیں سیدھے راستے سے گمراہ کر دیا۔ (۳) ان کو ہمارے مقابلے میں دوگنا عذاب دے۔ (۴) ان پر بڑی لعنت فرما۔

❁ ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

★ اے نبی پاک ﷺ پردے کا حکم دیں۔
الف۔ اپنی ازواج کو
ب۔ اپنی بیٹیوں کو
ج۔ مومنین کی بیویوں کو
د۔ سب خواتین کو

★ پردے کا مسلمان عورتوں کیلئے سب سے بڑا فائدہ ہے۔
الف۔ اذیت سے بچنا
ب۔ چہرے کے داغوں کا چھپانا
ج۔ بدصورتی کا چھپانا
د۔ چھپ کر نکلنا

★ لوگ آپ ﷺ سے سوال کرتے ہیں۔
الف۔ موت کے بارے
ب۔ رزق کے بارے
ج۔ قیامت کے بارے
د۔ جنت کے بارے

★ اللہ تعالیٰ نے کافروں کیلئے تیار کر رکھی ہے۔

الف۔ جنت ب۔ ضیافت ج۔ بدزغ (د۔ آگ / دوزخ)

★ قیامت کے دن کافروں کے الٹائے جائیں گے۔

الف۔ پاؤں ب۔ پیٹ (ج۔ چہرے) د۔ ہاتھ

★ کافر اپنے سرداروں اور بڑوں کیلئے اللہ تعالیٰ سے عذاب کی دعا کریں گے۔

الف۔ ایک گنا (ب۔ دوگنا) ج۔ تین گنا د۔ چار گنا

★ کافر اپنے سرداروں اور بڑوں کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے۔

الف۔ لعنت کی (ب۔ بڑی لعنت) ج۔ رحمت کی د۔ بخشش کی

● آیات اور ان کے ترجمہ میں خط کشیدہ الفاظ کے مفہوم کی وضاحت

<u>یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ:</u> یعنی وہ (عورتیں) اپنی چادروں کا بڑا حصہ اپنے چہرے پر لٹکا لیا کریں۔
مزید وضاحت کے لیے دیکھئے مشقی سوالات کا سوال نمبر 1

<u>وَالْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَةِ:</u> المرجفون مرجاف سے ہے اور اس سے مراد ہے جھوٹی اور غلط افواہیں پھیلانا۔ آیت کے اس حصہ میں بتایا گیا کہ اگر منافقین نے اپنی اس روش کو نہ چھوڑا تو انہیں من مانی کرنے کے لیے آزاد نہیں چھوڑا جائے گا۔

<u>فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا:</u> اس مراد یہ ہے کہ کافر بروز قیامت معذرت خواہی کرتے ہوئے عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہماری بدبختی میں ہمارا اتنا قصور نہیں ہے ہمارے سردار اور پیشوا ہمیں جس راہ پر چلاتے رہے ہم چلتے رہے انہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا۔ آج خود بھی ہلاک ہوئے اور ہمارا بیڑا بھی غرق کر دیا۔

<u>سَادَتَنَا وَکُبَرَآءَنَا:</u> سادۃ، سید کی جمع ہے اور اس کا معنی ہے سردار اور کبراء، کبیر کی جمع ہے اور اس کے معنی ہے قوم کا سرغنہ مراد ہے کفار کے مذہبی اور سیاسی پیشوا ہیں ان کے بارے میں کفار اللہ تعالیٰ سے التجا کریں گے کہ آج ہمارے ان پیشواؤں کو دوگنا عذاب دے کیونکہ انہوں نے ہمیں غلط راہ دکھائی تھی۔

☆☆☆

(چھٹا سبق) الدرس السادس (ج) سورۃ الاحزاب (آیات 69 تا 73)

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	لَا تَکُوْنُوْا	کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا	مُوْسٰی
اے جو ایمان لائے	نہ ہو جاؤ تم	ان لوگوں کی طرح جنہوں نے اذیت دی	موسیٰ

اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے حضرت موسیٰ کو اذیت دی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ان

فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ	مِمَّا قَالُوْا	وَکَانَ	عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا (69)	یٰاَیُّهَا
تو بری کر دیا اسے اللہ تعالیٰ	سے جو انہوں نے کہا	اور وہ تھا	نزدیک اللہ تعالیٰ کے عزت والا	اے

تمام باتوں سے بری کر دیا جو وہ ان کے بارے کہتے تھے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی عزت والے تھے۔ اے

الَّذِينَ آمَنُوا	اتَّقُوا اللَّهَ	وَقُولُوا	قَوْلًا سَدِيدًا (70)	يُصْلِحْ
جو ایمان لائے	تم ڈرو اللہ تعالیٰ سے	اور تم کہو	بات سیدھی	اصلاح کر دیگا

ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور تم سیدھی بات کہا کرو۔ وہ تمہارے لئے

لَكُمْ	أَعْمَالَكُمْ	وَيَغْفِرْ لَكُمْ	ذُنُوبَكُمْ	وَمَنْ
تمہارے واسطے	اعمال تمہارے	اور وہ بخش دیگا واسطے تمہارے	گناہ تمہارے	اور جو

تمہارے اعمال درست کر دیگا اور تمہارے لئے تمہارے گناہ بخش دے گا اور جس نے

يُطِعِ اللَّهَ	وَرَسُولَهُ	فَقَدْ فَازَ	فَوْزًا	عَظِيمًا (71)
اطاعت کرے اللہ کی	اور اس کے رسول کی	تو وہ یقیناً کامیاب ہوا	کامیابی	بڑی

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔

إِنَّا عَرَضْنَا	الْأَمَانَةَ	عَلَى السَّمَاوَاتِ	وَالْأَرْضِ	وَالْجِبَالِ
بے شک ہم نے پیش کیا	امانت	آسمانوں پر	اور زمین	اور پہاڑوں

بے شک ہم نے امانت کو آسمانوں ، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے

فَأَبَيْنَ	أَنْ يَحْمِلْنَهَا	وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا	وَحَمَلَهَا
پس انہوں نے انکار کر دیا	کہ وہ اٹھائیں اسے (امانت)	اور وہ ڈر گئیں اس (امانت) سے	اور اٹھا لیا اسے

اسے (امانت کو) اٹھانے سے انکار کر دیا اور وہ اسے اٹھانے سے ڈر گئے اور اسے (امانت کو)

الْإِنْسَانُ	إِنَّهُ كَانَ	ظَلُومًا	جَهُولًا (72)	لِيُعَذِّبَ اللَّهُ	الْمُنَافِقِينَ
انسان	بے شک وہ تھا	ظلم کرنے والا	ناواقف	تاکہ عذاب دے اللہ	منافقت کرنے والے

انسان نے اٹھا لیا بے شک وہ (انسان) ظلم کرنے والا اور ناواقف تھا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں،

وَالْمُنَافِقَاتِ	وَالْمُشْرِكِينَ	وَالْمُشْرِكَاتِ	وَيَتُوبَ اللَّهُ
اور منافقت کرنے والیاں	اور شرک کرنے والے	اور شرک کرنے والیاں	اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ

منافق عورتوں، مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور (تاکہ) اللہ تعالیٰ

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ	وَالْمُؤْمِنَاتِ	وَكَانَ اللَّهُ	غَفُورًا رَحِيمًا (73)
ایمان لانے والوں کی	اور ایمان لانے والیاں	اور ہے اللہ	بخشنے والا رحم فرمانے والا

مومن مردوں اور مومن عورتوں کی توبہ قبول فرمالے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

اَلْکَلِمَاتُ وَالتَّرَاکِیْبُ (الفاظ کے معانی)

بَرَّاَہُ: اس نے بے عیب ثابت کیا۔ برأت کی، وَجِیْھًا: باعزت صاحب وجاہت
قَوْلًا سَدِیْدًا: سیدھی بات۔ غیر مبہم جس میں کوئی پیچیدگی باقی نہ رہے اور جس کا مفہوم واضح ہو۔
عَرَضْنَا: ہم نے پیش کیا، اَشْفَقْنَ: وہ ڈر گئیں، ظَلُوْمًا جَھُوْلًا: بڑا ظالم اور جاہل ہے۔

اَلتَّمَارِیْن (مشقی سوالات کا حل)

سوال نمبر 1: اس سبق کی آیات میں اہل ایمان کو حضرت موسیٰ کی مثال دے کر کیا بات سمجھائی گئی ہے؟
جواب: حضرت موسیٰ اللہ تعالیٰ کے رسول تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف بھیجا۔ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کی قوم کے ظلم و ستم سے نجات دلائی۔ یہ بنی اسرائیل کے بڑے محسن تھے۔ جبکہ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کی بات بات پر نافرمانی کرتے اور قدم قدم پر ستاتے تھے۔ لہٰذا حضرت موسیٰ کو بنی اسرائیل کی طرف سے بڑی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت موسیٰ اور قوم موسیٰ کا ذکر کر کے مسلمانوں کو سمجھایا جا رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو کسی قول اور عمل سے اذیت نہ پہنچائیں کیونکہ آپ ﷺ تمام مسلمانوں کے خیرخواہ ہیں۔ آپ ایک دفعہ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک انصاری نے کہا اس تقسیم میں اللہ تعالیٰ کی رضا نہیں ہے" حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ بات نبی پاک ﷺ کو بتائی تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا۔ حضرت موسیٰ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو کہ انہیں اس سے بھی زیادہ ستایا گیا اور انہوں نے صبر کیا۔

سوال نمبر 2: " قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا " کا مفہوم بتائیے اور ہمارے لئے اس میں کیا راہنمائی ہے؟
جواب: " قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا " کا مفہوم: اس سے مراد یہ ہے کہ جب بات کرو تو سیدھی اور سچی بات کیا کرو تمہارے منہ سے کوئی غلط بات نہ نکلے

<u>ہمارے لیے رہنمائی</u>: اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلی والی آیت میں مومنوں سے فرمایا کہ تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے حضرت موسیٰ کو عیب لگا کر دکھ پہنچایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بے عیب ثابت کر دیا گویا ان لوگوں نے اپنے نبی کے بارے نامناسب اور غلط باتیں کی تھی اس لیے اہل ایمان کو خبردار کیا جا رہا ہے کہ (1) اے مومنو! تم سیدھی اور درست بات کہنا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا (2) اپنے نبی ﷺ کے بارے غلط اور نامناسب باتیں نہ کرنا (3) تقویٰ کے حصول، اعمال کی درستی، بخشش اور اللہ کی رضا کے حصول کیلئے انبیاء کرام علیہم السلام کا احترام کرنا چاہیے۔

معروضی سوالات

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔
- سوال: بنی اسرائیل نے کس نبی کو اذیت پہنچائی؟ ○ جواب: حضرت موسیٰ کو۔
- سوال: مسلمانوں کو قوم موسیٰ کے مقابلے میں کن دو باتوں کے اپنانے کے کا حکم دیا گیا؟
○ جواب: اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور سیدھی بات کرنے کا حکم دیا گیا۔
- سوال: تقویٰ اختیار کرنے اور سیدھی بات کرنے کے بدلے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کیا دے گا؟

○ جواب: اعمال کی اصلاح اور گناہوں کی بخشش۔

● سوال: اسلام میں کن کی اطاعت بہت بڑی کامیابی ہے؟ ○ جواب: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت۔

● سوال: اللہ تعالیٰ نے امانت کن پر پیش کی اور انہوں نے انکار کر دیا؟ ○ جواب: آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر۔

● سوال: انسان نے امانت خداوندی کو کیوں اٹھایا؟ ○ جواب: وہ ظالم اور جاہل تھا۔

● سوال: اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو عذاب دیگا؟

○ جواب: اللہ تعالیٰ منافق مردوں، منافق عورتوں، مشرک مردوں اور عورتوں کو عذاب دے گا۔

● سوال: اللہ تعالیٰ کن کی توبہ قبول کریگا؟ ○ جواب: مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کی۔

● ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگایئے۔

★ ______ حضرت موسیٰ کو اذیت پہنچانے والوں کی طرح نہ ہو جاؤ۔

(الف۔ اے مسلمانو) ب۔ اے کافرو ج۔ اے منافقو د۔ اے مہاجرین

★ ______ حضرت موسیٰ کو بری اور بے عیب ثابت کیا۔

الف۔ حضرت ہارون نے ب۔ قوم موسیٰ نے ج۔ فرعون نے (د۔ اللہ تعالیٰ نے)

★ ______ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی عزت والے تھے۔

(الف۔ حضرت موسیٰ) ب۔ قوم عاد ج۔ قوم ثمود د۔ قوم صالح

★ اے مومنو ______ بات کہا کرو۔

الف۔ ٹیڑھی ب۔ جھوٹی (ج۔ سیدھی) د۔ پیچیدہ

★ ______ اللہ تعالیٰ تمہارے درست کر دے گا۔

الف۔ ٹیڑھے پاؤں (ب۔ اعمال) ج۔ اعضاء د۔ دشمن

★ ______ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔

الف۔ کامیابی (ب۔ بڑی کامیابی) ج۔ ناکامی د۔ بڑی ناکامی

★ ہم نے امانت کو پیش کیا۔ الف۔ صرف آسمانوں پر

ب۔ صرف زمین پر ج۔ صرف پہاڑوں پر (د۔ آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر)

★ ______ آسمانوں، زمین اور پہاڑوں نے اس امانت کو اٹھانے کا۔

(الف۔ انکار کیا) ب۔ اقرار کیا ج۔ ذمہ لیا د۔ مشورہ دیا

★ ______ اس امانت کو اٹھالیا۔

الف۔ نباتات نے (ب۔ انسان نے) ج۔ ملائکہ نے د۔ جنات نے

★ ______ انسان تھا۔

الف۔ متقی ب۔ عالم ج۔ ظالم (د۔ ظالم اور جاہل)

★ اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔ الف۔ منافقین کی

ب۔ مشرکین کی ج۔ کافروں کی (د۔ مؤمن مردوں اور عورتوں کی)

۞ آیات اور ان کے ترجمہ میں خط کشیدہ الفاظ کے مفہوم کی وضاحت

<u>وَكَانَ عِنْدَاللّٰهِ وَجِيْهًا:</u> یعنی وہ (موسیٰؑ) اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی عزت والے تھے بنی اسرائیل کے اوباش موسیٰ علیہ السلام پر اعتراض کیا کرتے تھے اور ان کی عیب جوئی کر کے ان کا دل دکھاتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا رتبہ بہت بلند تھا۔ عربی زبان میں "وَجِیْہ" اس کو کہتے ہیں جس کی شان بہت بڑی ہو اور جس کا رتبہ بہت بلند ہو۔

<u>اَلْاَمَانَةَ:</u> اس سے مراد "امانت الٰہی" ہے۔ علمائے تفسیر کے اس کے متعلق بے شمار اقوال ہیں، اکثر علماء کرام کے نزدیک امانت سے مراد شریعت کے احکام ہیں جن میں عبادات، اخلاقیات اور ہر قسم کے قوانین داخل ہیں۔

<u>فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا :</u> اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، زمینوں اور پہاڑیوں کو اس امانت کا بوجھ اٹھانے کے لیے حکم فرمایا تو انہوں نے عاجزی کا اعتراف کرتے ہوئے معذرت کر لی اور اپنی بے بسی کا اظہار کیا کہ یہ بوجھ بھاری ہے ہم اسے اٹھانے سے قاصر ہیں اس کو برداشت کرنے کی طاقت ہم اپنے اندر نہیں پاتے۔

<u>وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ:</u> اور انسان نے اس کو اٹھا لیا، اس سے مراد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی یہ امانت حضرت انسان کے سامنے پیش کی گئی تو اس نے اپنی کمزوریوں کے باوجود اس امانت کو اٹھانے کی حامی بھر لی اور اس عظیم ذمہ داری کو اٹھا کر اپنے آپ کو آزمائش میں مبتلا کر لیا۔ درحقیقت اس امانت کے اٹھانے کے لیے حضرت آدمؑ پر اس کے بوجھ پر نہ تھی بلکہ امانت پیش کرنے والے پر تھی اور اللہ کے حکم میں جو لذت و سرور تھا اس نے امانت کے بوجھ کو نظروں سے اوجھل کر دیا۔

<u>ظَلُوْمًا جَهُوْلًا:</u> یعنی "ظالم اور ناواقف" آیت اس کے حصہ میں حضرت انسان کے بارے میں اس امانت الٰہی کو اٹھانے کی نسبت بتایا گیا ہے کہ جسے اٹھانے سے آسمانوں، زمین اور پہاڑوں نے انکار کر دیا تھا جبکہ انسان نے اس بار گراں کو اٹھا کر اپنے آپ کو آزمائش میں مبتلا کر لیا اور اس نے کسی عقل مندی کا ثبوت نہیں دیا، اس سے انسان کی مذمت مقصود نہیں ہے بلکہ بیان واقع کے طور پر فرمایا گیا کہ وہ بڑا ظالم اور ناواقف ہے۔

<u>وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا:</u> دیکھیے مشقی سوالات کا سوال نمبر 2

<u>يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ :</u> اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تم نے اپنے عمل میں تقویٰ اور قول میں سچائی کو شعار بنایا تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو ہر کمی سے پاک کر دے گا اور انہیں قبول فرمائے گا۔ نیز تمہیں مزید اعمال صالحہ کی توفیق ملے گی۔

سورۃ الممتحنۃ کا تعارف

نام، رکوع اور آیات: اس سورۃ کا نام "اَلْمُمْتَحِنَةُ" اور اس کے دو رکوع اور تیرہ آیات ہیں۔

وجہ تسمیہ: اس سورت میں چونکہ مکہ سے مسلمان ہو کر مدینہ منورہ آنے والی عورتوں کے ایمان کی آزمائش کا بیان ہے اس لیے اس سورت کا نام "الممتحنۃ" (امتحان لینے والی) رکھا گیا ہے

اہم مضامین: اس کے اہم مضامین مندرجہ ذیل ہیں۔

1- کفار سے دوستی: اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ تم اپنے اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کیونکہ وہ حق کے منکر ہیں اور انہوں نے تمہیں اور رسول ﷺ کو مکہ شریف سے نکال دیا تھا۔

2- حضرت ابراہیمؑ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ایمان والو! تمہارے لئے حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کی زندگی میں اسوۂ حسنہ موجود ہے خاص کر جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہمارا تم سے اور تمہارے جھوٹے خداؤں سے کوئی تعلق نہیں۔ اس سورۃ میں حکم دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے تک ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت اور بغض جاری رہیگا۔

3- عورتوں کی بیعت: ہجرت کر کے آنیوالی مومن عورتوں کے ایمان کو پرکھا جائے۔ اگر وہ پکی مومن ہیں تو ان سے شرک، چوری، زنا، قتل اولاد، بہتان طرازی اور نافرمانی نہ کرنے کی بیعت لے لیں اور انہیں کفار کے پاس واپس نہ لوٹائیں۔

(ساتواں سبق) اَلدَّرْسُ السَّابِعُ (الف) سورۃ الممتحنۃ (آیات 1 تا 6)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوْا	عَدُوِّيْ	وَعَدُوَّكُمْ	اَوْلِيَآءَ
اے جو ایمان لائے ہو	نہ تم بناؤ	دشمن میرے کو	اور دشمن تمہارے کو	دوست

اے ایمان والو! تم میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ

تُلْقُوْنَ	اِلَيْهِمْ	بِالْمَوَدَّةِ	وَقَدْ كَفَرُوْا	بِمَا جَآءَكُمْ
تم پھینکتے ہو	طرف ان کی	ساتھ دوستی	اور یقیناً انہوں نے کفر کیا ہے	اس کا جو آیا پاس تمہارے

تم ان کی طرف دوستی بڑھاتے ہو حالانکہ انہوں نے اس کا کفر کیا ہے جو تمہارے پاس

مِنَ الْحَقِّ ج	يُخْرِجُوْنَ	الرَّسُوْلَ	وَاِيَّاكُمْ	اَنْ تُؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ط
سے حق	وہ نکالتے ہیں	رسولؐ	اور تمہیں	کہ تم ایمان لائے	اللہ پر جو رب تمہارا

حق کی طرف سے آیا ہے وہ رسولؐ اور تمہیں نکالتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے (جو) تمہارا رب ہے

اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ	جِهَادًا	فِيْ سَبِيْلِيْ	وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ق صلے	تُسِرُّوْنَ
اگر تم نکلے تھے	جہاد کیلئے	میرے راستے میں	اور طلب کرنے رضا میری	تم چھپاتے ہو

اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا حاصل کرنے کیلئے نکلے ہو (اور ساتھ)

إِلَيْهِمْ	بِالْمَوَدَّةِ	وَأَنَا أَعْلَمُ	بِمَا أَخْفَيْتُمْ	وَمَا أَعْلَنْتُمْ ط
طرف ان کی	ساتھ محبت	اور میں جانتا ہوں	جو چھپایا تم نے	اور جس کا اعلان کیا تم نے

اُن کیلئے محبت چھپائے ہوئے ہو میں اسے جانتا ہوں۔ جسے تم چھپاتے ہو اور اسے بھی جسے تم اعلانیہ کرتے ہو

وَمَنْ يَّفْعَلْهُ	مِنْكُمْ	فَقَدْ ضَلَّ	سَوَآءَ السَّبِيْلِ (1)	إِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ
اور جو کرے گا یہ	سے تم	پس یقیناً وہ گمراہ ہوا	سیدھا راستہ	اگر وہ قدرت پالیں تم پر

اور تم میں سے جو یہ کام کرے گا تو وہ یقیناً سیدھے راستہ سے بھٹک گیا۔ اگر وہ تم پر غالب آجائیں تو

يَكُوْنُوْا	لَكُمْ	أَعْدَآءً	وَّيَبْسُطُوْٓا	إِلَيْكُمْ	أَيْدِيَهُمْ
وہ ہوں گے	تمہارے	دشمن	اور وہ پھیلائیں گے	تمہاری طرف	اپنے ہاتھوں کو

وہ تمہارے (سخت) دشمن بن جائیں گے اور وہ تمہاری طرف اپنے ہاتھوں اور

وَأَلْسِنَتَهُمْ	بِالسُّوْٓءِ	وَوَدُّوْا	لَوْ تَكْفُرُوْنَ ط(2)	لَنْ
اور اپنی زبانیں	ساتھ برائی	اور وہ چاہیں گے	کاش تم کفر اختیار کر لیتے	بھی نہیں

اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ بڑھائیں گے اور وہ چاہیں گے (کہ) کاش تم کفر اختیار کر لیتے۔ تمہارے

تَنْفَعَكُمْ	أَرْحَامُكُمْ	وَلَآ أَوْلَادُكُمْ ج	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ج	يَفْصِلُ
فائدہ پہنچائیں گے تمہیں	تمہارے رشتہ دار	اور نہ ہی تمہارے بچے	قیامت کے دن	فیصلہ کرے گا

رشتے دار اور تمہاری اولادیں تمہیں کبھی بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے قیامت کے دن وہ

بَيْنَكُمْ ط	وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ (3)	قَدْ كَانَتْ	لَكُمْ
تمہارے درمیان	اور اللہ جو تم کرتے ہو	دیکھنے والا	بیشک ہے	تمہارے لئے

تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھنے والا ہے۔ بیشک تمہارے لئے

أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	فِيْٓ إِبْرٰهِيْمَ	وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ج	إِذْ قَالُوْا	لِقَوْمِهِمْ	إِنَّا
بہترین نمونہ	ابراہیم میں	اور جو ان کیساتھ	جب انہوں نے کہا	اپنی قوم سے	بیشک ہم

حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ موجود ہے جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا

بُرَءٰٓؤُا	مِنْكُمْ	وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ز	كَفَرْنَا
بے تعلق ہیں	تم سے	اور اس سے جس کی تم عبادت کرتے ہو	اللہ تعالیٰ کے سوا	ہم نے انکار کیا

(کہ) بے شک ہمارا تم سے اور جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو' کوئی تعلق نہیں ہم

بِكُمْ	وَبَدَا	بَيْنَنَا	وَبَيْنَكُمُ	الْعَدَاوَةُ	وَالْبَغْضَآءُ
تمہارا	اور ظاہر ہوگئی	ہمارے درمیان	اور تمہارے درمیان	دشمنی	اور بغض

تمہارے منکر ہیں اور ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا

اَبَدًا	حَتّٰی تُؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ	اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ	لِاَبِيْهِ
ہمیشہ کیلئے	یہاں تک کہ تم ایمان لاؤ	اکیلے اللہ تعالیٰ پر	مگر کہنا ابراہیم کا	اپنے باپ سے

یہاں تک کہ تم اکیلے اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ مگر حضرت ابراہیم کا اپنے باپ سے یہ کہنا کہ میں آپ کیلئے

لَاَسْتَغْفِرَنَّ	لَكَ	وَمَآ اَمْلِكُ	لَكَ	مِنَ اللّٰهِ
میں ضرور بخشش مانگوں گا	تمہارے لئے	اور میں اختیار نہیں رکھتا	تمہارے لئے	اللہ سے

ضرور بخشش مانگوں گا اور میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی شے کا مالک نہیں ہوں

مِنْ شَيْءٍ	رَبَّنَا	عَلَيْكَ	تَوَكَّلْنَا	وَاِلَيْكَ	اَنَبْنَا
کسی شے کا	اے ہمارے رب	تجھ پر	ہم نے بھروسہ کیا	اور آپ کی طرف	ہم لوٹے

اے ہمارے رب ہم نے صرف آپ پر بھروسہ کیا اور صرف آپ ہی کی طرف لوٹے ہیں

وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (4)	رَبَّنَا	لَا تَجْعَلْنَا	فِتْنَةً	لِّلَّذِيْنَ
اور آپ کی طرف لوٹنے کی جگہ	اے ہمارے رب	نہ بنا ہمیں	آزمائش	ان کیلئے جنہوں نے

اور صرف آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ (سب کو) اے ہمارے رب ہمیں کافروں کے ذریعے آزمائش میں

كَفَرُوْا	وَاغْفِرْ	لَنَا	رَبَّنَا	اِنَّكَ اَنْتَ	الْعَزِيْزُ
انہوں نے کفر کیا	اور تو بخش دے	ہمارے واسطے	اے ہمارے رب	بے شک تو ہی	غالب

نہ ڈال اے ہمارے رب ہماری بخشش فرما بے شک تو غالب اور

الْحَكِيْمُ (5)	لَقَدْ كَانَ لَكُمْ	فِيْهِمْ	اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	لِّمَنْ
دانائی والا	یقیناً ہے تمہارے لئے	ان میں	نمونہ بہترین	اس کیلئے جو

دانائی والا ہے۔ بیشک تمہارے لئے ان (کی زندگیوں) میں بہترین نمونہ ہے (خاص کر اس کیلئے)

كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ	وَالْيَوْمَ	الْاٰخِرَ	وَمَنْ	يَّتَوَلَّ	فَاِنَّ اللّٰهَ
امید رکھتا ہے اللہ پر	اور دن	آخرت	اور جو	پھر گیا	پس بے شک اللہ

جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر امید رکھتا ہے اور جس نے منہ موڑ لیا (وہ جان لے) بے شک

هُوَ	الْغَنِيُّ	الْحَمِيْدُ (6)
وہ	بے نیاز	قابل تعریف

صرف اللہ تعالیٰ ہی بے پرواہ اور قابل تعریف ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (الفاظ کے معانی)

تُلْقُوْنَ: تم ڈالتے ہو، تُسِرُّوْنَ: تم چھپاتے ہو،

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ: اگر وہ تم پر قابو پا جائیں بُرَءٰٓؤُا: بیزار، يَرْجُوْا: وہ امید رکھتا ہے

التمارین (مشقی سوالات کا حل)

سوال نمبر 1: قرآن حکیم کی ان آیات کی روشنی میں اہل ایمان کا اسلام و دشمن کافروں کے ساتھ کیا رویہ ہونا چاہیے؟
جواب: اہل ایمان کو اسلام کے دشمن کافروں کو دوست نہیں بنانا چاہیے۔

سوال نمبر 2: اس سبق میں دشمنان حق کی کن باتوں کے سبب انہیں دوست اور راز دان بنانے سے منع کیا گیا ہے؟
جواب: دشمنان حق کو دوست اور راز دان نہ بنانے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔(i)۔ کافروں کا دین کو قبول کرنے سے انکار کرنا۔(ii)۔ رسول اللہ ﷺ اور تمام اہل ایمان کو صرف اس وجہ سے جلا وطن کرنا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں

سوال نمبر 3: جب اہل کفر مسلمانوں پر غلبہ پا لیتے ہیں تو ان کا اہل ایمان کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟
جواب: اہل کفر کا مسلمانوں پر غلبہ پانے کے بعد اہل ایمان سے سلوک:(i) اہل کفر مسلمانوں پر غلبہ پانے کے بعد ان کے سخت دشمن بن جاتے ہیں۔(ii) وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے مسلمانوں کو اذیت پہنچاتے ہیں اور قتل و غارت کرتے ہیں۔(iii) اپنی زبانوں سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں انہیں گالیاں اور طعنے دیتے ہیں۔ (iv) ان کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ کاش اہل ایمان ان کی طرح کافر بن جائیں۔(آیت نمبر 2)

سوال نمبر 4: ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کے کس اُسوۂ حسنہ کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے؟
جواب: حضرت ابراہیمؑ کے اس اسوۂ حسنہ کی پیروی کا اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے۔ جس کا مظاہرہ انہوں نے اپنی قوم سے اس وقت کیا تھا جب حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور شرک کو ترک کرنے کو کہا اور انہوں نے آپ کی بات نہ مانی بلکہ وہاں سے آپ کو نکال دیا گیا۔ آپ نے فرمایا اے میری قوم! میں تم سے اور تمہارے جھوٹے خداؤں سے لاتعلقی کا اعلان کرتا ہوں۔ میں تمہارے اس نظام کو نہیں مانتا۔ میری اور تمہارے درمیان دشمنی اس وقت تک قائم رہے گی جب تک تم لوگ ایک اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔

<u>دعا مانگنا:</u> اے ہمارے رب میں صرف آپ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ آپ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ہمیں کافروں کے ذریعے عذاب نہ دلانا اور ہماری بخشش فرما۔

معروضی سوالات

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

- سوال: کن لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو دوستی کرنے سے منع کیا ہے؟
  ○ جواب: اللہ تعالیٰ کے دشمن اور ان کے اپنے دشمنوں سے دوستی کرنے سے منع کیا ہے۔
- سوال: کافروں نے کن لوگوں کو جلا وطن کیا تھا؟ ○ جواب: رسول اللہؐ اور مومنوں کو۔
- سوال: نبی پاکؐ اور مومنوں کی جلا وطنی کی وجہ کیا تھی؟ ○ جواب: صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔
- سوال: خفیہ اور اعلانیہ امور کون جانتا ہے؟ ○ جواب: اللہ تعالیٰ تمام خفیہ اور اعلانیہ امور کو جانتا ہے۔
- سوال: بعض مسلمان کفار سے کس طرح دوستی رکھتے تھے؟ ○ جواب: بعض مسلمان کفار سے خفیہ دوستی رکھتے تھے۔

● سوال: کافروں کے ساتھ خفیہ دوستی رکھنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟
○ جواب: وہ سیدھے راستے سے بھٹک گئے ہیں۔
● سوال: کفار مسلمانوں پر غلبہ پانے کے بعد کن دو چیزوں سے ان کو نقصان پہنچائیں گے؟
○ جواب: اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں سے۔
● سوال: قیامت کے دن نفع نہ پہنچانے والی کن دو چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے؟ ○ جواب: رشتے دار اور اولاد
● سوال: اللہ تعالیٰ کب تمام لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔ ○ جواب: قیامت کے دن
● سوال: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الممتحنہ میں کن کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کا حکم دیا ہے؟
○ جواب: حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے۔
● سوال: حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں نے اپنی قوم سے کیا کہا؟
○ جواب: انھوں نے کہا۔ (۱) ہمارا تم سے اور تمہارے جھوٹے خداؤں سے کوئی تعلق نہیں (۲) ہم تمہارے نظام کے انکاری ہیں۔ (۳) جب تک تم ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت اور بغض ہمیشہ جاری رہے گا۔

● سوال: سورۃ الممتحنہ میں حضرت ابراہیمؑ کی مذکورہ دعا کا ترجمہ لکھیے۔
○ جواب: اے ہمارے رب ہم نے صرف آپ پر بھروسہ کیا۔ ہم نے سب کو چھوڑ کر صرف آپ کی طرف رجوع کیا۔ ہم نے تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کے ہاتھوں عذاب میں نہ ڈال۔ اے ہمارے رب ہماری بخشش فرما بیشک تو غلبہ اور حکمت والا ہے۔
● سوال: حضرت ابراہیمؑ اور آپ کے ساتھیوں کی زندگی میں کن لوگوں کیلئے اسوۂ حسنہ ہے؟
○ جواب: جو لوگ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن سے امید رکھتے (ڈرتے) ہیں۔

❁ ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگایئے۔

★ الممتحنہ کا معنی ہے۔
الف۔ امتحان دینے والی
(ب۔ امتحان لینے والی) ج۔ نگرانی کرنے والی د۔ تینوں میں سے ایک بھی نہیں

★ ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو نہ بناؤ۔
(الف۔ دوست) ب۔ دشمن ج۔ رازدان د۔ مخالف

★ کافروں نے انکار کیا۔
الف۔ رسول اللہ ﷺ کا ب۔ مسلمانوں کا (ج۔ حق کا) د۔ اللہ تعالیٰ کا

★ رسول اللہ ﷺ اور مومنوں کی جلاوطنی کی وجہ تھی۔
الف۔ کفار کی مخالفت
ب۔ مذہبی مخالفت ج۔ باپ دادا کی پیروی سے روکنا (د۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا)

★ جہاد کا مقصد ہے۔ الف۔ دولت پر قبضہ کرنا ب۔ ملک پر قبضہ کرنا
(ج۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے دین کی سربلندی) د۔ دشمنوں کو شکست دینا

★ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ (الف۔ خفیہ اور اعلانیہ کو) (ب۔ فقط خفیہ کو ج۔ فقط اعلانیہ کو د۔ تھوڑا سا

★ کافر غلبے کے بعد تمنا کرتے ہیں کہ تم۔

الف۔ دوست بن جاؤ ب۔ پکے مسلمان بن جاؤ ج۔ مالدار بن جاؤ (د۔ کافر ہو جاؤ)

★ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ (الف۔ حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھی)

ب۔ اصحاب کہف ج۔ حضرت ابراہیمؑ کے ساتھی د۔ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد

★ حضرت ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے بارے میں یہ قول ہمارے لیے اسوۂ حسنہ نہیں ہے۔

الف۔ میں تیرے لیے مغفرت نہیں مانگوں گا (ب۔ میں تیرے لئے ضرور مغفرت مانگوں گا)

ج۔ میں تیری مدد کروں گا د۔ میں تیری مدد نہیں کروں گا

★ حضرت ابراہیمؑ کی زندگی میں ان لوگوں کیلئے اسوۂ حسنہ ہے جو۔ الف۔ اللہ سے ڈرتے ہیں

ب۔ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ج۔ فرشتوں کو مانتے ہیں (د۔ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر امید رکھتے ہیں)

آیات اور ان کے ترجمہ میں خط کشیدہ الفاظ کے مفہوم کی وضاحت

لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ: آیت کریمہ کے اس حصہ میں مسلمانوں کو کفار کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کیا گیا ہے جبکہ اس آیت کا شان نزول آپ ﷺ کے ایک صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا وہ واقعہ ہے جس میں انہوں نے فتح مکہ سے قبل قریش کے ایک سردار کو ایک خط لکھا تھا کہ حضور سید عالم ﷺ حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے اپنے پیارے رسول ﷺ کو اس کی خبر کر دی اور یوں وہ خط پکڑا گیا اور ان سے جواب طلبی کی گئی تو انہوں نے حضور سے یہ عرض کی چونکہ مکہ میں میرے بال بچے تھے جس کی وجہ سے میں کفار پر یہ احسان کر کے اپنے بچوں کے لیے بھلائی چاہتا تھا جبکہ میرا ایمان کامل ہے۔ اس سچ بولنے پر حضور سید عالم ﷺ نے انہیں معاف فرما دیا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں معاف فرما دیا۔

یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ: اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ رشتہ دار اور اولاد کسی کام نہ آئے گی ہر شخص کو اپنی سزا خود بھگتنی ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا تم ایک دوسرے سے بھاگنے میں اپنی سلامتی سمجھو گے اسی بات کو ایک دوسری جگہ بیان فرمایا گیا: "یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ" ترجمہ: اس دن انسان بھاگے گا اپنے بھائی سے، اپنی بیوی سے اور اپنے بچوں سے۔

اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْکُمْ: اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اور آپ کے ساتھیوں نے صاف صاف اعلان کر دیا کہ اے ہماری قوم کے کافرو! خونی رشتے، قریبی تعلقات اور بھائی چارے ہم ان سب کو فوری طور پر منسوخ کرتے ہیں جب تک تم کفر سے باز نہیں آؤ گے ہم تمہارے دشمن رہیں گے۔

❁❁❁

(ساتواں سبق) الدرس السابع(ب) سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ (آیات7تا13)

عَسَى اللّٰهُ	اَنْ يَّجْعَلَ	بَيْنَكُمْ	وَبَيْنَ الَّذِيْنَ
قریب ہے/امید ہے اللہ	کر دے بنا دے	تمہارے درمیان	اور درمیان جن کے

قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اور تمہارے دشمنوں کے درمیان

عَادَيْتُمْ	مِّنْهُمْ	مَّوَدَّةً	وَاللّٰهُ	قَدِيْرٌ	وَاللّٰهُ
تم عداوت رکھتے ہو	ان سے	دوستی	اور اللہ	قدرت والا/ طاقت والا	اور اللہ

دوستی پیدا کر دے اور اللہ تعالیٰ (اس بات پر) قدرت رکھنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (7)	لَا يَنْهٰكُمُ	اللّٰهُ	عَنِ الَّذِيْنَ	لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ
بخشنے والا رحم فرمانے والا	نہیں روکتا تمہیں	اللہ	سے جنہوں نے	نہیں جنگ کی تم سے

بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ان لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے اور انصاف

فِي الدِّيْنِ	وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ	مِّنْ دِيَارِكُمْ	اَنْ تَبَرُّوْهُمْ	وَتُقْسِطُوْٓا
دین میں	اور نہیں نکالا تمہیں	سے گھروں تمہارے	کہ تم نیکی کرو ان سے	اور انصاف کرو

کرنے سے نہیں روکتا جنہوں نے دین (کے معاملہ) میں نہ تم سے جنگ کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں

اِلَيْهِمْ	اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ	الْمُقْسِطِيْنَ (8)	اِنَّمَا	يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ
ان سے	بے شک اللہ محبت کرتا ہے	انصاف کرنے والے	صرف	روکتا ہے تمہیں اللہ

سے نکالا بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں سے

عَنِ الَّذِيْنَ	قٰتَلُوْكُمْ	فِي الدِّيْنِ	وَاَخْرَجُوْكُمْ	مِّنْ دِيَارِكُمْ
سے جنہوں نے	جنگ کی تم سے	دین میں	اور انہوں نے نکالا تمہیں	گھروں سے تمہارے

دوستی کرنے سے روکتا ہے جنہوں نے دین میں تم سے جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا

وَظٰهَرُوْا	عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ	اَنْ تَوَلَّوْهُمْ	وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ
اور انہوں نے مدد کی	پر نکالنے تمہارے	کہ تم دوستی کرو ان سے	اور جو دوستی کرے ان سے

اور تمہارے نکالنے پر ایک دوسرے کی مدد کی اور جو ان سے دوستی کریگا

فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (9)	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِذَا
پس وہی	وہ لوگ ظلم کرنے والے	اے	جو	ایمان لائے	جب

تو وہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں۔اے ایمان والو! جب مؤمن عورتیں

جَآءَكُمُ	الْمُؤْمِنٰتُ	مُهٰجِرٰتٍ	فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ
آئیں تمہارے پاس	ایمان والیاں	ہجرت کرنے والیاں	تو امتحان لیا کرو ان کا

ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو ان کا امتحان لے لیا کرو

اَللّٰهُ اَعْلَمُ	بِاِيْمَانِهِنَّ ج	فَاِنْ	عَلِمْتُمُوْهُنَّ	مُؤْمِنٰتٍ
اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے	ان کے ایمان کو	پس اگر	تم جان لو ان کو	ایمان والیاں

اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو سب سے بہتر جانتا ہے، اگر تمہیں ان عورتوں کے مؤمن ہونے کا علم ہوجائے

فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ	اِلَى الْكُفَّارِ ؕ	لَا هُنَّ	حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ
تو نہ واپس کرو ان کو	طرف کافروں	نہیں ہیں وہ عورتیں	حلال واسطے اُن کے اور نہ وہ

تو انہیں کافروں کے پاس واپس نہ بھیجو وہ (مؤمن عورتیں) ان (کافر مردوں) کے لئے حلال نہیں ہیں اور

يَحِلُّوْنَ	لَهُنَّ ؕ	وَاٰتُوْهُمْ	مَّا	اَنْفَقُوْا ؕ
حلال ہوتے ہیں	واسطے ان (مؤمن عورتوں کے)	اور تم دو ان کو	جو	انہوں نے خرچ کیا

نہ وہ (کافر مرد) ان (مؤمن عورتوں) کیلئے حلال ہیں اور تم ان کو وہ (مہر) دے دو جو انہوں نے خرچ کیا

وَلَا جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ	اِذَآ	اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ ؕ
اور نہیں گناہ	تم پر	کہ تم نکاح کرو ان سے	جب	تم دے دو ان کو	مہران کے

ہے اور تم پر اس بارے میں کوئی گناہ نہیں کہ تم ان (عورتوں) سے نکاح کرلو بشرطیکہ تم ان عورتوں کو ان کے مہر

وَلَا تُمْسِكُوْا	بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ	وَاسْــَٔلُوْا	مَآ اَنْفَقْتُمْ	وَلْيَسْــَٔلُوْا
اور نہ تم روکو	عزتوں کافر عورتوں کی	اور مانگ لو	جو تم نے خرچ کیا ہے	اور وہ مانگ لیں

ادا کردو اور تم کافر عورتوں کی عزتوں کو نہ روکے رکھو جو (مہر) تم نے خرچ کیا وہ تم مانگ لو (کافروں سے)

مَآ اَنْفَقُوْا ؕ	ذٰلِكُمْ	حُكْمُ اللّٰهِ ؕ	يَحْكُمُ	بَيْنَكُمْ ؕ
جو انہوں نے خرچ کیا ہے	یہ	اللہ کا حکم ہے	وہ فیصلہ کرتا ہے	تمہارے درمیان

اور جو (مہر) انہوں نے خرچ کیا وہ مانگ لیں یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے وہ تمہارے درمیان فیصلہ فرماتا ہے

وَاللّٰهُ	عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (10)	وَاِنْ فَاتَكُمْ	شَيْءٌ	مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ
اور اللہ	جاننے والا بڑی حکمت والا	اور اگر چھوٹ جائے تم سے	کوئی چیز	سے تمہاری بیویاں

اور اللہ تعالیٰ جاننے والا (اور) بڑی حکمت والا ہے۔ اگر تم میں سے کسی کی بیوی

إِلَى الْكُفَّارِ	فَعَاقَبْتُمْ	فَآتُوا	الَّذِينَ	ذَهَبَتْ	أَزْوَاجُهُم
طرف کافروں	پس تمہاری باری آجائے	پس تم دو	ان کو جن کی	چلی گئی	ان کی عورتوں

کافروں کی طرف چلی جائے تو (جب) تمہاری باری آجائے تو جن لوگوں کی بیویاں (کفار کی طرف) چلی گئیں

مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا ۚ	وَاتَّقُوا اللَّهَ	الَّذِي	أَنْتُمْ	بِهِ مُؤْمِنُونَ (11)
مقدار جو انہوں نے خرچ کیا	اور تم ڈرو اللہ سے	جس پر	تم	ایمان لانے والے

تو تم ان کو اتنا دے دو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا تم اللہ تعالیٰ کی ذات سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ	إِذَا جَاءَكَ	الْمُؤْمِنَاتُ	يُبَايِعْنَكَ
اے نبی ﷺ	جب آئے آپ کے پاس	ایمان لانے والی عورتیں	وہ بیعت کرتی ہیں آپ کی

اے نبی! جب مؤمن عورتیں تمہارے پاس آئیں (تاکہ) وہ آپ سے اس بات پر بیعت کریں

عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ	بِاللَّهِ شَيْئًا	وَلَا يَسْرِقْنَ	وَلَا يَزْنِينَ
پر کہ نہ وہ شریک کریں گی	اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شئی کو	اور نہ وہ چوری کریں گی	اور نہ وہ زنا کریں گی

کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں بنائیں گی اور نہ وہ چوری کریں گی ، نہ وہ زنا کریں گی

وَلَا يَقْتُلْنَ	أَوْلَادَهُنَّ	وَلَا يَأْتِينَ	بِبُهْتَانٍ	يَفْتَرِينَهُ	بَيْنَ
اور نہ وہ قتل کریں گی	اپنے بچوں کو	اور نہ وہ لائیں گی	ساتھ بہتان	گھڑ لیتی ہیں اسے	درمیان

اور نہ وہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی نہ وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑ کر کسی پر

أَيْدِيهِنَّ	وَأَرْجُلِهِنَّ	وَلَا يَعْصِينَكَ	فِي مَعْرُوفٍ	فَبَايِعْهُنَّ
اپنے ہاتھوں	اور اپنی ٹانگیں	اور نہ نافرمانی کریں گی آپ کی	کسی نیکی میں	تو بیعت لے لو ان کی

الزام لگائیں گی اور نہ وہ کسی بھی نیک کام میں آپ کی نافرمانی کریں گی تو انکی بیعت فرما لیا کریں

وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ	اللَّهَ ۖ	إِنَّ اللَّهَ	غَفُورٌ	رَحِيمٌ (12)	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
اور بخشش طلب کریں ان کیلئے	اللہ	بے شک اللہ	بخشنے والا	رحم فرمانے والا	اے جو

اور ان کیلئے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگئے، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ اے

آمَنُوا	لَا تَتَوَلَّوْا	قَوْمًا	غَضِبَ اللَّهُ	عَلَيْهِمْ	قَدْ يَئِسُوا
ایمان لائے	نہ دوست بناؤ تم	لوگوں کو	ناراض ہوا اللہ	ان پر	یقیناً ناامید ہو گئے

ایمان والو! تم ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب فرمایا یہ آخرت (کے ثواب) سے

مِنَ الْآخِرَةِ	كَمَا	يَئِسَ	الْكُفَّارُ	مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ (13)
آخرت سے	جیسے	مایوس ہوئے	کفر کرنے والے	قبروں والوں سے

مایوس ہو گئے جس طرح قبروں میں پڑے کفار (آخرت کے ثواب سے) مایوس ہو گئے ہیں۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (الفاظ کے معانی)

عَادَیْتُمْ: تم نے دشمنی مول لی۔ اَنْ تَبَرُّوْا: کہ تم نیکی (بھلائی) کرو۔ ظٰهَرُوْا: انہوں نے ایک دوسرے کی مدد کی۔ فَامْتَحِنُوْهُنَّ: تم ان کی آزمائش کر لو جانچ لو: حلال۔ عِصَمِ: عزت و ناموس، اَلْكَوَافِرِ: کافر عورتیں فَعَاقَبْتُمْ: پھر تمہاری نوبت آئے۔ یُبَایِعْنَ: وہ بیعت کرتی ہیں۔ فَلْیَئِسُوْا: وہ مایوس ہو گئے

اَلتَّمَارِیْنُ (مشقی سوالات کا حل)

سوال نمبر1: ان آیات کی روشنی میں بتایئے اللہ تعالیٰ نے کس طرح کے کفار کے ساتھ عدل واحسان کی اجازت دی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے ساتھ عدل واحسان کی اجازت دی ہے جنہوں نے (ا) مسلمانوں سے دین کے معاملہ میں جنگ نہیں کی (۲) انہوں نے مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نہیں نکالا (آیت نمبر 8)

سوال نمبر2: اللہ تعالیٰ نے ہجرت کر کے آنے والی مومن عورتوں کے بارے میں اہل ایمان کو کیا تلقین فرمائی ہے؟

جواب: ہجرت کر کے آنے والی مومن عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو یہ ارشاد فرمایا کہ (1) وہ ہجرت کر کے آنے والی مومن عورتوں کا امتحان لے لیں کہ واقعی وہ ایمان لائی ہیں یا نہیں۔ (2) اگر ان کے مومن ہونے کا علم ہو جائے تو انہیں کافروں کے پاس واپس نہ بھیجا جائے۔ (3) ان عورتوں کا حق مہر ادا کر کے وہ ان سے نکاح کر سکتے ہیں۔ (4) کافروں نے جو مہر ان عورتوں کو دیا تھا وہ اتنی مہر کی رقم وغیرہ کافروں کو واپس دے دیں (آیت نمبر 10)

سوال نمبر3: نبی اکرم ﷺ کو مومن عورتوں سے کن باتوں پر بیعت لینے کیلئے کہا گیا ہے؟

جواب: نبی اکرم ﷺ کو مومن عورتوں سے (i) شرک نہ کرنے۔ (ii)۔ چوری نہ کرنے۔ (iii)۔ بدکاری نہ کرنے۔ (iv)۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کرنے (v)۔ بہتان نہ لگانے اور۔ (vi)۔ بھلائی کے کاموں میں نبی اکرمؐ کی نافرمانی نہ کرنے پر بیعت لینے کیلئے کہا گیا ہے۔

معروضی سوالات

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

● سوال: اللہ تعالیٰ نے کن لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کیا ہے؟ ○ جواب: (i) جن لوگوں نے دین کے معاملہ میں مسلمانوں سے جنگ کی۔ (ii) جنہوں نے مسلمانوں کو ان کے گھروں سے جلاوطن کر دیا۔ (iii) جنہوں نے مسلمانوں کی جلاوطنی کے معاملے میں مسلمانوں کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کی۔

● سوال: مسلمان عورتوں اور کافر مردوں کا آپس میں کیا رشتہ ہے؟

○ جواب: یہ دونوں ایک دوسرے کیلئے حلال نہیں ہے۔

● سوال: مسلمانوں کو کافر عورتوں کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

○ جواب: مسلمان کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ رکھیں بلکہ انہیں فارغ کر دیں۔

● سوال: اگر کسی مسلمان کی بیوی کافروں کے پاس چلی جائے تو کیا کرنا چاہیے۔

○ جواب: (i) اگر کوئی شخص مسلمان ہو کر ہجرت کر جائے اور اس کی بیوی کفار کے پاس رہ جائے تو عام قانون کے مطابق کفار کو چاہیے کہ وہ مسلمان خاوند کو عورت کا مہر واپس کر دیں (۲) اگر وہ ایسا نہ کریں تو مال غنیمت تقسیم کرنے سے پہلے مال غنیمت سے مسلمان خاوند کو مہر کی رقم ادا کی جائے۔ (۳) اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو مسلمان ہو نیوالی مہاجر عورتوں کا مہر جو مسلمانوں کے ذمہ ہے اسے کفار کو نہ لوٹایا جائے بلکہ ان مسلمان خاوندوں کو دیا جائے جن کی بیویاں کافروں کے پاس چلی گئی تھیں۔

● سوال: نبی پاک ﷺ کو بیعت کرنیوالی عورتوں کے بارے میں کیا حکم دیا گیا؟

○ جواب: (i) ان سے بیعت لینا۔ (ii) ان کیلئے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنا۔

۞ ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگایئے۔

★ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہارے دشمنوں کے درمیان پیدا کر دے گا۔

الف۔ عداوت ‏ (ب۔ دوستی) ‏ ج۔ موافقت ‏ د۔ مخالفت

★ عورتوں کا امتحان لے لو۔

الف۔ مؤمن ‏ (ب۔ ہجرت کر کے آنے والی مؤمن) ‏ ج۔ کافر ‏ د۔ انصار

★ مؤمنات مہاجرات سے مسلمانوں کیلئے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ انہیں دے دیں۔

(الف۔ ان کے مہر) ‏ ب۔ ان کا نان و نفقہ ‏ ج۔ مکان ‏ د۔ آنے جانے کا خرچہ

★ نبی اکرم کو مؤمن عورتوں سے کتنے کام نہ کرنے پر بیعت لینے کا حکم دیا گیا۔

الف۔ 4 ‏ ب۔ 5 ‏ (ج۔ 6) ‏ د۔ 8

۞ آیات اور ان کے ترجمہ میں خط کشیدہ الفاظ کے مفہوم کی وضاحت

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ: دیکھئے مشقی سوالات کا سوال نمبر 1

فَامْتَحِنُوْهُنَّ: دیکھئے مشقی سوالات کا سوال نمبر 2

وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ: اور تم نہ روکے رکھو کافر عورتوں کو (اپنے نکاح سے) اس ارشاد سے مسلمانوں کو حکم دیا کہ آج سے پہلے جو کافر عورتیں تمہارے نکاح میں تھیں ان کو مت روکے رکھو بلکہ انہیں آزاد کر دو چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد جن مسلمانوں کے گھروں میں ایسی عورتیں تھیں ان کو طلاق دے دی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دو کافر بیویاں تھیں جو مکہ میں رہ گئی تھیں آپ نے ان دونوں کو طلاق دے دی۔

فَبَايِعْهُنَّ: دیکھئے مشقی سوالات کا سوال نمبر 3

قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ: آیت کے اس حصہ میں اہل ایمان کو حکم فرمایا کہ جو لوگ اسلام کی عداوت میں پیش پیش ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹی باندھ رکھی ہے اور ان کی مسلسل سرکشی کے باعث ان پر خدا کا غضب نازل ہو چکا ہے۔ ان کا اپنا دوست مت بناؤ۔

قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ: ان لوگوں کو آخرت کی امید نہیں ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انہیں آخرت میں کسی ثواب کی امید نہیں وہ بالکل مایوس ہو چکے ہیں جس طرح قبروں میں پڑے ہوئے کفار اپنی بخشش سے مایوس اور ناامید ہیں۔

احادیث نبوی ﷺ (حدیث نمبر 11 تا 20)

حدیث نمبر 11

اَلصَّلٰوۃُ	عِمَادُالدِّیْنِ	وَمَنْ	اَقَامَھَا
نماز	دین کا ستون ہے	اور جس نے	اس کو قائم کیا

ترجمہ: نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے اسے قائم کیا تو گویا

فَقَدْ اَقَامَ	الدِّیْنَ	وَمَنْ ھَدَمَھَا	فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ
تو یقیناً اس نے قائم کیا	دین کو	اور جس نے اسے گرا دیا	تو یقیناً اس نے گرا دیا دین کو

اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے اسے گرا دیا تو گویا اس نے دین کو گرا دیا۔

تشریح: اس حدیث کا موضوع نماز کی اہمیت ہے۔

1-نماز اور حکم الٰہی: اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں سب سے زیادہ نماز کی ادائگی پر زور دیا ہے۔ اور فرمایا۔اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ "تم نماز قائم کرو"اللہ تعالٰی کا بار بار قرآن میں نماز کا حکم دینا نماز کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

2-اقامت صلوۃ / اقامت دین: نبی پاک نے نماز کو دین کی عمارت کا ستون قرار دیا اسی لیے فرمایا کہ جس نے نماز کو قائم کیا در اصل اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے اسے ترک کر دیا گویا اس نے دین کی عمارت کو گرا دیا۔

3-مسلمان اور کافر میں وجہ امتیاز: نماز ہی اسلام کا ایسا بنیادی رکن ہے جو ایک مسلمان اور کافر کے درمیان فرق کرتا ہے۔ کیونکہ مسلمان نماز ادا کرتا ہے اور کافر نماز نہیں پڑھتا۔

4-باجماعت نماز ایمان کی صداقت کی گواہی: ایک مسلمان روزانہ موذن کی اذان پر لبیک کہتے ہوئے پانچ مرتبہ باجماعت نماز ادا کرتا ہے تو یہ اس کے ایمان کی صداقت پر واضح دلیل ہے۔

5-ترک نماز کافرانہ عمل ہے: نبی پاک نے نماز نہ پڑھنے کے عمل کو کافرانہ عمل قرار دیا ہے۔
مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ "جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی اس نے گویا کفر کیا"

6-اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق: اس حدیث کے ذریعے حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے صحیح طور پر نماز قائم کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور یہ واضح فرمایا ہے کہ اگر کسی نے اس رکن اسلام کو چھوڑا تو گویا اس نے دین اسلام کے تمام ارکان کو ضائع کر دیا چنانچہ ہمیں چاہیے کہ ہم دین کو مضبوط بنانے کے لیے باقاعدہ باجماعت نماز ادا کریں۔

حدیث نمبر 12

اِذَا	قُلْتَ	لِصَاحِبِکَ	یَوْمَ الْجُمُعَۃِ	اَنْصِتْ
جب	تو نے کہا	اپنے ساتھی کو	جمعہ کے دن	تو خاموش ہو جا

ترجمہ: جب تم نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہا "خاموش ہو جا" جبکہ امام خطبہ

وَالْاِمَامُ	يَخْطُبُ	فَقَدْ	لَغَوْتَ
اور امام	خطبہ دے رہا ہو	تو یقیناً	تم نے فضول بات کی

دے رہا ہو تو تم نے فضول بات کی۔

تشریح: اس حدیث میں خطبۂ جمعہ سننے کے آداب کا ذکر کیا گیا ہے۔

1-خطبہ کو غور سے سننا: حصول علم کا پہلا اور بنیادی ادب علم کی بات کو غور، خاموشی اور توجہ سے سننا ہے کیونکہ جب تک مکمل توجہ سے بات نہیں سنی جاتی تو اسے سمجھنا ناممکن ہوتا ہے لہٰذا اس بات پر عمل بھی نہیں کیا جا سکتا۔

2-خطبۂ جمعہ کی اہمیت: نماز جمعہ فرض عین ہے۔ پورے ہفتے میں ایک بار تمام بالغ مسلمانوں پر اس کی ادائیگی فرض ہے۔ نماز جمعہ کے موقع پر عالم دین خطبہ دیتا ہے۔ جس میں اسلامی تعلیمات کے بارے میں راہنمائی کی جاتی ہے تاکہ عملی زندگی میں اس پر عمل کر سکیں۔

3-خطبۂ جمعہ سننے کے آداب: مذکورہ حدیث میں خطبہ کے ادب کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ آدمی کو خطبہ جمعہ سننے کے دوران بات نہیں کرنی چاہیے۔ اگر کسی کو خاموش ہونے کیلئے بھی کہا تو یہ بھی غلطی ہوگی کیونکہ اس سے دوسرے لوگوں کی توجہ بھی ہٹ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ علماء نے جمعہ کے خطبہ سننے کے مندرجہ ذیل آداب کا بھی ذکر کیا ہے۔

جب امام خطبہ دے رہا ہو تو۔ (i) نماز نہ پڑھی جائے۔ (ii) کسی قسم کی گفتگو نہ کی جائے۔ (iii) نہ کسی کو سلام کہا جائے اور نہ ہی کسی کے سلام کا جواب دیا جائے۔ (iv) چھینک کا جواب نہ دیا جائے۔ (v) کھانا، پینا، کھیلنا اور ادھر ادھر دیکھنا منع ہے۔ (vi) کسی کو مسئلہ بتانا یا کوئی تسبیح پڑھنا منع ہے۔ (vii) اگر خطبہ میں نبی پاک ﷺ کا نام مبارک آئے تو خطبہ سننے والوں کیلئے دل میں درود شریف پڑھ لینا جائز ہے۔

4-اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق: اس حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز جمعہ کے آداب بالخصوص خطبۂ جمعہ کے آداب سکھائے ہیں تاکہ ہم صحیح طور پر خاموشی سے خطبہ کو سنیں اور اس کے دوران عالم دین (خطیب) جن اسلامی تعلیمات کی رہنمائی کرتا ہے ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔

حدیث نمبر 13

مَنْ تَخَطّٰى	رِقَابَ النَّاسِ	يَوْمَ الْجُمُعَةِ	اِتَّخَذَ	جِسْرًا	اِلٰى جَهَنَّمَ
جس نے پھلانگیں	لوگوں کی گردنیں	جمعہ کے دن	اس نے بنالیا	ایک پل	دوزخ کی طرف

جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں کو پھلانگا اس نے دوزخ کی طرف ایک پل بنایا۔

تشریح: اس حدیث میں نماز جمعہ کے آداب، انسانی احترام اور وقار، تہذیب و سلیقہ اور نظم و ضبط کی تعلیم دی گئی ہے۔

1- آدابِ جمعہ: اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ نماز جمعہ کی ادائگی کیلئے دیر سے آنے والے حضرات جب دوسرے لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آتے ہیں تو اس سے نمازیوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ یہ تکلیف گناہ کا باعث بنتی ہے۔ لہذا دیر سے آنے والوں کو جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جائیں۔

2- آدابِ مجلس: جس جگہ مسلمانوں کا اجتماع ہو وہاں کوئی ایسا عمل نہ کیا جائے جو دوسرے مسلمانوں کیلئے اذیت کا باعث بنے۔ بلکہ دوسروں کیلئے جگہ بنائی جائے اور جگہ میں وسعت پیدا کی جائے اور کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھا جائے۔

3- احترامِ انسانیت: کسی بھی اجتماع بالخصوص جمعہ کے موقع پر دوسروں کے احترام کا خاص خیال رکھا جائے لہذا ان مواقع پر اچھا لباس پہنا جائے خوشبو لگائی جائے اور غسل کرکے جمعہ میں حاضری دی جائے۔

4- نماز جمعہ کے لئے جلدی پہنچنا: نماز جمعہ فرض عین ہے اس کی ادائگی کیلئے جلدی سے مسجد میں جانا چاہیے۔ جو جتنا جلد مسجد میں آئیگا اسے اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔

5- اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق: گزشتہ بالا اس فرمان میں حضور ﷺ نے ہمیں نماز جمعہ کے آداب کی تلقین فرمائی ہے اور واضح فرمایا ہے کہ نماز جمعہ کے دن مسجد میں جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جاؤ۔ لوگوں کو ان کی جگہوں سے اٹھا کر یا ان کی گردنیں پھلانگ کر آگے نہ بڑھیں۔ ورنہ گناہ کا ارتکاب ہوگا اور اس کی سزا جہنم ہے۔ چنانچہ ہمیں نماز جمعہ کے دن ان تمام آداب کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔

حدیث نمبر 14

إِذَا	أُقِيْمَتِ	الصَّلٰوةُ	فَلَا تَأْتُوْهَا	تَسْعَوْنَ	وَأْتُوْهَا
جب	کھڑی ہو جائے	نماز	پس تم نہ آؤ اس کے لیے	دوڑتے ہوئے	اور تم آؤ اس کے لیے

ترجمہ: جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم اس کیلئے دوڑتے ہوئے نہ آؤ اور تم اس کیلئے

تَمْشُوْنَ	وَعَلَيْكُمُ	السَّكِيْنَةُ	فَمَا أَدْرَكْتُمْ	فَصَلُّوْا
تم چلتے ہوئے	اور تم پر لازم ہے	اطمینان	پس جو پالو تم	تو نماز پڑھ لو

چلتے ہوئے آؤ اور تم پر اطمینان (سے چل کر آنا) لازم ہے۔ پس تم جو (نماز) پالو اسے ادا کرو

وَمَا فَاتَكُمْ	فَأَتِمُّوْا
اور جو چھوٹ جائے تم سے	تو تم پورا کرلو

اور جو نماز تم سے چھوٹ جائے تو اسے بعد میں پورا کرلو۔

تشریح: اس حدیث میں باجماعت نماز کے آداب بیان کیے گئے ہیں۔

1- وقت کی پابندی کرنا: چونکہ مسجد میں باجماعت نماز کے اوقات مقرر ہوتے ہیں اسلئے ہر مسلمان کی کوشش ہونی چاہیے کہ بر وقت باجماعت نماز کی ادائگی کیلئے مسجد میں پہنچ جائے اور تکبیرِ اُولیٰ میں شریک ہو

2- آرام اور وقار کے ساتھ چل کر آنا: اگر کسی وجہ سے تاخیر ہو جائے اور باجماعت نماز ادا کی جا رہی ہو تو بھاگ کر یا دوڑ کر جماعت میں شامل نہ ہوں کیونکہ حدیث شریف کے مطابق وقار اور سلیقہ مندی سے چل کر جماعت میں شامل ہوں۔

3- باجماعت نماز ادا کرنے کا طریقہ: تاخیر کے ساتھ باجماعت نماز کی ادائیگی کی صورت میں جو رکعت مل جائے اس کو جماعت کے ساتھ ادا کر لیں اور جو رکعتیں چھوٹ جائیں انھیں امام صاحب کے سلام پھیرنے کے بعد مکمل کر لیں۔

4- نماز کے آداب: (i) تکبیر تحریمہ کے وقت اپنی ہتھیلیاں اپنی آستینوں سے نکالنا۔ (ii) قیام کی حالت میں سجدہ گاہ پر نظر رکھنا۔ (iii) رکوع کی حالت میں پاؤں پر نظر رکھنا۔ (vi) سجدے کی حالت میں ناک کی پھنگی کی طرف دیکھنا۔ (v) قعدہ کی حالت میں اپنی گود کی طرف نظر رکھنا (vi) سلام پھیرتے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا۔ (vii) ممکن ہو تو کھانسی کو روکنا۔ (viii) جمائی کے وقت منہ کو بند رکھنا۔ (ix) "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کے وقت باجماعت نماز کے لیے اٹھنا۔

5- اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق: اس حدیث میں آپ ﷺ نے مسلمانوں کو نماز کھڑی ہو جانے کے بعد دوڑ کر شامل جماعت ہونے سے منع فرمایا کیونکہ یہ عمل انسانی وقار اور عظمت کے خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک ناپسندیدہ ہے جبکہ نماز تو نام ہی وقار اور سکون کا ہے۔ اس لیے آپ ﷺ نے ہمیں نماز کے دوران پر سکون رہنے کی تلقین کی ہے۔ چنانچہ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی عملی زندگی میں ان باتوں کا پورا پورا خیال رکھیں تاکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل ہو۔

حدیث نمبر 15

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ	وَقَامَهُ	إِيمَانًا
جس نے روزے رکھے رمضان کے	اور اس کا قیام کیا	ایمان

ترجمہ: جس نے ایمان اور ثواب حاصل کرنے کے لیے رمضان کے روزے رکھے اور اس (کی راتوں) میں قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے گئے۔

وَاحْتِسَابًا	غُفِرَ لَهُ	مَا تَقَدَّمَ	مِنْ ذَنْبِهِ
اور اجر پانے کے لیے	اس کے لیے بخش دیا جائے گا	جو گزر چکا ہے	اس کے گناہ سے

تشریح: اس حدیث میں رمضان کے روزوں اور رمضان کی راتوں کے قیام کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے کہ ایسا کرنے سے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

1- رمضان کے روزوں کی فضیلت: اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں۔ اس پورے مہینے میں ایک دینی فضا قائم ہوتی ہے۔ روزے داروں کے اندر صبر اور تقویٰ کی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس کو نیکیوں کا موسم بہار کہا جاتا ہے۔

2- روزے کا اجر: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کا ہر عمل اس کے لیے ہوتا ہے لیکن روزہ میرے لیے ہے۔ اور

میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ روزہ روزے دار کیلئے ڈھال کا کام دے گا۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ بندوں کے گناہوں کی معاف کر دیتا ہے۔

3-رمضان کی راتوں کو قیام کرنا: سارا دن روزہ رکھ کر آدمی کمزور ہو چکا ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود جو شخص ایمان اور اجر و ثواب کے لیے مساجد میں جا کر بیس تراویح کی نماز ادا کرتا ہے۔ تو اسے قیام رمضان کہا جاتا ہے۔ اس قیام سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

4-گناہوں کی بخشش: ایک مؤمن کے لیے سب سے زیادہ خوش خبری اس کے گناہوں کی بخشش کی خبر ہے اور سب سے بڑی کامیابی اخروی نجات ہے لہٰذا ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان کے روزے اور تراویح سے اللہ تعالیٰ اس بندے کے سابقہ گناہ معاف فرما دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس مبارک مہینے میں ہر نیک عمل کا ثواب بڑھا دیتا ہے یہاں تک کہ ایک نیک عمل کے بدلے دس گنا سے لیکر سات سو گنا تک بڑھا دیتا ہے۔

5-اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق: اس فرمان کے ذریعے حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں رمضان کے روزوں کو صحیح طور پر رکھنے اور ان کے اجر و ثواب کی خوش خبری سنائی ہے۔ آپ ﷺ نے اس مہینے کی عظمت کو فقط دو الفاظ ایمان و احتساب سے تعبیر فرمایا نیز یہ واضح کر دیا کہ یہ مہینہ سابقہ گناہوں سے بخشش کا سامان فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اس ماہ میں صحیح طور پر روزے رکھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ معاف کروالیں۔

حدیث نمبر 16

لِلصَّائِمِ	فَرْحَتَانِ	فَرْحَةٌ
روزہ دار کے لیے	دو خوشیاں (ہیں)	ایک خوشی

ترجمہ: روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی

عِنْدَ فِطْرِهِ	وَفَرْحَةٌ	عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ
اسکے (روزہ) کھولتے وقت	اور ایک خوشی	اپنے رب سے ملاقات کے وقت

اس کے روزے کے کھولنے کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت

تشریح: اس حدیث میں روزہ دار کے لیے دو خوشیوں کا ذکر ہیں۔

1-افطاری کے وقت خوشی: روزہ ایک جسمانی اور مشقت والی عبادت ہے۔ ایک مسلمان سحری کے وقت سے لے کر سورج غروب ہونے تک سخت بھوک اور پیاس کے باوجود روزہ کی وجہ سے کھانے اور پینے سے رُکا رہتا ہے۔ اس جسمانی تکلیف کو بندہ خوشی سے برداشت کرتا ہے۔ جب سورج غروب ہونے کے بعد روزہ دار اپنا روزہ افطار کرتا ہے تو اسے ایک روحانی تسکین و راحت محسوس ہوتی ہے۔ جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ کیونکہ اس کا یہ سارا عمل صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوتا ہے۔ جس طرح حاکم کا حکم ماننے سے رعایا کو خوشی نصیب ہوتی ہے اس سے کہیں بڑھ کر ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے پر خوشی نصیب ہوتی ہے۔

2-رب سے ملاقات کے وقت خوشی: چونکہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں ریاکاری کا پہلو شامل نہیں ہوسکتا۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہی ہوسکتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔
"اَلصَّوْمُ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ" "روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا" بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا جو یقیناً ایسی خوشی ہوگی جو تمام خوشیوں پر غالب ہوگی۔
3-اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق: اس حدیث میں آپ ﷺ نے ہمیں روزہ داروں کو اللہ تعالیٰ کی بار گاہ سے ملنے والی دو خوشیوں سے آگاہ فرمایا ہے تاکہ ہم آپ کے اس فرمان کے پیش نظر یہ عبادت خوشی خوشی ادا کریں۔ نیز ان انعامات کے حصول کے لیے جسمانی مشقت کو برداشت کریں۔

حدیث نمبر 17

مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ	فَقَضٰى مَنَاسِكَهٗ	وَسَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ
جس نے بیت اللہ کا حج کیا	تو اس نے اس کے مناسک ادا کیے	اور سلامت رہے مسلمان

جس نے حج بیت اللہ کیا اور اس کے پورے ارکان ادا کیے اور مسلمان اس کی زبان اور

مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ	غُفِرَلَهٗ	مَاتَقَدَّمَ	مِنْ ذَنْبِهٖ
اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے	بخشش کردی گئی اس کیلئے	جو گزر گئے	اس کے گناہ سے

اس کے ہاتھ سے محفوظ رہے (تو) اس کے سابقہ گناہ بخش دیے گئے۔

تشریح: اس حدیث میں حج کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

1-فرضیت حج: حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے جو مالدار مسلمان مرد اور عورت پر زندگی میں ایک دفعہ فرض ہے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کے گھر کا حج فرض ہے جو اس طرف جانے کی استطاعت رکھتے ہوں۔
2-ارکان حج کی ادائیگی: قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں تمام ارکان اور مناسک حج کی ادائیگی ضروری ہے کوئی بھی حج کا رکن چھوٹنے نہ پائے۔
3-مسلمانوں کی سلامتی: حج کے موقع پر دنیا بھر کے مسلمان مکہ مکرمہ میں اکٹھے ہوتے ہیں اس عظیم اجتماع کے موقع پر نظم وضبط کی پابندی کرنا، اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچانا بڑا ضروری ہے اس موقع پر صبر اور برداشت سے کام لیا جائے۔ کسی کی دل آزاری کا باعث نہ بنیں۔
4-گناہوں کی بخشش: کامل طریقے سے حج کی ادائیگی کا بہت بڑا ثواب ہے نبی پاک ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر حج کیا اور کوئی بے حیائی کا کام نہ کیا تو وہ حج سے واپس اس طرح لوٹے گا جس طرح وہ ابھی پیدا ہوا ہے۔ یعنی جس طرح پیدا ہوتے وقت انسان گناہوں سے پاک ہوتا ہے حج کے بعد وہ اسی طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ مذکورہ حدیث میں بھی یہی ذکر کیا گیا ہے کہ جس نے حج کے مناسک صحیح طریقے سے ادا کیے اور کسی مسلمان کو اپنی زبان اور ہاتھ سے تکلیف نہ پہنچائی تو اس کے سابقہ سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

5-**اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق:** اس حدیث میں آپ ﷺ نے ہمیں حج کی اہمیت، فضیلت اور ثواب سے آگاہ فرمایا ہے۔ نیز حج کے دوران دوسروں کے لیے آسانی اور سلامتی فراہم کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور ایسے حجاج کے لیے اجر و ثواب کے طور پر سابقہ گناہوں کی بخشش کا اعلان فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 18

مَنِ اغْبَرَّتْ	قَدَمَاهُ	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ	حَرَّمَهُ اللّٰهُ	عَلَی النَّارِ
جس کے غبار آلود ہوئے	اس کے دونوں پاؤں	اللہ کی راہ میں	اللہ نے اسے حرام کر دیا	آگ پر

جس کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوئے، اللہ تعالیٰ نے اسے آگ پر حرام کر دیا۔

تشریح

اس حدیث میں اللہ کی راہ میں محنت و مشقت کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

1- **محنت کا اجر:** ہر کام کا بدلہ اور معاوضہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اٹھائی جانے والی محنت و مشقت کا صلہ اللہ تعالیٰ یوں عطا فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔

2- **فی سبیل اللہ کا اجر:** دین کی سربلندی، دین کی اشاعت و تبلیغ، علم کی طلب، مخلوقِ خدا کی خدمت اور دشمنانِ خدا کے ساتھ لڑائی کرنا یہ سب فی سبیل اللہ کے تحت آتے ہیں۔ لہٰذا نیک کاموں میں جو بھی مشغول ہو یا اس راستے پر چل نکلے تو ایسے نیک لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔

3- **جہاد فی سبیل اللہ:** سب سے مشکل اور مشقت والا کام اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جہاد کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور اس سلسلے میں جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے سفر کی تکالیف برداشت کرتا ہے اور اس راہ میں اس کے صرف پاؤں غبار آلود ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔ جو اس کی راہ میں مارا جائے اسے شہید کہتے ہیں اور شہید زندہ ہوتے ہیں۔

4- **افضل جہاد:** افضل جہاد اپنے نفس کے خلاف جہاد ہے۔ اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے تابع کرنا جہاد بھی ہے اور یہ ایمان کے مکمل ہونے کی علامت بھی۔ پس ہمیں شریعت کی مکمل پابندی کرنی چاہیے۔

5- **اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق:** اس حدیث کے ذریعے آپ ﷺ نے اہلِ ایمان کو جہاد کی فضیلت واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیا ہے۔ چنانچہ ہمیں ہر وقت اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے تیار رہنا چاہیے کیونکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جو فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کیا جا رہا ہے۔ اس راہ میں اگر جان چلی گئی تو شہید کہلائے گا اور جنت کا فوری طور پر حق دار ہو جائے گا۔

حدیث نمبر 19

کُلُّکُمْ	رَاعٍ	وَکُلُّکُمْ	مَسْئُوْلٌ	عَنْ رَعِیَّتِہٖ
تم سب	نگہبان ہو	اور تم سب	جوابدہ ہو	اپنی رعایا کے بارے میں

ترجمہ: تم سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعایا کے بارے جواب دہ ہو۔

تشریح: اس حدیث کا موضوع اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی ہے۔

1- حکمرانوں کی ذمہ داری: فرائض کی ادائیگی ایک بڑی ذمہ داری ہے اسلامی شریعت نے تمام بندوں کو نگہبان اور رعایا میں تقسیم کر دیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے ان کے نگہبانوں سے ان کی رعایا کے بارے میں ضرور سوال کیا جائیگا۔ لہٰذا حکمران کو اپنے ملک کے اندر بسنے والے ہر امیر و غریب کے بارے میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دینا پڑے گا کہ ان بندوں کے حقوق تم نے ادا کیے یا نہیں۔

2- والد کی ذمہ داری: والد گھر کا سربراہ ہوتا ہے اور وہ گھر کے اندر رہنے والے تمام افراد بیوی اور اولاد کے نفع و نقصان اور تعلیم و تربیت کے بارے میں جواب دہ ہوگا۔ قرآن کہتا ہے۔ اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔

3- ماں کی ذمہ داری: والدہ اولاد کی پہلی معلمہ ہوتی ہے۔ لہٰذا جہاں وہ ان کی صحیح تربیت کی ذمہ دار ہوتی ہے وہاں اپنے خاوند کے گھر اور مال کی محافظ اور نگہبان بھی ہوتی ہے۔ وہ خاوند کی اجازت کے بغیر مال بھی خرچ نہیں کر سکتی۔

4- دفاتر کے سربراہوں کی ذمہ داری: دفاتر کے سربراہ بھی اپنے ماتحت کام کرنے والوں کے کام کے جواب دہ ہوتے ہیں۔

5- اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق: اس حدیث میں آپ ﷺ نے امت کے ہر فرد کو کسی نہ کسی معاملے کا نگہبان قرار دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ جس طرح حکمران اپنی رعیت کے ذمہ دار ہوتے ہیں، اسی طرح تم میں سے ہر فرد اپنے متعلقہ معاملات کا ذمہ دار ہوگا اور اس سے اس کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ چنانچہ ہمیں اپنی جملہ ذمہ داریاں صحیح صحیح ادا کرنی چاہئیں کیونکہ قیامت کے دن ان کے بارے میں ہم سے سوال ہوگا۔

حدیث نمبر 20

مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ	خَيْرُ النَّاسِ
جو نفع پہنچاتا ہے لوگوں کو	لوگوں میں سب سے اچھا

لوگوں میں سب سے اچھا وہ ہے۔ جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

تشریح: اس حدیث کا موضوع انسانیت کی خدمت ہے۔

1- خدمت انسانیت: اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اس کی مخلوق بالخصوص انسانوں کی مدد کرنا خدمت انسانیت کہلاتا ہے۔

2- خلق خدا کو فائدہ پہنچانا: دنیا میں عزت اور کامیابی ان لوگوں کا مقدر ہوتی ہے جو مخلوق خدا کو نفع پہنچانے میں معروف رہتے ہیں۔ مخلوق خدا کیلئے نفع رساں آدمی کو اللہ تعالیٰ نے سب سے اچھا قرار دیا ہے۔

3- اللہ تعالیٰ کی محبت: تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ ان بندوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی مخلوق کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔

4- اللہ تعالیٰ کی مدد: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے کام کاج میں مصروف رہتے ہیں اور ان کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بندوں کی ضروریات خود پوری کر دیتا ہے۔ جو مسلمانوں سے تنگی کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی تنگی کو دور کریگا۔

5- خدمت خلق سے قلبی اطمینان: مخلوق خداوندی کی خدمت سے دل کو سکون اور اطمینان ملتا ہے۔ دوسروں کے درد کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرماتا۔

6- اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق: اس فرمان میں آپ ﷺ نے خدمت خلق کی تاکید فرمائی ہے، نیز بتایا کہ لوگوں میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو دوسروں کے کام آتے ہیں اور اللہ کی مخلوق کے لیے آسانیاں پیدا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہمیں بھی اللہ کے بندوں کے ساتھ محبت اور حسن سلوک کا رویہ اپنانا چاہیے تاکہ آپ ﷺ کے اس ارشاد گرامی کے مطابق ہمارا شمار بھی سب سے اچھے لوگوں میں ہو جائے۔

معروضی سوالات

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

● سوال: نماز کی اہمیت کے بارے میں حدیث کا ترجمہ لکھئے؟ ○ جواب: نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز کو قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے نماز کو گرا دیا اس نے دین کو گرا دیا۔

● سوال: علم کا پہلا ادب کیا ہے؟ ○ جواب: علم کا پہلا ادب علم کی بات کو خاموشی اور توجہ سے سننا ہے۔

● سوال: خطبہ جمعہ کے آداب تحریر کریں؟ ○ جواب: (۱) خطبہ کو غور سے سننا (۲) خاموشی اختیار کرنا (۳) خطبہ کے دوران کسی بولنے والے کو بھی خاموش رہنے کا نہ کہا جائے (۴) قبلہ رو ہو کر خطبہ سنا جائے۔

● سوال: نماز باجماعت میں شامل ہونے کے آداب تحریر کریں؟ ○ جواب: جب نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے تو اس میں شرکت کرنے کیلئے دوڑ کر نہ آئیں بلکہ سکون و وقار کے ساتھ چل کر آئیں۔ نماز کی جتنی رکعتیں مل جائیں انہیں جماعت کے ساتھ ادا کریں اور جو رکعتیں چھوٹ جائیں تو انہیں امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کر لیں۔

● سوال: رمضان المبارک کی فضیلت کے بارے حدیث کا ترجمہ لکھیے؟

○ جواب: جس شخص نے ایمان اور حصول ثواب کیلئے رمضان کے روزے رکھے اور راتوں کو قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

● سوال: روزے دار کیلئے کونسی دو خوشیاں ہیں؟ ○ جواب: ایک خوشی روزہ کو افطار کرتے وقت اور دوسری خوشی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت ہوگی۔

● سوال: حج کس پر فرض ہے؟

○ جواب: حج کی ادائیگی ہر صاحب استطاعت مسلمان مرد اور عورت پر زندگی میں ایک دفعہ فرض ہے۔

● سوال: کس قسم کے حج کی ادائیگی سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں؟

○ جواب: وہ حج جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا جائے، تمام ارکان حج کو صحیح طریقے سے ادا کیا جائے اور

مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں۔

● سوال: حج ہمیں کس بات کا درس دیتا ہے؟ ○ جواب: حج ہمیں صبر و تحمل، عفو و درگزر اور ایثار کا درس دیتا ہے۔

● سوال: اللہ تعالیٰ کس شخص کو آگ پر حرام کر دیتا ہے؟ ○ جواب: جس شخص کے پاؤں (بھی) اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام کر دیتا ہے۔

● سوال: حکمران کی سب سے اہم ذمہ داری کیا ہے؟

○ جواب: اپنی رعایا کے حقوق کی نگہداشت اور ان کی فلاح و بہبود حکمران کی سب سے اہم ذمہ داری ہے۔

● سوال: ماں باپ کس کے جوابدہ ہیں؟

○ جواب: ماں باپ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے بارے میں جوابدہ ہیں۔

● سوال: لوگوں میں سے سب سے اچھا کون ہے؟

○ جواب: لوگوں میں سے سب سے اچھا شخص وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے اور انہیں تکلیف نہ دے۔

❁ ہر سوال کے دیے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

★ نماز دین کا ہے۔

الف۔ جھنڈا　ب۔ فرش　ج۔ دروازہ　(د۔ ستون)

★ جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگنے والا دوزخ کی طرف بنا تا ہے ایک:

الف۔ سڑک　ب۔ مکان　(ج۔ پل)　د۔ سیڑھی

★ .... تقویٰ پیدا کرتا ہے۔

(الف۔ روزہ)　ب۔ جمعہ　ج۔ جہاد　د۔ وعظ

★ روزہ دار کیلئے خوشیاں ہیں۔

الف۔ تین　(ب۔ دو)　ج۔ چار　د۔ دس

★ روزہ بظاہر ایک عبادت ہے۔

الف۔ راحت والی　ب۔ مسرت والی　(ج۔ مشقت والی)　د۔ سکون والی

★ بیت اللہ واقع ہے۔

الف۔ مدینہ شریف میں　(ب۔ مکہ شریف میں)　ج۔ جدہ میں　د۔ ریاض میں

★ ہر شخص اپنی رعایا کے بارے میں .... ہے۔

الف۔ غافل　ب۔ حریص　(ج۔ جواب دہ)　د۔ پریشان

★ والدین اپنے اولاد کی .... کے سلسلے میں جوابدہ ہیں۔

الف۔ م　ب۔ تربیت　(ج۔ تعلیم و تربیت)　د۔ ت

★ لوگوں میں اچھا وہ ہے جو لوگوں کو .... پہنچاتا ہے۔

الف۔ نقصان　ب۔ کھانا　ج۔ لباس　(د۔ نفع)

موضوعاتی مطالعہ

5-طہارت وجسمانی صفائی

سوال نمبر 1: قرآن وحدیث کی روشنی میں طہارت پر ایک مختصر نوٹ لکھئے؟

جواب: 1- طہارت کے لغوی معنی: طہارت کے لغوی معنی پاک ہونے کے ہیں۔

2- طہارت کا عام مفہوم: عام طور پر جسم، لباس اور ارد گرد کے ماحول کو صاف رکھنے کو طہارت کے معنوں میں لیا جاتا ہے جسکا مقصد صرف بیماریوں سے بچنا اور صاف نظر آنا ہے۔

3- شرعی مفہوم: اسلامی شریعت کے مطابق محض جسم ولباس کی صفائی طہارت نہیں ہے بلکہ شریعت کے مقرر کردہ اصولوں اور شرائط کی روشنی میں پاک اور صاف ہونے کا نام طہارت ہے۔ صرف انہیں اصولوں کے مطابق طہارت حاصل کرنے سے ہی عبادت مقبول ہو سکتی ہے۔ محض ہاتھ منہ دھونے یا عام غسل کرنے سے عبادت مقبول نہیں ہے۔

4- طہارت وجسمانی صفائی کی اہمیت: دین اسلام تمام انسانوں کیلئے ایک مکمل اور قابل عمل نظام فراہم کرتا ہے جو کہ فطرت کے عین مطابق ہے۔ فطرت انسانی طہارت اور صفائی کو پسند کرتی ہے اور گندگی اور ناپاکی سے متنفر ہے۔ اسی لیے قرآن حکیم اور احادیث نبویہ میں طہارت اور صفائی اپنانے پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں: وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (المدثر 5-4) "اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے اور ناپاکی سے دور رہیے" قرآن مجید میں ایک اور جگہ ارشاد ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (سورۃ البقرۃ 222) بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ "طہارت و پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے"

طہارت کی قسمیں: شرعی اعتبار سے طہارت کے دو جز ہیں۔ (1) وضو (2) غسل

نماز ادا کرنے سے پہلے جسم اور لباس کے پاک ہونے کے ساتھ وضو کرنا بھی واجب ہے۔ اور اگر جسم ناپاک ہو تو وضو کے ساتھ جسم کی پاکیزگی کیلئے غسل کرنا لازم ہے۔ یہی حکم لباس کا بھی ہے کہ اگر لباس ناپاک ہو تو لباس کا پاک کرنا بھی ضروری ہے۔

سوال نمبر 2: وضو کا طریقہ بیان کیجئے؟

جواب: وضو کے فرائض: وضو کے چار اہم اجزا ہیں جو وضو کے فرائض کہلاتے ہیں اور وہ مندرجہ ذیل ہیں:-

(i) چہرے کا دھونا (ii) ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا (iii) سر کا مسح کرنا (iv) ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا

وضو کرنے کا مسنون طریقہ: وضو کرنے میں اگرچہ اہم حصے چار ہیں۔ جن کا اوپر بیان کیا جا چکا ہے مگر ان فرائض وضو کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کے بتائے ہوئے مکمل طریقہ کے مطابق وضو کرنا مسنون وضو کہلاتا ہے۔ جس کا ترتیب وار طریقہ درج ذیل ہے۔

(i) ہاتھوں کا اچھی طرح دھونا (ii) تین بار کلی کرنا (iii) تین بار ناک میں پانی ڈالنا
(iv) چہرے کو پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک اچھی طرح دھونا (v) کہنیوں سمیت بازوؤں کو دھونا (vi) سر کا مسح کرنا
(vii) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کو دھونا (viii) وضو کرتے وقت جسم کا دایاں حصہ پہلے دھونا اور بایاں حصہ بعد میں دھونا (ix) وضو والے اعضاء کو تین بار دھونا۔

سوال نمبر 3: غسل کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: غسل کا مفہوم: اردو زبان میں غسل سے مراد نہانا ہے اگر جسم پاک نہ ہو تو وضو کے ساتھ غسل کرنا بھی واجب ہے جس کے بغیر عبادت قابل قبول نہیں۔ انسان کی صحت وصفائی کیلئے بھی اسلام نے غسل کی ترغیب دی ہے۔

غسل کی مسنون صورتیں: کچھ صورتیں ایسی ہیں کہ ان میں غسل کرنا سنت ہے۔ اور باعث ثواب ہونے کے ساتھ صحت کیلئے بھی بہتر ہیں۔ جیسے (1) ہر جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے غسل کرنا (2) عید الفطر اور عید الاضحی کے دن نماز عیدین سے پہلے غسل کرنا۔ (3) حج اور عمرہ کیلئے احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا وغیرہ ایسی صورتیں ہیں جو کہ غسل مسنون کے زمرے میں آتی ہیں۔

کچھ ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں غسل کرنا واجب ہوتا ہے اگر ان حالتوں میں بغیر عذر غسل نہ کیا جائے تو انسان گناہ گار رہتا ہے اور عبادت بھی قبول نہیں ہوتی ان تمام صورتوں کی تفصیل دینی کتب میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

غسل کے فرائض: غسل میں تین فرائض ہیں ان میں سے کسی ایک میں بھی کمی ہوئی تو غسل نہ ہوگا۔

۱- منہ بھر کر کلی کرنا کہ حلق کے آخر تک اور داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہہ تک پانی پہنچ جائے ۲- ناک میں اس طرح پانی ڈالنا کہ دونوں نتھنوں کے نرم حصہ تک پانی جائے اور وہ خشک نہ رہیں ۳- تمام بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلووں تک ہر ظاہری حصہ اور بالوں تک پانی پہنچ جائے اور وہ خشک نہ رہیں۔

غسل کرنے کا سنت طریقہ: غسل کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر استنجا کرے خواہ نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو۔ پھر بدن پر اگر کہیں نجاست لگی ہو تو اس کو دھو کر دور کرے۔ پھر نماز کی طرح وضو کرے اور پھر تین مرتبہ دائیں اور تین مرتبہ بائیں کندھے سے جسم پر پانی بہانے کے بعد مکمل بدن پر اچھی طرح پانی بہا کر تر کرے۔ اور دوران غسل نہ کلام کرے اور نہ ہی کوئی دعا پڑھے اور نہ گنگنائے۔ غسل کرتے وقت پانی ضرورت کے مطابق استعمال کرے اور بغیر ضرورت پانی ضائع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ عورت کیلئے پردے میں نہانا ضروری ہے جبکہ مرد کیلئے بامر مجبوری کپڑا پہن کر نہانے کی اجازت ہے۔

غسل کے فوائد: شریعت کے بیان کردہ تمام طریقوں میں انسان کے لیے بے شمار فائدے ہیں جیسا کہ ہر نماز سے پہلے وضو کرنے سے سکون ملتا ہے اسی طرح غسل سے بھی سکون ملتا ہے، تھکاوٹ دور ہوتی ہے اور انسان صاف ستھرا رہتا ہے۔ نیز عبادت میں لطف آتا ہے اور کام کرنے کی صلاحیت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر 4: طہارت کے بارے میں ایک آیت اور ایک حدیث بیان کیجئے؟

جواب: آیت: قرآن مجید میں ایک اور جگہ ارشاد ہے: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ

الْمُتَطَهِّرِيْنَ (سورۃ البقرۃ 222) بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

حدیث: نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ "طہارت و پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے"

سوال نمبر 5: طہارت کے فوائد کیا ہیں؟

جواب: طہارت کے فوائد: لفظ طہارت ایک شرعی اصطلاح ہے۔ جس میں ظاہری صفائی کے ساتھ ساتھ بدن کی پاکیزگی بھی شامل ہے۔ اس لیے صفائی کے مقابلے میں طہارت ایک جامع لفظ ہے۔ جس کے چند ایک فوائد یہ ہیں: 1-وہ طہارت جو شریعت کے اصولوں کے مطابق ہو اس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ 2-طہارت تمام عبادات کی مقبولیت کا ذریعہ ہے۔ 3-طہارت میں ظاہری اعضاء کے ساتھ پورے جسم اور لباس کی صفائی بھی شامل ہے اس لئے انسان ایسی بیماریوں سے بچار ہتا ہے جو پسینے، بدبو اور میل کچیل سے پھیلتی ہے۔ 4-طہارت میں رہنے سے انسان خوش نما نظر آتا ہے۔ جس سے اس کی شخصیت نکھرتی ہے اور دوسروں پر اس کے اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ 5-طہارت کے ذریعے انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ اور وہ اکثر گناہوں سے بچار ہتا ہے۔

سوال نمبر 6: خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجئے؟

i- جمعہ کے دن غسل............... ہے۔ (سنت)

ii- عیدین کے دن غسل............... ہے۔ (سنت)

iii- غسل کرتے وقت پورے جسم پر ...... مرتبہ پانی بہایا جائے۔ (تین)

iv- پانی کا استعمال......کیا جائے۔ (اعتدال کے ساتھ)

v- طہارت کے بغیر نماز............ ہو سکتی۔ (قبول نہیں)

معروضی سوالات

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

● سوال: اسلام بطور دین سے کیا مراد ہے؟ ○ جواب: اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور دین فطرت ہے۔ اس دین میں تمام انسانوں کیلئے راہنمائی موجود ہے۔

● سوال: طہارت کے موضوع پر کوئی ایک آیت قرآنی اور ترجمہ لکھیے؟ ○ جواب: وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (المدثر) "اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے اور ناپاکی سے دور رہیے"

● سوال: طہارت کے حوالے سے کوئی سی ایک حدیث اور ترجمہ لکھیے؟

○ جواب: اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ "طہارت و پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے"

● سوال: طہارت کے لغوی معنی لکھیے؟ ○ جواب: طہارت کے لغوی معنی پاک ہونے کے ہیں۔

● سوال: کیا شریعت کے اصولوں کے مطابق طہارت حاصل نہ کرنے سے عبادت قبول ہوتی ہے؟

○ جواب: شریعت کے اصولوں کے مطابق طہارت حاصل نہ کرنے سے عبادت مقبول نہیں ہوتی۔

● سوال: طہارت میں کونسی دو چیزیں شامل ہیں؟

○ جواب: طہارت میں دو چیزیں شامل ہیں (۱) وضو (۲) غسل

● سوال: نماز سے پہلے جسم اور لباس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

○ جواب: نماز سے پہلے وضو کرنا واجب ہے۔ بشرطیکہ جسم اور لباس پاک ہوں اور اگر جسم اور لباس پاک نہ ہوں تو وضو کے ساتھ غسل کرنا اور لباس کو پاک کرنا بھی ضروری ہے۔

● سوال: وضو کے فرائض کتنے ہیں؟

○ جواب: وضو کے چار فرائض ہیں۔(1) چہرے کا دھونا (2) کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا (3) چوتھائی سر کا مسح کرنا (4) ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا

● سوال: غسل سے کیا مراد ہے۔ اور غسل کرنے کے کیا فوائد ہیں؟ ○ جواب: اردو زبان میں غسل کے معنی نہانے کے ہیں۔ جسم کی پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنے کیلئے غسل کرنا ضروری ہے۔

● سوال: جمعہ اور عیدین کے دن اور حج اور عمرہ کیلئے احرام باندھنے سے پہلے غسل کی کیا اہمیت ہے؟

○ جواب: جمعہ اور عیدین کے دن اور حج اور عمرہ کیلئے احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا سنت رسول ﷺ ہے۔

● سوال: غسلِ واجب کی صورت میں غسل نہ کرنے سے کیا خرابی لازم آتی ہے؟ ○ جواب: غسلِ واجب کی صورت میں بغیر عذر غسل نہ کرنے سے انسان گناہگار ہوتا ہے اور عبادت بھی قبول نہیں ہوتی۔

● سوال: غسل کا طریقہ مختصراً لکھیے یا غسل کے کیا آداب ہیں مختصراً لکھیے؟

○ جواب: جسم کا جو حصہ ناپاک ہو جائے اسے دھونے کے بعد تین بار حلق میں اور تین بار ناک میں اچھی طرح پانی ڈالا جائے اور پھر پورے جسم پر اچھی طرح پانی بہایا جائے غسل کرتے وقت باپردہ رہنا چاہیے اور گنگنانے یا باتیں کرنے سے پرہیز کیا جائے۔

● سوال: غسل اور وضو کے ذریعے حاصل ہونے والی طہارت کے فوائد لکھیے؟

○ جواب: ہر نماز سے پہلے وضو کرنے سے ذہنی اور جسمانی سکون ملتا ہے۔ انسان صاف ستھرا رہتا ہے اور تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ صفائی کے باعث انسان مختلف بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔

❁ ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

★ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور الف۔ دین قدیم ہے۔ ب۔ آریوں کا مذہب ہے۔ (ج۔ دین فطرت ہے) د۔ دین عجم ہے

★ طہارت کے لغوی معنی ہیں۔

(الف۔ پاک ہونا) ب۔ وضو کرنا ج۔ غسل کرنا د۔ خوشبو لگانا

★ طہارت کے نہ ہونے سے عبادت۔

الف۔مقبول ہے　　ب۔غیر مقبول ہے　　ج۔زیادہ ہوتی ہے　　د۔بے مزہ ہے

★ اگر جسم اور لباس پاک ہو تو نماز سے پہلے وضو کرنا۔

الف۔سنت ہے　　ب۔مستحب ہے　　ج۔واجب ہے　　د۔مکروہ ہے

★ وضو کے فرائض ہیں۔　　الف۔تین　　ب۔پانچ　　ج۔چار　　د۔چھ

★ اگر جسم پاک نہ ہو تو وضو کے ساتھ ضروری ہے۔

الف۔خوشبو لگانا　　ب۔عبادت کرنا　　ج۔غسل کرنا　　د۔تیمم کرنا

★ جمعہ اور عیدین کے دن اور حج اور عمرہ کے لیے احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا۔

الف۔واجب ہے　　ب۔سنت ہے　　ج۔مستحب　　د۔ناجائز

★ غسل کرتے وقت پانی استعمال کرنا چاہیے۔

الف۔بہت زیادہ　　ب۔اعتدال کے ساتھ　　ج۔گرم　　د۔ٹھنڈا

☆☆☆☆☆☆☆

6- صبر و شکر اور ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی

سوال نمبر 1: اسلامی تعلیمات میں صبر کی ترغیب کیوں دی گئی ہے؟

جواب: صبر کے لغوی معنی: صبر کے لغوی معنی روکنا اور برداشت کرنا ہیں۔

صبر کا اصطلاحی مفہوم: روز مرہ زندگی میں پریشانی، تکلیف اور ناخوشگوار حالات میں ثابت قدم رہتے ہوئے ہمت سے کام لینا اور اپنے رب پر بھروسہ کرنا صبر کہلاتا ہے۔

صبر قرآن کی نظر میں: صبر بندہ مومن کی خاص نشانی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے پسند فرمایا ہے۔اور صبر کرنے والوں کیلئے کئی طرح کی خوشخبریاں ہیں۔قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ "صبر کرنے والوں کو ہی ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا" حکم الٰہی ہے۔ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (سورۃ الانفال) "اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے" ایک اور جگہ ارشاد ہے۔ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ "اور اپنے رب کیلئے صبر کر" (سورۃ المدثر)

صبر کی اہمیت اور فوائد: انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں صبر کی بہت اہمیت ہے۔صبر کی ضد جلد بازی ہے۔جلد بازی سے کیے جانے والوں کاموں میں عموماً نقصان اور شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے جبکہ صبر سے کام لینے سے نہ صرف انسان کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے بلکہ نقصان اور شرمندگی سے بھی بچتا ہے۔

صبر انبیاء علیہم السلام کی خصوصیات میں سے ہے۔قرآن مجید میں حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کا بطور خاص تذکرہ کیا گیا ہے۔اور انہیں صبر کرنے پر ہی۔ "نِعْمَ الْعَبْدُ" یعنی بہت بہترین بندہ کا خطاب دیا گیا ہے۔

صبر کے بے شمار فوائد میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

1- چونکہ انسانی زندگی میں تنگی اور خوشحالی غم اور خوشیاں بدل بدل کر آتے رہتے ہیں اس لئے صبر کرنے والے ہی حقیقی طور پر زندگی کا لطف اٹھا سکتے ہیں جبکہ بے صبری کا مظاہرہ کرنے والے زندگی کی مشکلات سے تنگ آ کر

مایوس ہو جاتے ہیں۔ 2- صبر سے انسان میں عزم، حوصلہ اور اعتماد بڑھتا ہے۔

3- صبر کو کامیابی کی کنجی قرار دیا گیا ہے۔ 4- صبر میں اللہ تعالیٰ کی محبت پوشیدہ ہے۔

5- صبر کرنے والی قومیں اور معاشرے بڑے بڑے بحرانوں کا آسانی سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔

6- صبر کا دنیاوی اجر کامیابی اور اُخروی اجر اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔

7- صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت شامل حال ہوتی ہے۔

سوال نمبر 2: قرآن وسنت میں شکر کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: قرآن وسنت میں شکر کی اہمیت: قرآن وسنت سے شکر کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

قرآن وحدیث میں متعدد جگہ ارشاد ہے کہ شکر کرنے والوں پر مزید انعامات اور نوازشیں کی جاتی ہیں اور عذاب سے نجات ملتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ (سورۃ النساء) ترجمہ: "اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ" سورۃ آل عمران میں ہے۔ وَسَنَجْزِی الشّٰكِرِيْنَ "اور ہم شکر کرنے والوں کو عنقریب جزا دیں گے"۔ سورۃ ابراہیم میں ارشاد فرمایا لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ "اگر تم شکر کرو گے تو میں ضرور تمہیں مزید عطا کروں گا" جبکہ حدیث میں ہے: مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ "جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ کا شکر بھی ادا نہ کیا"۔

سوال نمبر 3: شکر کے لغوی معنی کیا ہیں نیز شکر ادا کرنے کے طریقے بتایئے؟

جواب: شکر کے لغوی معنی: شکر کے لغوی معنی ہیں کسی کے بہتر سلوک پر اس کی تعریف کرنا۔

شکر کا اصطلاحی مفہوم: کسی کے احسان وعنایت پر دل سے احسان ماننا اور زبان سے اس کا اظہار کرنا شکر ہے۔ شکر کا اظہار خالق کیلئے بھی ہوتا اور مخلوق کے لیے بھی۔

شکر کے تقاضے: سب سے زیادہ شکر کے لائق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ کیونکہ انسان ہی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے سب سے زیادہ لطف اندوز ہوتا ہے۔ اسکے بعد عام انسانوں میں سے بھی ایک مسلمان ایمان کی وجہ سے مزید دائمی فوائد حاصل کرتا ہے۔ اسلئے اس پر لازم ہے کہ وہ ان نعمتوں پر شکر کا اظہار کرے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنے کے طریقے: (i) اپنی زبان سے ان نعمتوں کا ذکر کرے اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے۔ (ii) اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کو مانے اور اس کی عظمت اور اپنی اطاعت کا احساس پیدا کرے۔ (iii) اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کرے اور اس کی نافرمانی سے بچے۔ اس کی نعمتوں کا انکار نہ کرے اور ان نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو محروم نہ کرے۔

بندوں کیلئے شکر: اللہ تعالیٰ کے شکر کیساتھ ساتھ بندوں کا شکر بھی ادا کرنا کرنا ضروری ہے حدیث میں ہے: مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ "جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ کا شکر بھی ادا نہ کیا"۔

انسان اس دنیا میں تنہا اپنی ضرورتیں پوری نہیں کر سکتا بلکہ اللہ نے انسانوں کو باہم ایک دوسرے کا وسیلہ بنایا ہے۔ اس لیے لوگوں کے بہتر سلوک اور احسانات کے بدلے کے طور پر ان کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اس سے شکر کرنے والے میں عاجزی پیدا ہوتی ہے اور جس کا شکر ادا کیا جائے اس میں باہمی تعاون اور مدد کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔

سوال نمبر 4: قرآن پاک میں صبر کرنے والوں کو کیا بشارت دی گئی ہے؟

جواب: قرآن کریم میں صبر کرنے والوں کو کے لیے کئی طرح کی خوشخبریاں ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ "صبر کرنے والوں کو ہی ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا" حکم الٰہی ہے۔ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (سورۃ الانفال) "اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے" ایک اور جگہ ارشاد ہے۔ وَلِرَبِّکَ فَاصْبِرْ "اور اپنے رب کیلئے صبر کر" (سورۃ المدثر)۔

سوال نمبر 5: خالی جگہیں پُر کیجئے؟

i- صبر و شکر .... ہونے کی دلیل ہیں۔ (مومن)
ii- قرآن کریم میں شکر کے متعلق بہت .... آئی ہے۔ (تاکید)
iii- قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ کو ..... کرنے کا حکم دیا۔ (صبر)
iv- بے شک اللہ تعالیٰ .... کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (صبر)
v- دکھ تکلیف کو .... ہی دور کرسکتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ)

معروضی سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

● سوال: ایک مسلمان میں صبر و شکر کا ہونا کس بات کی دلیل ہیں؟
○ جواب: ایک مسلمان میں صبر و شکر اس کے ایمان کے کامل ہونے کی دلیل ہیں۔
● سوال: دنیا میں خوشگوار اور تکلیف دہ حالات میں مومن کا رد یہ کیسا ہونا چاہیے؟
○ جواب: ان دونوں صورتوں میں مومن کا رویہ مثبت ہونا چاہیے اور اسے [illegible] کا رویہ اپنانا چاہیے۔
● سوال: صبر کے لغوی معنی کیا ہیں؟ ○ جواب: صبر کے لغوی معنی روکنا اور برداشت کرنا ہیں۔
● سوال: صبر کا مفہوم لکھیے؟ ○ جواب: صبر کا مفہوم یہ ہے کہ ناخوشگوار حالات میں نفس پر قابو رکھا جائے اور گھبرانے کی بجائے ثابت قدمی اختیار کی جائے۔
● سوال: اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے تین طریقے کونسے ہیں؟
○ جواب: (i) زبان سے کلمات شکر ادا کرنا۔ (ii) دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اپنی اطاعت و بندگی کا احساس رکھنا۔ (iii) اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کرنا۔
● سوال: آیت "لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ" کا ترجمہ لکھیے؟
○ جواب: اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔
● سوال: مصیبت اور برے وقت میں بد دلی سے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟
○ جواب: مصیبت اور برے وقت میں قوموں کی بد دلی، مایوسی اور افراتفری انہیں تباہ کر دیتی ہیں۔
● سوال: اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر کا پھل کیا دیا جاتا ہے؟

○ جواب: صبر کرنے پر اللہ تعالیٰ اپنی مدد اور نصرت سے نوازتا ہے۔

● سوال: آیت: " فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ " کا ترجمہ لکھیے؟ ○ جواب: " اپنے رب کے حکم پر صبر اختیار کرو"۔

● سوال: قرآن کریم میں نِعْمَ الْعَبْدُ کس کا لقب ہے اور کیوں؟

○ جواب: قرآن کریم نے صبر پر حضرت ایوبؑ کو نعم العبد کا لقب عنایت فرمایا یعنی بہت ہی اچھا بندہ۔

● سوال: اسلامی تعلیمات میں صبر کی ترغیب کیوں دی گئی ہے؟

○ جواب: اسلامی تعلیمات میں صبر کی ترغیب دی گئی ہے کیونکہ صبر میں ہی دنیا و آخرت کی کامیابی کا راز ہے۔

● سوال: قرآن میں شکر کی کیا اہمیت ہے؟

○ جواب: قرآن نے شکر کی بہت تاکید کی ہے اور فرمایا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں اور زیادہ عطا کروں گا۔

❁ ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگایئے۔

★ صبر و شکر ایک مسلمان کے اوصاف ہیں جو دلیل ہیں۔ الف۔ ایمان کے کامل ہونے کی
ب۔ ایمان بڑھنے کی ج۔ بہادری کی (د۔ نیک ہونے کی)

★ دنیا میں ناخوشگوار اور تکلیف دہ حالات میں ایک مومن کو رویہ اختیار کرنا چاہیے۔
الف۔ عقلمندی کا (ب۔ صبر و شکر کا) ج۔ بے بسی د۔ عاجزی کا

★ صبر کے لغوی معنی ہیں۔ (الف۔ روکنا اور برداشت کرنا)
ب۔ بہادری دکھانا ج۔ عاجزی سے کام لینا د۔ جلد بازی کرنا

★ شکر کے لغوی معنی ہیں۔ الف۔ دعا کرنا ب۔ عبادت کرنا
ج۔ آداب بجالانا (د۔ کسی کے احسان و عنایت پر اسکی تعریف کرنا)

★ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے طریقے ہیں۔
الف۔ چار ب۔ چھ ج۔ دو (د۔ تین)

★ جو لوگ شکر گزاری کرتے ہیں انہی کا مقدر ہوتی ہے۔
الف۔ جنگ ب۔ شہرت (ج۔ فراخی اور فراوانی) د۔ حکومت

★ اگر آزمائش و مصیبت میں صبر سے کام لیا جائے تو اس کے بدلے میں ملے گا۔
الف۔ روپیہ پیسہ (ب۔ بہترین اجر) ج۔ انعام د۔ کچھ بھی نہیں

★ صبر کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ احقاف میں سنت قرار دیا ہے۔
الف۔ نیک لوگوں کی (ب۔ حوصلے والے رسولوں کی) ج۔ جنوں کی د۔ بہادروں کی

★ نِعْمَ الْعَبْدُ قرآن میں لقب ہے۔
الف۔ حضرت عیسیٰؑ ب۔ حضرت یونسؑ ج۔ حضرت آدمؑ (د۔ حضرت ایوبؑ)

★ دنیا و آخرت میں حقیقی کامیابی کی خوشخبری کے حق دار وہ ہیں جو۔
الف۔ صدقہ دیں ب۔ نمازیں پڑھیں (ج۔ صبر اختیار کریں) د۔ حج کریں

7-عائلی زندگی کی اہمیت

سوال نمبر 1: عائلی زندگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: عائلی زندگی کا لغوی مفہوم: عائلی زندگی کا مفہوم: لفظ عائل عربی میں "عِيَالَة" سے بنا ہے، جس کے معنی صاحب اولاد ہونا یا ان کی کفالت کرنا ہے۔

اصطلاحی مفہوم: اردو میں اس کے لئے خاندان، گھرانا یا کنبہ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے عائلی زندگی سے مراد انسان کی گھریلو یا خاندانی زندگی ہے۔

عائلی زندگی کی اہمیت: انسانی زندگی میں اس کے خاندان کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ پیدائش سے لے کر موت تک انسان اپنی ساری زندگی اپنے خاندان کے ہمراہ گزارتا ہے۔ ایک خاندان کے افراد اپنے مختلف رشتوں کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں۔ میاں، بیوی، ماں، باپ، بیٹا اور بیٹی جیسے پاکیزہ رشتے ایک خاندان کے لئے بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ پھر دادا دادی نانا نانی، چچا ماموں اور خالہ وغیرہ جیسے تمام رشتے مختلف خاندانوں کے افراد کو آپس میں مربوط کرتے ہیں۔ جس سے آگے چل کر قبیلہ اور پھر معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ انسانی تمدن کی ابتداء خاندانی نظام سے ہوتی تھی۔ اور اس کی بقا کا انحصار بھی اسی خاندانی نظام پر ہے۔ گویا خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے۔ اسی لئے خاندان اور معاشرہ آپس میں لازم و ملزوم ہوئے ہیں۔ خاندان کے اثرات معاشرے پر اور معاشرے کے اثرات خاندان پر پڑتے ہیں۔ اگر معاشرہ اسلامی طرز زندگی پر گامزن ہوگا۔ اور اس میں خوشحالی ہوگی تو خاندان پر بھی اس کے اچھے اثرات مرتب ہوں گے اور اس کے افراد بھی خوشحال ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے معاشرے میں ایک مضبوط خاندانی نظام کے قیام پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔

سوال نمبر 2: خاندانی نظام کی اہمیت پر نوٹ لکھئے؟

جواب: خاندانی نظام: خاندانی نظام زندگی سے مراد ایک مرد اور عورت کا نکاح کے ذریعے خاندان کی بنیاد رکھنا ہے۔ اور یہ خاندان ہی معاشرہ کی اکائی ہے۔ خاندانی نظام زندگی کی اہمیت مندرجہ ذیل نکات سے واضح ہو جاتی ہے۔

1-بقائے نسل انسانی: خاندانی زندگی کا اولین مقصد انسانی نسل کا تحفظ اور بقا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو! جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا پیدا کیا۔ پھر ان دونوں کی نسل سے مردوں اور عورتوں کی ایک بڑی تعداد پھیلا دی۔" (سورۃ النساء: 1)

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا (الاعراف: 189)

ترجمہ: وہ (اللہ) جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے تمہارا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے۔ اور دوسری جگہ ارشاد ہے۔ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا۔ (سورۃ الروم: 21) ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان سے تسکین پاؤ۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں اپنی امت کی کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

2- سکون واطمینان: نکاح سے ایک با مقصد اور آرام دہ زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت کا رشتہ استوار کیا۔ خاندانی نظام سے انسان کا اخلاق پاکیزہ رہتا ہے۔

3- محبت ورحمت: نکاح کے ذریعہ مرد اور عورت دونوں کے درمیان محبت مودت کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: "وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَّرَحْمَةً" ترجمہ: اور اس نے تمہارے درمیان محبت ورحمت پیدا کردی۔

4- اخلاق کا تحفظ: خاندانی زندگی سے انسان کا اخلاق پاکیزہ رہتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! جب کوئی مسلمان نکاح کرتا ہے تو شیطان چیخ اٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کا برا ہو اس نے مجھ سے دو تہائی دین بچا لیا۔

5- تربیت اولاد: نکاح کے ذریعے مرد اور عورت آنے والی نسل کو کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری نبھانے کا عزم کرتے ہیں۔ اور اولاد کے ملنے پر شکر الہی کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی صحیح تعلیم وتربیت کے لئے دن رات کوشش کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ آدمی کے مرجانے کے بعد نیک اولاد صدقہ جاریہ ہے۔ اور اولاد اپنے والدین کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالی ان کی بخشش فرمادیتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے: "يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا" (سورۃ التحریم:6)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو آگ سے بچاؤ۔

سوال نمبر 3: زوجین کے ایک دوسرے پر کیا حقوق ہیں؟

جواب: زوجین کے حقوق وفرائض: دین اسلام ایک فطری دین ہے جس نے ہر فرد کیلئے کچھ حقوق وفرائض مقرر کر دیئے ہیں تاکہ معاشرہ کسی قسم کے ظلم وزیادتی کا شکار نہ ہو جائے۔ اسلئے زوجین یعنی میاں بیوی کے حقوق وفرائض بھی اسلام کی وسیع تعلیمات کے اندر موجود ہیں تاکہ گھریلو زندگی خوش وخرم گزرے۔ ارشاد ربانی ہے۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (اور اسی طرح ان (عورتوں) کے حقوق ہیں جس طرح ان کے فرائض ہیں دستور کے مطابق)

شوہر کے حقوق یا بیوی کے فرائض

گھریلو زندگی خوشگوار رکھنے کے لئے اسلام نے بیوی کے ذمہ کچھ فرائض عائد کیے ہیں۔ بیوی کے یہ فرائض ہی شوہر کے حقوق ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

1- اطاعت اور فرمانبرداری: بیوی کا فرض ہے کہ وہ اپنے خاوند کی فرمانبردار رہے اللہ تعالی فرماتا ہے! فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ (سورۃ النساء:34) "نیک عورتیں (شوہر کی) فرمانبردار ہیں"

2- تحفظ عصمت: بیوی کا فرض ہے کہ وہ اپنی عصمت کی حفاظت کرے۔ نیک عورتوں کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا! حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ (سورۃ النساء:34) ترجمہ: "شوہر کی عدم موجودگی میں (اس کے گھر کی) محافظ ہوتی ہیں۔" نبی کریم ﷺ نے فرمایا! جب کسی عورت کا خاوند باہر چلا جائے تو وہ اس کی غیر موجودگی میں اپنی عزت وآبرو کی حفاظت کرے اور شوہر کے مال کی نگرانی میں شوہر کی خیر خواہ ہو۔

3-اظہارِ تشکر (شکر گزاری): بیوی کو چاہیے کہ وہ گھریلو زندگی میں چھوٹی چھوٹی خواہشات پوری نہ ہونے پر شکوہ شکایت نہ کرے۔ آپ ﷺ نے معراج کی رات مردوں کی نسبت عورتوں کو زیادہ جہنم میں عذابِ الٰہی میں مبتلا دیکھا۔ وجہ پوچھنے پر آپ ﷺ نے بتایا! "تم لعنت زیادہ کرتی ہو اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔"

4- خاوند کی خوشنودی: خاوند کی خوشنودی حاصل کرنا بھی ضروری ہے تاکہ دونوں ہنسی خوشی زندگی گزار سکیں۔ روز روز کا لڑائی جھگڑا گھر کے سکون کو تباہ اور اولاد کو پریشان کر دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا! بہترین عورت وہ ہے جب شوہر اُسے دیکھے تو اُسے مسرت ہو، اسے حکم دے تو اطاعت کرے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال کی اور اپنی حفاظت کرے۔

بیوی کے حقوق یا شوہر کے فرائض

اسلامی تعلیمات کے مطابق شوہر کے ذمہ بیوی کے کئی حقوق ہیں جن کی ادائیگی شوہر پر لازم ہے۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

1- حُسنِ سلوک: اسلام نے خاوند کو تعلیم دی ہے کہ بیوی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے تاکہ گھر جنت کا نمونہ بن جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (نساء:19)

اور اپنی بیویوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے زندگی بسر کرو۔ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِیْ ترجمہ: "تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے بہتر ہوں۔" اسی طرح خطبہ حجۃ الوداع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! اے لوگو! عورتوں کے حقوق کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔

2- حق مہر: نکاح کے وقت مرد کے ذمہ حق مہر رکھا جاتا ہے جس کی ادائیگی مرد پر لازم ہوتی ہے۔ قرآن میں ارشادِ الٰہی ہے۔ ترجمہ: "اور عورتوں کو ان کے حق مہر خوش دلی سے ادا کیا کرو۔" (سورۃ النساء:25) بیوی کو اپنے حق مہر میں ملنے والی رقم یا جائیداد کو استعمال کرنے کا پورا پورا آزادانہ حق ہوتا ہے۔

3- نان ونفقہ: نان ونفقہ سے مراد مرد کے ذمہ عورت کی خوراک، لباس اور رہائش کا مناسب بندوبست کرنا ہے۔ اس بارے میں اسلام نے کوئی حد مقرر نہیں کی بلکہ یہ مرد کی مالی حیثیت کے مطابق ہوتا ہے۔

4- عدل ومساوات: اگر شوہر کی ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان کے درمیان عدل ومساوات سے کام لے اور اگر ایسا کرنا اُس کے لئے ناممکن ہو تو پھر ایک ہی بیوی پر اکتفاء کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے! اگر عدل نہ کر سکو تو پھر ایک ہی (بیوی) کافی ہے۔ (سورۃ النساء :3)

5- رازداری: شوہر اپنی بیوی کے رازوں کا امین ہوتا ہے۔ اور بیوی اپنے شوہر کے رازوں کی امین ہوتی ہے۔ اسلام نے میاں یا بیوی کے راز آشکار کرنے والے کو سخت گناہگار قرار دیا ہے۔

ارشادِ الٰہی ہے: هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (سورۃ البقرہ-187) ترجمہ: "عورتیں تمہارے لئے لباس ہیں اور تم اُن کے لئے لباس ہو۔" نبی کریم ﷺ نے فرمایا! "قیامت کے دن بدترین شخص وہ ہوگا جو بیوی

کے راز سے باخبر ہو اور اسے ظاہر کرے۔

سوال نمبر 4: اولاد کے حقوق وفرائض کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: اولاد کے حقوق وفرائض: دین اسلام میں اولاد اور والدین دونوں کے حقوق اور فرائض الگ الگ بیان کر دیئے ہیں تا کہ انسانی نسل کی بقاء معاشرتی استحکام اور بوڑھے والدین کی عزت و خدمت اور اطاعت ایک ہی وقت میں ہوتی رہے۔ اسلام نے والدین کے حقوق کے ساتھ ساتھ اولاد کے حقوق بھی متعین فرمائے ہیں جن اور ان کی ادائیگی والدین کے لئے اجر و ثواب کا باعث ہے۔

اولاد کے حقوق یا والدین کے فرائض

قرآن وحدیث کے مطالعہ سے اسلامی معاشرے میں اولاد کے حقوق یا والدین کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں۔

1- اچھی پرورش: کسی بھی بچے کا دنیا میں آنے کے بعد اس کی زندگی کا تحفظ اور جسمانی پرورش بنیادی حق ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ "اور اپنی اولاد کو غربت کے خوف سے قتل نہ کرو کیونکہ انہیں بھی اور تمہیں بھی ہم رزق دیتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ اولاد کا مار ڈالنا بڑا سخت گناہ ہے۔"

2- تعلیم وتربیت: اولاد کی پرورش کے ساتھ ساتھ انہیں اچھی تعلیم و تربیت دینا بھی والدین کا فرض ہے تا کہ بچے نہ صرف اپنے گھر کے لئے بلکہ تمام معاشرے کے لئے مفید شہری ثابت ہوں۔

3- عدل وانصاف: والدین کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ وہ اپنی تمام اولاد کے بارے میں عدل وانصاف سے کام لیں اور زندگی کی خوشیاں اور آسائشیں مہیا کرنے میں کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دیں۔ خصوصا لڑکوں کو لڑکیوں سے اعلیٰ نہ سمجھا جائے۔

4- شادی بیاہ: اسلام میں والدین کے ذمہ اولاد کی مناسب جگہ شادی کرنا بھی ضروری ہے اور اس سلسلہ میں اولاد کی رضامندی کو ضروری قرار دیا ہے۔ حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے۔ "تین چیزوں میں دیر نہیں کرنا چاہئے۔ (1) نماز میں وقت ہو جانے پر (2) جنازہ پڑھنے میں جب حاضر ہو۔ (3) لڑکی کی شادی میں جب مناسب رشتہ مل جائے۔" شادی بیاہ کے معاملات میں والدین کی راہنمائی اور تجربہ کے ساتھ ساتھ اولاد سے مشورہ خوشگوار زندگی کی راہ ہموار کرتا ہے۔

اولاد کے فرائض یعنی والدین کے حقوق

اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد ہر انسان پر جن ہستیوں کا زیادہ احسان ہوتا ہے ان میں والدین (ماں باپ) سرفہرست ہیں۔ والدین ساری زندگی اپنا سکون و راحت، مال واسباب اور توانائیاں بچے کی زندگی کو آسان، محفوظ اور خوشیوں سے بھرنے کے لئے خرچ کر دیتے ہیں۔ دین اسلام نے دنیا کے ہر مذہب کی طرح اولاد کے فرائض یعنی والدین کے حقوق پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا: اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ ترجمہ: "جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے"۔ اولاد کے فرائض درج ذیل ہیں۔

1- حسن سلوک: اسلام نے اولاد کو والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی بڑی تاکید کی ہے۔ ارشاد

الٰہی ہے! "وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا" (سورۃ الاحقاف: 15) ترجمہ: اور ہم نے انسان کو وصیت کی اپنے والدین کے ساتھ احسان (بھلائی) کی۔"

2-اطاعت و فرمانبرداری: اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے بعد والدین کے احکامات کی اطاعت اولاد پر لازم ہیں۔ وہ جس کام کو کہیں کیا جائے اور ان کی فرمانبرداری میں جان، وقت اور دولت کی قربانی دینی پڑے تو ضرور دی جائے۔ اللہ کی نافرمانی کے سوا والدین کا ہر حکم بجالانا اولاد پر فرض ہے۔ ارشادِ نبویؐ ہے۔ والدین کا نافرمان جنت کی خوشبو سے محروم رہے گا۔ دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا۔ والدین کی رضا میں اللہ کی رضا ہے اور ان کی ناراضگی میں اللہ کی ناراضگی ہے۔

3-ادب و احترام: والدین کی خدمت کے ساتھ ساتھ اُن کا ادب و احترام کرنا اولاد پر فرض ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا (ان کو اف تک نہ کہو اور نہ انہیں ڈانٹو)

4-مالی خدمت: والدین اولاد پر ساری زندگی اپنا روپیہ پیسہ خرچ کرتے ہیں۔ اُن کی صحت، تعلیم و تربیت اور ضروریات زندگی کو پورا کرتے ہیں۔ بڑھاپے میں جب وہ کمانے کے قابل نہیں رہتے تو اولاد کا فرض ہے کہ اُن کی ہر طرح سے مالی خدمت کرے اور اُن کی ضرورتوں کا خاص خیال رکھے۔

5-دُعائے خیر مغفرت: اولاد کا یہ بھی فرض ہے کہ والدین کی وفات کے بعد اُن کے لئے صدقات و خیرات کے ساتھ ساتھ دُعائے مغفرت کریں۔ قرآن میں ارشاد ہے۔ "قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا" ترجمہ: کہا دیں کہ اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی" والدین کی وفات کے بعد نیک اولاد اُن کے لئے نیکیوں میں اضافے کا باعث ہوتی ہے۔ گویا کہ وہ اپنے والدین کے لئے صدقہ جاریہ کا درجہ اختیار کر لیتی ہے۔

معروضی سوالات

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

● اسلام میں بیوی کے کیا حقوق ہیں؟

○ اسلام میں بیوی کے حقوق کے بارے میں کہا گیا ہے کہ شوہر اس کا حق مہر خوشدلی سے ادا کرے۔ نان و نفقہ کا بندوبست کرے۔ اس کے ساتھ ظلم و زیادتی نہ کرے۔ بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

● قرآن مجید نے نیک بیویوں کے بارے میں کیا کہا ہے؟

○ نیک عورتیں شوہر کی فرمانبردار اور اس کی عدم موجودگی میں (اسکے گھر کی) محافظ ہوتی ہیں۔

● اسلام میں بیوی کے فرائض کیا ہیں؟ ○ بیوی کا فرض ہے کہ وہ شوہر کی جائز کاموں میں اطاعت کرے۔ اس کی عدم موجودگی میں اس کے گھر اولاد اور خون و نسل کی حفاظت کرے۔ گھر میں خوشگوار ماحول قائم کرے، شوہر کا استقبال خوشی سے کرے اور اس سے بات بات پر جھگڑا نہ کرے۔

● حضور اکرم ﷺ نے شوہر کو کیا تعلیم دی ہے؟ ○ آپ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہے اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے بہتر ہوں۔

● حق مہر سے کیا مراد ہے؟ ○ حق مہر نکاح کے وقت مقرر کیا جاتا ہے، جس کی ادائیگی شوہر کے ذمہ ہوتی ہے اور یہ عورت کا مالی حق ہے، قرآن میں اللہ نے فرمایا: "عورتوں کے مہر خوشدلی سے ادا کرو۔"

● اسلام میں والدین اور اولاد کے حقوق کے متعلق کیا تعلیمات ہیں؟

○ اسلام دین فطرت ہے اس میں ہر شعبہ زندگی سے متعلق مکمل اور صحیح احکامات موجود ہیں۔ اسلام میں والدین اور اولاد کے لئے حقوق مقرر کر دیئے ہیں۔ (1) اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ (2) اپنی اولاد کو بھوک کے خوف سے قتل نہ کرو۔ (3) والدین میں دونوں یا ایک کو بڑھاپے کی حالت میں اُف بھی نہ کہو اور انہیں مت جھڑکو۔ (4) ان کے ساتھ محبت اور نرمی سے پیش آؤ۔

● اولاد کے فرائض مختصراً بتایئے۔ ○ اولاد کا فرض ہے کہ اللہ کی نافرمانی کے سوا والدین کے حکم کی اطاعت کریں۔ ان سے رحمت و محبت کا رویہ اختیار کریں۔ خاص طور پر جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو ان کے جذبات کا خیال رکھیں۔ ان کی وفات کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

● والدین کے فرائض پر روشنی ڈالئے! ○ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اولاد کی پرورش، تعلیم و تربیت اچھے انداز میں کریں۔ جوان ہونے پر مناسب جگہ شادی کریں۔ اولاد کے درمیان عدل و انصاف قائم کریں۔

۞ ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگایئے۔

★ زوجین سے مراد: الف۔ دو دوست (ب۔ میاں بیوی) ج۔ رشتہ دار د۔ ہمسائے

★ نیک عورتیں ہوتی ہیں۔

(الف۔ فرمانبردار) ب۔ کفایت شعار ج۔ پڑھی لکھی د۔ نرم مزاج

★ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے ...... بہتر ہے۔

(الف۔ گھر والوں کیلئے) ب۔ دوستوں کیلئے ج۔ ملازموں کیلئے د۔ بچوں کیلئے

★ قرآن نے ایک دوسرے کے لئے لباس قرار دیا ہے۔

(الف۔ میاں بیوی کو) ب۔ رشتہ داروں کو ج۔ ہمسایوں کو د۔ والدین کو

★ اسلام میں والدین پر حقوق مقرر ہیں۔

الف۔ لوگوں کے ب۔ رشتہ داروں کے (ج۔ اولاد کے) د۔ کسی کے نہیں

★ اے ایمان والو! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ اور اپنے۔

الف۔ دشمنوں کو (ب۔ اہل خانہ کو) ج۔ اپنے ملازمین کو د۔ اپنے افسروں کو

★ والدین سے نرمی و محبت سے پیش آئیں جب وہ پہنچ جائیں۔

الف۔ گھر میں ب۔ بیماری میں ج۔ کہیں بھی (د۔ بڑھاپے میں)

★ اولاد کا بنیادی حق ہے۔

(الف۔ زندگی کا) ب۔ تعلیم کا ج۔ روزی کا د۔ رائے دہی کا

★ والدین کے ذمہ ہے کہ اولاد کو دیں۔

الف۔ عیش و عشرت ب۔ اچھی سواری (ج۔ اچھی تعلیم و تربیت) د۔ مال و دولت

8- ہجرت و جہاد

سوال نمبر 1: ہجرت سے کیا مراد ہے سورۃ نساء میں ہجرت کے بارے میں کیا حکم آیا ہے؟

جواب: ہجرت کی تعریف: ہجرت سے مراد ہے کہ انسان ایک جگہ سے ترک سکونت کر کے کسی دوسری جگہ آباد ہو جائے۔ ہجرت ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ اور ایک وطن سے دوسرے وطن کی طرف ہوتی ہے۔

ہجرت کا اسلامی مفہوم: اسلام کے نقطہ نظر سے ہجرت سے مراد وہ نقل مکانی ہے جو مسلمان اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنا دین و ایمان بچانے کے لیے اسلام کے دشمن یا ظالم حکمران اور اس کے رسوم و رواج سے تنگ آ کر کرتا ہے تاکہ پر امن علاقے میں جا کر اپنے عقائد کے مطابق زندگی گزار سکے۔

اسلام میں درج ذیل صورتوں میں ہجرت کا حکم آیا ہے:

(i) مسلمان محکوم ہوں اور برسر اقتدار حکمران ظلم کے ذریعے اسلامی احکامات پر عمل نہ کرنے دیں۔

(ii) اسلامی احکامات پر عمل پیرا ہونے سے مخالفین جان کے دشمن بن جائیں۔

(iii) جس علاقے میں مسلمانوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کو شدید خطرہ لاحق ہو۔

(iv) ہجرت کرنے کے لیے وسائل میسر ہوں۔ ایسے حالات میں ہجرت نہ کرے تو گناہگار ہوگا۔

اگر مسلمان باوجود تنگی کے کسی مجبوری کی بنا پر ہجرت نہ کر سکیں تو اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے۔

سورۃ نساء میں ہجرت سے متعلق ارشاد الٰہی ہے!

سورۃ النساء آیات نمبر (97 تا 100)

اِنَّ	الَّذِيْنَ	تَوَفّٰهُمُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	ظَالِمِيْٓ
بے شک	وہ	موت دیتے ہیں جنھیں	فرشتے	(جو) ظلم کرنے والے ہیں

بے شک وہ لوگ جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں جب فرشتے

اَنْفُسِهِمْ	قَالُوْا	فِيْمَ	كُنْتُمْ	قَالُوْا	كُنَّا
اپنی جانوں پر	(تو فرشتے) کہتے ہیں	کس حال میں	تم تھے	وہ کہتے ہیں	ہم تھے

ان کی روح قبض کرنے لگتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے۔ وہ (لوگ) کہتے ہیں کہ ہم

مُسْتَضْعَفِيْنَ	فِي الْاَرْضِ	قَالُوْٓا	اَلَمْ	تَكُنْ	اَرْضُ اللّٰهِ
بے بس/عاجز	زمین میں	(فرشتے) کہتے ہیں	کیا نہ	تھی	اللہ کی زمین

زمین میں عاجز و بے بس تھے (فرشتے) کہتے ہیں کیا اللہ تعالیٰ کی زمین

وَاسِعَةً	فَتُهَاجِرُوْا	فِيْهَا	فَاُولٰٓئِكَ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ
وسیع	تاکہ تم ہجرت کرتے	اس میں	یہ وہ ہیں	ٹھکانہ جن کا	جہنم ہے

وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے بس یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے

وَسَآءَتْ	مَصِيْرًا (97)	اِلَّا	الْمُسْتَضْعَفِيْنَ	مِنَ الرِّجَالِ	وَالنِّسَآءِ
اور بری	پلٹنے کی جگہ	مگر	بے بس/عاجز	مردوں سے	اور عورتوں

اور یہ لوٹ کر آنے کی بری جگہ ہے۔ البتہ جو مرد اور عورتیں اور

وَالْوِلْدَانِ	لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ	حِيْلَةً	وَّلَا	يَهْتَدُوْنَ	سَبِيْلًا (98)
اور بچے	طاقت نہیں رکھتے تھے	کسی تدبیر (کی)	اور نہ	جانتے تھے	رستہ

بچے بے بس ہیں کہ نہ تو کوئی تدبیر کر سکتے ہیں اور نہ راستہ جانتے ہیں۔

فَاُولٰٓئِكَ	عَسَى	اللّٰهُ	اَنْ يَّعْفُوَ	عَنْهُمْ	وَكَانَ
یہ ہیں	امید ہے	اللہ تعالٰی	کہ معاف کر دے	ان کو	اور ہے

(ان کے بارے میں) امید ہے کہ اللہ تعالٰی ان کو معاف فرما دے اور

اللّٰهُ	عَفُوًّا غَفُوْرًا (99)	وَمَنْ	يُّهَاجِرْ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اللہ	معاف کرنے والا بخشنے والا	اور جو	ہجرت کرتا ہے	اللہ تعالٰی کے راستے میں

اللہ تعالٰی معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔ اور جو شخص اللہ کی راہ میں ہجرت کیلئے نکلے گا

يَجِدْ	فِي الْاَرْضِ	مُرٰغَمًا	كَثِيْرًا	وَّسَعَةً	وَمَنْ
وہ پائے گا	زمین میں	(پناہ کیلئے) جگہ	بہت سی	اور کشائش	اور جو

تو وہ زمین میں بہت سی جگہ اور کشائش پائے گا اور جو کوئی

يَّخْرُجْ	مِنْ بَيْتِهٖ	مُهَاجِرًا	اِلَى اللّٰهِ	وَرَسُوْلِهٖ
نکلتا ہے	اپنے گھر سے	ہجرت کرتے ہوئے	اللہ کی طرف	اور اسکے رسول (کی طرف سے)

اللہ تعالٰی اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کر کے اپنے گھر سے نکلے

ثُمَّ يُدْرِكْهُ	الْمَوْتُ	فَقَدْ	وَقَعَ	اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ
پھر اسکو پالے	موت	تو تحقیق	ہو گیا	اس کا اجر اللہ کے ذمے

پھر اس کو موت آ پکڑے تو اس کا اجر اللہ تعالٰی کے ذمے ہو چکا

وَكَانَ اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا (100)
اور ہے اللہ	بخشنے والا	مہربان

اور اللہ تعالٰی بخشنے والا مہربان ہے۔

نیز یہ کہ غیر مسلم معاشرے یا کسی ظالم حکمران کی وجہ سے عقائد و ارکان اسلام پر پابندی مشکل ہو تو ان پر عمل پیرا ہونے کے لیے اگر ہجرت کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہو تو ایسی صورت میں ہجرت کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ البتہ ایسے بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کے لیے معافی ہے۔ جو ہجرت کرنے کے قابل نہ ہوں۔

سوال نمبر 2: ہجرت کرنے والوں کو سورۃ نحل میں کیا بشارتیں دی گئی ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی خاطر ہجرت کرنے والوں اور سختیاں جھیلنے والوں کیلئے سورۃ نحل میں دنیا اور آخرت کے لحاظ سے بہتر اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ سورۃ نحل کی آیات نمبر 41 اور 42 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَ	الَّذِيْنَ	هَاجَرُوْا	فِي اللّٰهِ	مِنْ بَعْدِ	مَا ظُلِمُوْا
اور	جنہوں نے	ہجرت کی	اللہ (کے راستے) میں	بعد اس کے	کہ ان پر ظلم کیا گیا

جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کیلئے ہجرت کی

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ	فِي الدُّنْيَا	حَسَنَةً	وَ	لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ
ضرور ہم ٹھکانا دیں گے انکو	دنیا میں	اچھا	اور	آخرت کا اجر (تو)

ہم ان کو دنیا میں اچھا ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا اجر تو

اَكْبَرُ	لَوْ كَانُوْا	يَعْلَمُوْنَ (41)	الَّذِيْنَ	صَبَرُوْا	وَ
بڑا ہے	اگر وہ	جانتے	جنہوں نے	صبر کیا	اور

بہت بڑا ہے کاش وہ لوگ اسے جانتے۔ (وہ اجر ان کیلئے ہے) جنہوں نے صبر کیا اور

عَلٰى رَبِّهِمْ	يَتَوَكَّلُوْنَ (42)
اپنے رب پر	بھروسہ کھتے ہیں

اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

اسی طرح اللہ کی خاطر ہجرت کرنے والوں کیلئے سورۃ نحل کی آیت نمبر 110 میں بخشش اور رحمت کا وعدہ بھی موجود ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ	لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا	مِنْ بَعْدِ	مَا فُتِنُوْا
پھر بے شک تیرا رب	لیے جنہوں نے ہجرت کی	اسکے بعد	کہ وہ ستائے گئے

پھر آپ کا رب ان لوگوں کے لیے ہے جنہوں نے ستم اٹھانے کے بعد ہجرت کی

ثُمَّ جٰهَدُوْا	وَصَبَرُوْا	اِنَّ رَبَّكَ	مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
پھر جہاد کیا	اور صبر کیا	بے شک تیرا رب	ان کے بعد ضرور بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

پھر جہاد کیا اور ثابت قدم رہے بیشک آپ رب ان آزمائشوں کے بعد ضرور بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی خاطر ہجرت کرنے والوں کے لیے اور ہجرت کے نتیجے میں پیش آنے والی آزمائشوں اور سختیوں پر ثابت قدم رہنے والوں کے لیے مغفرت، بخشش اور دنیا اور آخرت میں اچھے انجام کی خوشخبریاں ہیں۔

سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 195 میں اللہ تعالیٰ کی خاطر شہید ہونے والوں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہجرت کر کے آزمائش اٹھانے والوں کیلئے بہت سی خوشخبریاں ہیں۔ جن میں ان سے ان کے بُرے اعمال کو معاف کر کے جنت دائمی میں رہنے کی نوید ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

فَاسْتَجَابَ	لَهُمْ	رَبُّهُمْ	اَنِّيْ	لَا اُضِيْعُ
قبول کرلیا	ان کیلئے	ان کے رب نے	بے شک میں	ضائع نہیں کرتا

ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرما لی کہ بے شک میں تم سے کسی

عَمَلَ عَامِلٍ	مِّنْكُمْ	مِّنْ ذَكَرٍ	اَوْ اُنْثٰى	بَعْضُكُمْ
عمل کرنے والے کے عمل کو	تو میں سے	مرد سے	یا عورت سے	تم میں سے بعض

عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرونگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت تم ایک

مِّنْ بَعْضٍ	فَالَّذِيْنَ	هَاجَرُوْا	وَ اُخْرِجُوْا	مِنْ دِيَارِهِمْ
بعض میں سے	تو جنھوں نے	ہجرت کی	اور وہ نکالے گئے	اپنے گھروں سے

دوسرے میں سے ہو تو جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے

وَ	اُوْذُوْا	فِيْ سَبِيْلِيْ	وَقٰتَلُوْا	وَقُتِلُوْا
اور	وہ تکلیف دیے گئے	میرے راستے میں	اور لڑائی کی	اور قتل کیے گئے

اور میرے راستے میں انکو تکلیف دی گئی اور وہ لڑے اور انہیں قتل کیا گیا

لَاُكَفِّرَنَّ	عَنْهُمْ	سَيِّاٰتِهِمْ	وَ	لَاُدْخِلَنَّهُمْ
ضرور میں مٹادوں گا	ان سے	ان کے گناہ	اور	ضرور میں داخل کروں گا ان کو

میں ضرور ان سے ان کے گناہ مٹا دوں گا اور میں انہیں ضرور ایسی

جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	ثَوَابًا	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
باغوں میں	بہتی ہیں	ان کے نیچے سے	نہریں	بدلہ ہے	اللہ کے ہاں

باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی (یہ انکا) اللہ کے ہاں بدلہ ہے

وَ اللّٰهُ	عِنْدَهٗ	حُسْنُ الثَّوَابِ (195)
اور اللہ	اس کے پاس ہے	بہتر بدلہ

اور اللہ کے ہاں تو بہت بہتر بدلہ ہے

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ جہاد فرض ہونے سے پہلے ہجرت کا اجر تمام اعمال سے بڑھ کر تھا۔ اور اگر آج بھی کہیں ایسی صورتحال پیش ہو کہ جہاں مسلمان مغلوب ہوں یا تھوڑی تعداد میں ہوں اور ان کا جینا محض اس سے مشکل اور تنگ کر دیا جائے کہ وہ مسلمان ہیں۔ اور انہیں اپنا دین بچانے کیلئے ہجرت کرنے کے سوا کوئی راستہ نظر نہ آتا ہو تو انہیں ہجرت کرنے پر ایسی تمام خوشخبریاں حاصل ہونگی جن کا وعدہ ان آیات میں کیا گیا ہے۔ مگر شرط یہی ہے کہ یہ ہجرت اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہنے اور اس کی طرف دعوت و اشاعت کے لیے ہو۔

سوال نمبر 3: جہاد سے کیا مراد ہے؟ اسکی مختلف اقسام تفصیل سے بیان کریں؟

جواب: جہاد کا لغوی معانی: جہاد کا لفظ عربی کے لفظ "جہد" سے ماخوذ ہے۔ اور "جہد" کے لغوی معنی کوشش و سعی کرنے کے ہیں اور "جہاد" کا لغوی معنی باہم کوشش کرنا ہے۔

اصطلاحی معنی: دین اسلام کی رو سے وہ تمام کوششیں جن میں ایثار، قربانی، مالی وسائل اور جسمانی قوتیں اللہ تعالی کے دین کی سربلندی کیلئے استعمال کی جائیں جہاد کہلاتی ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالی کی خاطر اپنے اہل وعیال، عزیز واقارب، خاندان اور اپنی جانیں قربان کر دینا بھی جہاد کی مختلف صورتیں ہیں۔

جہاد فی سبیل اللہ: عالم کفر کی وہ طاقتیں جو دین اسلام کی تعلیمات روکنے کی کوشش کریں اور دین حق کی سربلندی اور اشاعت میں رکاوٹ بنیں ان کے خلاف مسلح ہو کر بر سر پیکار ہونا جہاد فی سبیل اللہ ہے اسی کو جنگ اور قتال بھی کہا گیا ہے۔ قرآن میں ارشاد ربانی ہے۔ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ (الحج-78) ترجمہ: اور اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔

جہاد کی اقسام

1- جہاد بالنفس: انسان کی بری خواہشات جو اللہ اور اللہ کے رسول کے حکم کے خلاف ہوں۔ ان خواہشات کو دبانا جہاد بالنفس کہلاتا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث نبویؐ سے بھی اس قسم کے جہاد کا حکم ملتا ہے۔ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ (یوسف-53) ترجمہ: بے شک نفس امارہ برائی کی رغبت دلاتا ہے۔ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ (العنکبوت 69) جن لوگوں نے ہمارے راستے میں کوشش کی ہم ضرور ان کو اپنے راستے دکھائیں گے اور یقیناً اللہ نیک کاروں کے ساتھ ہے۔ حضورؐ نے فرمایا: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ (ترمذی) ترجمہ: "مجاہد وہ ہے جس نے اللہ تعالی کی اطاعت کے لیے نفس کے خلاف جہاد کیا"۔

2- جہاد بالعلم: جہاد بالعلم سے مراد اپنے قلم اور زبان کے ذریعے طاغوتی قوتوں اور اسلام دشمن عناصر کا پردہ چاک کرنا ہے۔ اس دنیا میں اکثر شر اور فساد جہالت کا نتیجہ ہے اور علم کے ذریعے ہی اس کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان کو اپنے عقل، شعور اور علم و دانش کو دوسروں تک ضرور پہنچانا چاہیے۔ اس کا نام جہاد بالعلم ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ (النحل 125) "لوگوں کو اپنے رب کی طرف آنے کی دعوت حکمت و دانش اور خوبصورت نصیحت کے ساتھ کرو۔ اور ان سے مجادلہ (بحث ومباحثہ) بہت ہی خوبصورت طریقے سے کرو۔

ارشاد رسول ﷺ ہے: جو کوئی تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو قوت بازو سے روکے اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے روکے اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو دل سے برا جانے۔ اور یہ ایمان کی کمزور ترین صورت ہے۔ (مسلم) فرمایا: إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ "(ترمذی)" ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق بلند کرنا سب سے بڑا جہاد ہے۔"

3- جہاد بالمال: دین کی سربلندی، اشاعت اور عام لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے اللہ کے دیے ہوئے مال و

دولت کو خرچ کرنا جہاد بالمال کہلاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَاللّٰهِ "جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں مالوں اور جانوں سے جہاد کیا یہ لوگ اللہ کے پاس نہایت بلند مرتبہ پر فائز ہیں"۔ انسان کو اپنے مال و دولت کے ساتھ بہت زیادہ محبت ہوتی ہے۔ اور وہ اسے خرچ کرنے کے لیے آسانی سے تیار نہیں ہوتا بلکہ چاہتا ہے کہ وہ مزید بڑھتا چلا جائے۔

4۔ تلوار کے ساتھ جہاد: یعنی اللہ کی راہ میں دین کے دشمنوں سے لڑتے ہوئے اپنی جان تک کا نذرانہ پیش کر دینا جہاد بالسیف کے زمرے میں آتا ہے۔ قرآن مجید میں مسلح جدوجہد کے لیے لفظ "قتال" آیا ہے۔ قرآن پاک میں دشمن کے خلاف جنگی تیاریوں کو مکمل رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے! وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ (الانفال-60) "اور تم کفار کے خلاف جتنی قوت ہو سکے تیار کرو۔"

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینا جہاد کی اعلیٰ ترین قسم ہے۔ جس میں مسلمان راہِ حق میں اپنی جان کی قربانی دے کر شہادت کے درجے پر فائز ہوتا ہے اور حیات فانی کے بدلے اسے حیات ابدی عطا کر دی جاتی ہے۔ ارشاد الٰہی ہے: وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ط(البقرۃ:154)" جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں۔ انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ لیکن تمھیں ان کی زندگی کا شعور نہیں"۔

سوال نمبر 4: جہاد اکبر کسے کہا گیا ہے تفصیلاً بتایئے؟

جواب: جہاد اکبر: جہاد کی اقسام میں ایک قسم جہاد اکبر ہے ایسی کوشش جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر عمل پیرا ہونے کیلئے اور نفسانی خواہش پر قابو پانے کے لیے کسی مسلمان کو کرنا پڑے، جہاد اکبر کہلاتی ہے۔

نفس کے خلاف جہاد اور ارشاد ربانی: انسانی نفس برائی کی رغبت دلاتا ہے اور اپنے رب کی بندگی سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے! اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ (یوسف-53)" بے شک نفس امارہ برائی کی رغبت دلاتا ہے۔"

نفس کے خلاف جہاد اور ارشاد رسول ﷺ: ایک مرتبہ ایک غزوہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ. ترجمہ: ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ جہاد اکبر کیا ہے؟ فرمایا! سن لو! "وہ نفس کے خلاف جہاد کرنا ہے۔" جبکہ ایک اور حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ . (ترمذی) ترجمہ: "مجاہد وہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لیے نفس کے خلاف جہاد کیا"۔

ظالم حکمران کے سامنے کلمۂ حق کہنا: ظالم حکمران کے سامنے کلمۂ حق کہنا بھی افضل جہاد ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ (ترمذی) "ظالم حکمران کے سامنے کلمۂ حق بلند کرنا سب سے بڑا جہاد ہے۔"

سوال نمبر 5: جہاد کے فضائل بیان کیجئے؟

جواب: <u>جہاد کی اہمیت و فضیلت:</u> یہ دنیا ایک تجربہ گاہ ہے اس میں خیر و شر دونوں پہلو بہ پہلو موجود ہیں۔ اور برائی کی قوتیں بڑے منظم انداز سے کام کر رہی ہیں۔ لہٰذا اسلام کی حفاظت کے لیے مسلمانوں پر جہاد کا فریضہ عائد ہے تاکہ مسلمانوں کی اجتماعی زندگی ان کے ادارے، تہذیب و تمدن اور ان کی عبادت گاہیں شیطانی قوتوں سے محفوظ رہیں۔

<u>فضیلت از روئے قرآن:</u> جہاد کی فضیلت میں قرآن مجید کی بے شمار آیات ہیں جن میں چند درج ذیل ہیں۔ (1) إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ" ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت رکھتا ہے جو اس کے راستے میں صف باندھ کر جنگ کرتے ہیں۔ گویا کہ وہ مضبوط دیوار ہیں۔ (الصف:4) (2) وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ (انفال:60) اور دشمنوں کے خلاف جہاد کی بھرپور تیاری کرو قرآن مجید میں متعدد جگہ ارشاد ہے۔ (3) ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں۔ (4) ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔ (5) اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے بدلے میں خرید لیے ہیں۔

<u>جہاد کی فضیلت از روئے احادیث:</u> احادیث میں جہاد کی فضیلت اور ثواب کا بہت زیادہ ذکر ہے۔

(1) حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں: میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کونسا عمل سب اعمال سے اچھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ (2) ایک اور جگہ ارشاد فرمایا! جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ (مسلم) (3) فرمایا! دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی ایک وہ جو اللہ کے خوف سے روئے اور دوسری وہ جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے جاگتی رہے۔ (ترمذی) (4) ارشاد فرمایا: عورتوں کا جہاد حج مبرور ہے۔ (5) ارشاد فرمایا: ماں باپ کی خدمت جہاد جیسی عبادت ہے۔ (6) ارشاد فرمایا: ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا جہاد اکبر ہے۔ (7) ارشاد فرمایا! اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے مجھے یہ پسند ہے کہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر شہید کیا جاؤں (متفق علیہ) (8) عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ اللہ کی راہ میں شہید ہونا قرض کے سوا ہر چیز کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

معروضی سوالات

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

● سوال: ہجرت کے کیا معنی ہیں؟ ○ جواب: ہجرت کے معنی ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل ہو جانا۔

● سوال: اسلام میں ہجرت کس مقصد کے لیے کی جاتی ہے؟ ○ جواب: اسلام میں ہجرت ظالم حکمران سے چھٹکارے کے لیے، اسلامی تعلیمات پر آزادانہ عمل کرنے کیلئے، اسلامی معاشرہ کے قیام کے لیے کی جاتی ہے۔

● سوال: ہجرت اور جہاد میں کیا فرق ہے؟

○ جواب: ظالموں اور دشمنانِ اسلام سے بچ کر دوسرے علاقے میں چلے جانا ہجرت کہلاتا ہے اور جہاد اسلام دشمن قوتوں کے خلاف ڈٹ کر مقابلہ کرنے کو کہتے ہیں۔ ہجرت کی اجازت جہاد سے پہلے دی گئی۔

● سوال: ہجرت کرنے والے کو کیا اجر و ثواب ملے گا؟

○ جواب: ہجرت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے اچھے ٹھکانے کی خوش خبری دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ترک وطن کرنے والوں سے مغفرت، جنت اور بہترین اجر کے انعام کا وعدہ کر رکھا ہے۔

● سوال: فرشتے بوقت موت لوگوں سے کیا سوال کریں گے؟

○ جواب: فرشتے اسلامی تعلیمات پر عمل نہ کرنے والوں سے بوقت موت پوچھیں گے کہ تم کس حال میں تھے۔ وہ کہیں گے ہم عاجز و ناتواں تھے فرشتے کہیں گے کہ کیا اللہ کا ملک فراخ نہ تھا۔ کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔

● سوال: بے بس جو ہجرت نہ کر سکے اس کے لیے کیا حکم آیا ہے؟

○ جواب: جو مرد، عورتیں اور بچے بے بس ہوں اور نہ کوئی چارہ کر سکتے ہوں اور نہ رستہ جانتے ہوں اگر ہجرت نہ کر سکیں تو قریب ہے اللہ ایسوں کو معاف کر دے۔

● سوال: کن کے اعمال ضائع نہیں ہوں گے؟

○ جواب: اللہ تعالیٰ نے ہجرت کرنے والوں کو یقین دلایا ہے کہ انہیں بخش دیا جائے گا۔ اور ان کے اعمال ضائع نہیں ہوں گے۔ چاہے مرد ہو یا عورت کسی عمل کرنے والے کے عمل کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔

● سوال: جہاد کی فرضیت سے پہلے مسلمانوں کو کیا حکم دیا گیا؟

○ جواب: جہاد کی فرضیت سے پہلے مسلمانوں کو ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا۔ کہ وہ ظالموں اور مشرکوں سے اپنا دین و ایمان بچا کر پر امن علاقے کی طرف ہجرت کر جائیں کیونکہ اللہ کی زمین بہت وسعت والی ہے۔

● سوال: جہاد کے لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

○ جواب: جہاد کے لغوی معنی کوشش اور سعی کرنے کے ہیں۔ اور شریعت اسلامیہ کی اصطلاح میں اللہ کی رضا کے لیے مظلوموں کی حمایت، ظلم کا راستہ روکنے، دین و ایمان کے تحفظ کے لیے، اسلامی عبادت گاہوں کے تحفظ اور دشمن کے ناپاک ارادوں کو ناکام کرنے کے لیے منظم کوشش جہاد کہلاتی ہے۔

● سوال: جہاد کی اقسام کون کون سی ہیں؟ ○ جواب: جہاد بالنفس، جہاد بالقلم، جہاد بالمال، جہاد بالسیف

● سوال: جہاد اکبر کسے کہا گیا ہے اور کیوں؟

○ جواب: حدیث مبارکہ میں نفسانی خواہشات پر قابو پانے اور برائی کی تحریک کو ختم کرنے کو جہاد اکبر قرار دیا گیا ہے۔ نفس امارہ کو مارنے کا نام بھی جہاد اکبر ہے۔ کیونکہ انسانی نفس برائی کی طرف ترغیب دیتا ہے۔

● سوال: شہید کے لیے کیا ارشاد خداوندی ہے؟ ○ جواب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شہید کو مردہ مت کہو بلکہ یہ

زندہ ہیں اور تمہیں انکی زندگی کا شعور نہیں۔ یا اپنے اللہ کے ہاں سے رزق پاتے ہیں۔

● سوال: جہاد بالمال کی ضرورت کب پڑتی ہے؟ ○ جواب: جہاد بالمال کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے۔ کیونکہ غربت وافلاس بیماریوں اور معاشرتی برائیوں کو ختم کرنے کے لیے مال خرچ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

● سوال: جہاد بالسیف کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟

○ جواب: دشمن اسلام مسلمانوں پر ظلم کر رہا ہو۔ یا اسلامی سرحدوں کو دشمن کی طرف سے خطرہ لاحق ہو تو اپنے دفاع کے لیے مسلح جدوجہد یعنی جہاد بالسیف کی ضرورت پیش آتی ہے۔

● سوال: جہاد کی متعلق عورتوں کے لیے حدیث نبویؐ میں کیا حکم آیا ہے؟ ○ جواب: عورتوں نے جب آپ ﷺ سے جہاد پر جانے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ "تمہارا جہاد حج مبرور ہے"۔

● سوال: جہاد کے لیے اسلام نے کن قواعد وضوابط کا پابند بنایا ہے؟

○ جواب: اسلام کے واضح اصول وضوابط کے مطابق جہاد کے لیے اسلامی ریاست کی طرف سے باقاعدہ اعلان کرنا ضروری ہے علاوہ مجاہدین کے ادارے حالات اور اسباب کا بے لاگ جائزہ لے کر اس کے امکان اور ضرورت کا فیصلہ دیا ہو۔ کوئی شخص یا تنظیم انفرادی طور پر جہاد کا آغاز نہیں کر سکتی۔

● ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگایئے۔

★ ہجرت کے معنی ہیں۔
الف۔ جگہ چھوڑ دینا (ب۔ دوسری جگہ منتقل ہونا) ج۔ کاروبار چھوڑنا د۔ گاؤں چھوڑنا

★ اسلام میں ہجرت کی جاتی ہے۔ الف۔ مال کمانے کے لیے (ب۔ دین کے تحفظ کے لیے)
ج۔ شہرت کیلئے د۔ بیرون ملک جانے کے لیے

★ ہجرت کا اجر دے ہے۔
الف۔ حکومت کے ب۔ محلے کے (ج۔ اللہ کے) د۔ کسی کے نہیں

★ ہجرت کی جاتی ہے۔ (الف۔ ظالم کے ظلم سے بچنے کے لیے)
ب۔ آب وہوا کی تبدیلی کے لیے ج۔ خوشحالی کے لیے د۔ دوستی کے لیے

★ ہجرت سے مسلمان کو فائدہ ملتا ہے۔
الف۔ کاروبار میں ب۔ دولت میں ج۔ زراعت میں (د۔ دنیا وآخرت میں)

★ ہجرت کرنے والوں کے لیے ہے۔
(الف۔ بہترین انعام) ب۔ مال ودولت ج۔ کچھ نہیں د۔ سب کچھ

★ مہاجرین کے اعمال۔ الف۔ گنے جائیں گے
ب۔ چھوڑ دیئے جائیں گے (ج۔ ضائع نہیں ہوں گے) د۔ اچھے ہوں گے

★ جہاد کا مقصد ہے۔
الف۔ رقبہ پر قبضہ کرنا ب۔ معاشی غلبہ حاصل کرنا ج۔ لوگوں کو غلام بنانا (د۔ غلبہ دین)

★ جہاد کے لغوی معنی ہیں۔

الف۔ لڑائی کرنا ب۔ قربانی کرنا (ج۔ سعی و کوشش کرنا) د۔ نیکی کرنا

★ مال و دولت کو اللہ کی راہ میں نہ خرچ کرنے والوں کو خوشخبری ہے۔

الف۔ جنت کی ب۔ اچھے اجر کی (ج۔ عذاب الیم کی) د۔ دنیاوی مال کی

★ عورتوں کا جہاد ہے۔ الف۔ نماز پڑھنا ب۔ گھر میں رہنا (ج۔ حج کرنا) د۔ زکوۃ دینا

★ جہاد جاری رہے گا۔

الف۔ سالوں تک ب۔ صدیوں تک ج۔ ہر وقت (د۔ قیامت تک)

★ شہید کو مت کہو۔

(الف۔ مردہ) ب۔ فرشتہ ج۔ رہبر د۔ کچھ بھی نہیں

●●●

9-حقوق العباد، انسانی رشتوں اور تعلقات سے متعلق
حضور اکرم ﷺ کی سیرت اور ارشادات

سوال: حقوق العباد کی ایک فہرست بنائیے؟

جواب: <u>حقوق العباد</u>: بندوں کے ایک دوسرے پر عائد ہونے والے حقوق کو حقوق العباد کہا جاتا ہے۔
حقوق العباد کی فہرست کافی طویل ہے ان میں سے اہم حقوق مندرجہ ذیل ہیں۔

<u>1-والدین کے حقوق</u>: نبی کریم ﷺ نے اپنے ارشادات عالیہ میں والدین کے متعدد حقوق بیان فرمائے ہیں مثلاً والدین کے ساتھ نیکی اور ان کی ضروریات کو پورا کرنا، ان کا احترام کرنا، ان کی فرمانبرداری کرنا، ان کے اقرباء و اصدقاء کی عزت کرنا اور ان کی وفات کے بعد ان کی بخشش کی دعا کرنا وغیرہ والدین کے بنیادی حقوق ہیں۔

<u>2-اولاد کے حقوق</u>: نبی کریم ﷺ نے بچوں پر رحم کرنے، ان کی صحیح تعلیم و تربیت کرنے، ان کا اچھا نام رکھنے ان کے درمیان مکمل مساوات کرنے، نکاح میں رضامندی حاصل احکام ارشاد فرمائے ہیں۔

<u>3-ملازموں اور خدمت گاروں کے حقوق</u>: نبی کریم ﷺ ملازمین اور خدمت گاروں کے ساتھ ہمیشہ برابری کا سلوک کیا۔ حضور ﷺ ان سے شفقت اور محبت کا برتاؤ کرتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا نماز اور اپنے غلاموں کا خصوصی خیال رکھو۔

<u>4-ہمسایوں کے حقوق</u>: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جو اپنے ہمسائے کو تنگ کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے مزید فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے ہمسائے کے حقوق کے بارے میں ہمیشہ وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ شاید اسے وراثت میں حصہ دے دیا جائے۔

<u>5-بیماروں کے حقوق</u>: حضور ﷺ نے بیمار کی عیادت کرنے، اس کی دیکھ بھال کرنے، اس کی خدمت کرنے اور اس کا علاج کرانے کا حکم دیا ہے۔ حضور ﷺ مریض کے پاس جا کر اس کی عیادت

کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی شفایابی کے لیے بھی دعا فرماتے تھے۔

6-مزدوروں کے حقوق: حضور ﷺ نے مزدور کی مزدوری کے بارے میں فرمایا کہ تم مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ہی ادا کر دو۔

7-یتیموں کے حقوق: وہ نابالغ بچہ یا بچی جس کا والد وفات پا جائے اسے یتیم کہا جاتا ہے۔ بالغ بچہ یا بچی شرعی طور پر یتیم نہیں کہلا سکتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

8-جنگی قیدیوں کے حقوق: نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ جنگی قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ فرمایا: ان کی خوراک رہائش اور آرام کا خیال رکھا۔

9-انسان کی ذاتی زندگی کے حقوق: نبی کریم ﷺ نے انسان کی ذاتی زندگی میں مداخلت اور جاسوسی وغیرہ کو منع فرمایا اور اسے اپنی نجی زندگی کا پورا پورا حق دیا ہے۔

10-زوجین (میاں بیوی) کے حقوق: نبی کریم ﷺ نے زوجین کو ایک دوسرے کی عزت کرنے محبت کرنے، حسن سلوک سے پیش آنے، ناز برداری کرنے، ایک دوسرے کی خدمت کرنے اور ایک دوسرے کی رازداری کے احکام صادر فرمائے ہیں۔

11-رشتہ داروں کے حقوق: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں کشادگی اور اس کی عمر لمبی ہو تو وہ اپنے رشتے داروں کے ساتھ تعلق قائم رکھے۔ حضور ﷺ نے صدقات و خیرات کے زیادہ مستحق بھی رشتے داروں کو قرار دیا۔

12-حاجت مندوں کے حقوق: حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کی ضرورت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے جو کسی مسلمان سے اس کی تکلیف کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اس کی ایک تکلیف دور کرے گا۔

13-مہمانوں کے حقوق: حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے۔

سوال: حجۃ الوداع کی روشنی میں عورتوں کے حقوق اور ان کے فرائض تحریر کیجیے؟

جواب: خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں عورتوں کے حقوق و فرائض: نبی کریم ﷺ کے پہلے اور آخری حج کے موقع پر دیے گئے خطبہ کو خطبہ حجۃ الوداع کہا جاتا ہے اس خطبہ میں حضور ﷺ نے عورتوں کے مندرجہ ذیل حقوق و فرائض بیان فرمائے ہیں۔

عورتوں کے حقوق

1-نان ونفقہ: چونکہ بیوی کی تمام ضروریات کو پورا کرنا خاوند کی ذمہ داری ہے لہذا نبی کریم ﷺ نے فرمایا عورتوں کے کھانے، پینے اور لباس کی فراہمی مردوں کی ذمہ داری ہے۔

2-حسن سلوک: حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور تم ان کے

معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

3- فراخدلی کا مظاہرہ: حضورﷺ نے فرمایا کہ تم عورتوں کے معاملے میں فراخدلی کا مظاہرہ کرو کیونکہ وہ تمہاری پابند ہوتی ہیں۔ وہ عام طور پر کسی چیز پر ذاتی ملکیت نہیں رکھتیں اور تم نے انھیں اللہ تعالیٰ کی امانت کے طور پر قبول کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ان سے فائدہ حاصل کرتے ہو۔

عورتوں کے فرائض

1- عصمت کا تحفظ: نبی کریمﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کا فرض ہے کہ اپنے خاوندوں کے بستروں پر غیر مردوں کو نہ آنے دیں یعنی اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کریں اور ازدواجی تعلقات صرف اپنے خاوندوں تک ہی محدود رکھیں۔

2- چاردیواری کا تحفظ: عورتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے گھروں میں ایسے افراد کو داخل نہ ہونے دیں، جنھیں ان کے خاوند ان کے گھروں میں آنے کو پسند نہیں کرتے۔

3- خاوندوں کے مال کی حفاظت: عورتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے خاوندوں کا مال ان کی اجازت کے بغیر کسی کو نہ دیں بلکہ ان کی حفاظت کریں اور خود بھی ضرورت کے مطابق ان کی اجازت سے مال لیں۔

4- معیوب کام سے بچنا: عورتوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے معیوب کام سے بچیں جن سے ان کے شوہر کی عزت پر حرف آتا ہو۔

سوال: انسانی مساوات پر ایک جامع نوٹ تحریر کیجئے۔

جواب: **انسانی مساوات:** مساوات کا معنی باہم برابر ہونا ہے جبکہ انسانی مساوات کا معنی ہے کہ تمام انسان حقوق میں برابر ہیں کسی کو بھی کوئی امتیازی حقوق حاصل نہیں ہیں۔

قرآن اور انسانی مساوات: قرآن کریم تمام نسانیت کو ایک ماں باپ کی اولاد قرار دیتا ہے۔ سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارری برادریاں اور قبیلے جان پہچان کیلئے بنا دیئے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک متقی شخص کی سب سے زیادہ عزت ہے۔

فرامین رسولﷺ اور انسانی مساوات: نبی کریمﷺ نے ہمیشہ عملاً انسانی مساوات کا درس دیا اور کئی احکامات بھی صادر فرمائے۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1- فتح مکہ کے موقع پر فرمایا: ''اے قریش! اللہ تعالیٰ نے تمہارا زمانہ جاہلیت کا غرور مٹا دیا ہے تم سب لوگ حضرت آدمؑ کی اولاد ہو اور آدمؑ کی پیدائش مٹی سے ہوئی تھی۔''

2- حجۃ الوداع کے خطبہ کے دوران فرمایا کہ اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے، کسی عربی کو عجمی پر کسی عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت اور برتری حاصل نہیں ہے۔ برتری کا معیار صرف تقویٰ پر ہے۔

3- حضورﷺ نے فرمایا سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

مساوات کی اقسام

قرآن وحدیث کی تمام تعلیمات کی روشنی میں مساوات کی مندرجہ ذیل اقسام ہو سکتی ہیں۔

1- قانونی مساوات: اسلامی قانون کی نگاہ میں تمام انسان برابر ہیں قانون کی رو سے کسی بھی کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا جاتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی چوری کرے گی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔ حضور ﷺ نے مزید فرمایا کہ ہر مجرم اپنے جرم کا خود ذمہ دار ہے۔ باپ کو بیٹے کے جرم اور بیٹے کو باپ کے جرم کی سزا نہیں دی جا سکتی۔

2- معاشرتی مساوات: اسلام کی نگاہ میں معاشرے کی تمام افراد کی جان، مال اور عزت وآبرو کو مکمل تحفظ حاصل ہے۔ کسی ذات پات، پیشہ، رنگ، نسل، علاقہ یا زبان کی بنیاد پر کسی کو کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب بخش کی شادی اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے کردی تھی جو معاشرتی مساوات کی اعلیٰ مثال ہے۔

3- معاشی مساوات: اسلام تمام لوگوں کو معاشی مساوات کا حق دیتا ہے کہ ہر آدمی اپنی مرضی سے جائز ذریعہ معاش اپنا سکتا ہے اگر کوئی روزی کمانے سے معذور ہو تو اسلامی ریاست ایسے افراد کی معاشی کفالت کرنے کی پابند ہوتی ہے۔

4- مجلسی مساوات: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی کو اس کی نشست سے اٹھا کر خود اس جگہ نہیں بیٹھ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "تم لوگ مجالس میں آنے والوں کے لیے وسعت پیدا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے رزق میں برکت دے گا۔"

5- اجر وثواب میں مساوات: قرآن کریم میں ارشاد ہے: "جو کوئی بھی نیک عمل کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی اور بہترین اجر عطا کریں گے۔" (سورۃ النحل: ۹۷)

معروضی سوالات

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔

س: حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ اور ارشادات گرامی نے کن اشیاء کو تحفظ فراہم کیا ہے؟

ج: حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ اور ارشادات گرامی نے انسانی زندگی، عزت وناموس اور مال و اسباب کو تحفظ فراہم کیا ہے۔

س: حضرت محمد ﷺ نے کس کے ذریعے انسان کو برابری کا حق دیا ہے؟ ج: اپنی سیرت کے ذریعے۔

س: حضور ﷺ نے کن لوگوں کے ساتھ اپنے برابری کے سلوک سے عملی نمونہ پیش کیا؟

ج: ملازموں اور خدمت گاروں کے ساتھ۔

س: حضرت جبرائیل حضور ﷺ کو کس کے بارے میں حسن سلوک کی تاکید کرتے رہے؟

ج: ہمسائے کے بارے میں۔

س: آنحضرت ﷺ نے حضرت جبرائیل کی ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید سے کیا محسوس کیا؟

ج: آنحضرت ﷺ کو یہ خیال ہوا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسائے کو وراثت میں شریک کردیں گے۔

س: بیمار کے کیا حقوق ہیں؟ ج: بیمار کی عیادت کی جائے، اس کی دیکھ بھال اور اس کی خدمت کی جائے۔

س: مزدور کا کیا حق ہے؟ ج: مزدور کا یہ حق ہے کہ اسے فوری مزدوری ادا کر دی جائے۔

س: یتیم کو کیا حق حاصل ہے؟

ج: یتیم کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے اور اس کی ضروریات پوری کی جائیں۔

س: جنگی قیدیوں کے ساتھ حضور ﷺ نے کیسے سلوک کا مظاہرہ کیا؟

ج: حضور ﷺ نے جنگی قیدیوں کے ساتھ اپنے عمل سے حسن سلوک کا مظاہرہ کیا۔

س: حضور ﷺ نے انسان کو ذاتی زندگی کے حوالے سے کون سے حقوق دیے ہیں؟

ج: حضور ﷺ نے انسان کو اس کی ذاتی زندگی کے حوالے سے خلوت اور عزلت کا حق دیا ہے اور اس میں مداخلت سے منع فرمایا۔

س: حضور ﷺ نے بہت سے انسانی حقوق کا ذکر کس خطبہ میں فرمایا؟ ج: خطبہ حجۃ الوداع میں۔

س: انسانوں کی تخلیق کس سے ہوئی؟ ج: ایک مرد اور ایک عورت سے۔

س: خدا کی نظر میں سب سے زیادہ عزت و کرامت والا کون ہے؟ ج: خدا سے زیادہ ڈرنے والا۔

س: کس کو کس پر کوئی فضیلت نہیں؟

ج: نہ عربی کو عجمی پر نہ عجمی کو عربی پر، نہ کالے کو گورے پر اور نہ گورے کو کالے پر کوئی فضیلت ہے۔

س: بزرگی اور فضیلت کا معیار کیا ہے؟ ج: صرف تقویٰ ہے۔

س: حضور ﷺ نے کس قسم کے دعووں اور مطالبات کو ختم کر دیا؟

ج: فضیلت اور برتری کے سارے دعوے، خون مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقاموں کو ختم کر ڈالا۔

س: کون سے قتل میں قصاص ہے؟ ج: قتل عمد میں

س: قتل غیر عمد کیا ہے؟ ج: قتل غیر عمد وہ ہے جس میں کوئی شخص لاٹھی یا پتھر لگنے سے ہلاک ہو جائے۔

س: قتل غیر عمد کی سزا ہے؟ ج: قتل غیر عمد میں دیت ہے اور وہ ایک سو اونٹ ہے۔

س: حضور ﷺ نے امانت کی ادائیگی کے بارے میں کیا فرمایا؟

ج: حضور ﷺ نے امانت کے بارے میں فرمایا کہ اگر کسی امانت رکھوائی جائے وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچا دے۔

س: حضور ﷺ نے میراث کے بارے میں کیا فرمایا؟ ج: حضور ﷺ نے فرمایا لوگو! خدا نے میراث میں ہر وارث کا جداگانہ حصہ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا اب وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں۔

س: بچے کے نسب کے ثبوت کے بارے میں حضور ﷺ نے کیا فرمایا؟

ج: حضور ﷺ نے فرمایا: لڑکا اس کی طرف منسوب کیا جائے گا جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا اور وہ جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کے منہ میں پتھر ہے۔

س: مجرم کے بارے میں حضور ﷺ نے کیا فرمایا؟ ج: حضور ﷺ نے فرمایا: مجرم اپنے جرم کا خود ذمہ دار ہے۔ نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا اور نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا۔

س: کسی معیوب کام پر عورتوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟

ج: ان کی سرزنش کرنا، ان کے بستر الگ کر دینا، نیز (معمولی) مار بھی جائز ہے۔

س: حضور ﷺ نے غلاموں کے بارے میں کیا فرمایا؟ ج: حضور ﷺ نے غلاموں کے بارے میں فرمایا: ''تم اپنے غلاموں کا خیال رکھو، جو تم کھاتے ہو اس میں سے انہیں بھی کھلاؤ، جو تم پہنو وہی ان کو بھی پہناؤ، اگر وہ کوئی نا قابل معافی خطا کریں تو انہیں سزا دینے کے بجائے فروخت کر دو۔''

ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کیجئے۔

1- رسول کریم ﷺ کو ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتے رہے۔

(الف۔ جبریل) ب۔ اسرافیل ج۔ میکائیل د۔ ہاروت

2- حضور ﷺ نے اپنے عمل سے عورتوں کو حق دیا ہے۔

الف۔ کپڑے دھونے کا ب۔ لڑائی کا (ج۔ احترام کا) د۔ کھانا پکانے کا

3- بنیادی انسانی حقوق بیان کیے گئے ہیں۔

الف۔ عام کتابوں میں ب۔ تفسیر میں ج۔ خطبہ جمعہ میں (د۔ خطبہ حجۃ الوداع میں)

4- اسلام میں کرامت و بزرگی کا معیار ہے۔

الف۔ رنگ ب۔ علاقہ ج۔ نسب (د۔ تقویٰ)

5- قتل غیر عمد کی سزا ہے۔ الف۔ قصاص (ب۔ مواخذہ) ج۔ جلاوطنی د۔ ہاتھ کاٹنا

6- سودی کاروبار ہے۔

(الف۔ حرام) ب۔ جائز ج۔ پسندیدہ د۔ باعث ثواب

7- مسلمان، مسلمان کا ہے۔ الف۔ دوست ب۔ بدخواہ ج۔ رشتے (د۔ بھائی)

8- ناقابل معافی غلطی پر غلام کو (الف۔ فروخت کر دیا جائے)

ب۔ اس کو مارا جائے ج۔ جلاوطن کر دیا جائے د۔ جرمانہ لیا جائے